مطابق فتاویٰ امام خمینی مدظلہ
رسالہ
تعلیم احکام
نوجوان نسل کیلئے فقہی معلومات کی جدید کتاب
امامیہ پبلیکیشنز، پاکستان

نوجوان نسل کیلئے فقہی معلومات کی جدید کتاب

بمطابق فتاویٰ امام خمینی مدظلہ

ترتیب و نگارش آقائے رضا قربانیاں
ترجمہ حسن رضا غدیری

نام کتاب ———— تعلیم احکام

بمطابق فتویٰ ———— امام خمینیؒ مدظلہ

مترجم ———— حسن رضا غدیری

کتابت ———— دارالکتابت کیلیانوالہ

مطبع ———— اظہار پرنٹرز لاہور

ناشر ———— امامیہ پبلیکیشنز

ایڈیشن (باردوم) ———— ذوالحج ۱۴۱۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ہدیہ ———— [illegible] 3.5

فہرست

عرض ناشر

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اسلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا "اسلام اصولوں اور اعتقادات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو صداقت اور حقیقت کے ہر متلاشی کو اطمینان بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جو شان اور عظمت بخشی ہے اسے قائم رکھنا تمہارا کام ہے۔ اس پر خلوص دل سے عمل کرو اس کے احکامات اور فرامین کی صحیح طور پر تعمیل کرو اور اپنی زندگیوں میں اسے اس کا مناسب مقام دو"

اسلام نے عقائد صحیحہ کے ساتھ ساتھ اعمال پر بہت زیادہ اصرار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی احکامات کو اصولِ دین اور فروعِ دین میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اصولِ دین یعنی عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں ہے۔ بلکہ ہر انسان کے پاس ذاتی طور پر اپنی عقل و فراست کے مطابق دلیل ہونا ضروری ہے۔ جبکہ فروعِ دین میں اگر وہ خود مجتہد نہیں ہے یا احتیاط پر عمل نہیں کرتا تو اس پر واجب ہے کہ کسی جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرے۔

امام زمانہ حضرت حجۃ علیہ السلام کا اس سلسلہ میں واضح فرمان ہے، فرماتے ہیں "زمانہ غیبتِ کبریٰ میں پیش آنے والے حالات کے سلسلہ میں ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے علماء کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں اللہ کی جانب سے ان پر حجت ہوں۔

زیرِ نظر کتابچہ میں فاضل مؤلف جناب رضا قربانیان نے سائنٹفک طریقہ سے نہایت سہل اور سادہ ترکیب سے رہبر و امام خمینی مدظلہ العالی کے توضیح المسائل اور تحریر الوسیلہ سے فتاویٰ کو جمع کر کے دروس کی صورت میں پیش کیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ملت کے افراد عموماً اور نوجوان خصوصاً ان کی سعی جمیلہ سے استفادہ فرمائیں گے۔ ادارہ جناب حسن رضا غدیری صاحب کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے اس مفید کتاب کو اُردو کے قالب میں ڈھالا۔

آپ کی زریں آراء کا منتظر

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم

امامیہ آرگنائزیشن پاکستان

مقدمہ

اسلامی تعلیمات کا بیشتر حصہ احکام اور مسائل عملی پر مشتمل ہے ہر مومن کو اپنے شرعی فرائض کی ادائیگی میں ہمیشہ مسائل اور احکام سے واقف ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہٰذا ایک مقلد ہونے کی حیثیت سے اگر مجتہد یا محتاط نہ ہو، جیسا کہ اکثر لوگ ایسے نہیں ہیں، اس کیلئے لازم ہے کہ وہ مسائل جن کی روزمرّہ زندگی میں ضرورت ہوتی ہے انہیں جانتا ہو اور شک وسہو کے متعلق بھی تمام مسائل کا جاننا واجب ہے جیسا کہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے اعتقادی مسائل میں تحقیق کریں اور اخلاقی امور میں اچھی صفات حاصل کرکے بُری عادات واوصاف سے دُوری اختیار کریں اسی طرح ضروری ہے کہ اسلام کے عملی احکام کو جن کا تعلق ہر مومن کی زندگی سے ہے معلوم کریں، اسی مقصد کے پیش نظر توضیح المسائل سے ضروری احکام کا خلاصہ کرکے جدید طرز پر کلاسوں کی ترتیب سے مختصر رسالہ مرتب کیا گیا ہے تاکہ سکولوں اور تعلیمی اداروں میں دینی مسائل کی تدریس کا آسان طریقہ رائج ہو سکے۔ لہٰذا اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف واجب احکام اور ایسے نہایت ضروری مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے جن کی ضرورت روزمرّہ زندگی میں ہر انسان کو پڑتی ہے۔

عرصہ دراز سے میری یہ خواہش تھی کہ اپنے نوجوان بھائیوں کے لئے اسلامی فقہ کے مختصر مسائل کو جدید طرز پر مرتب کروں لیکن جب میری نظر فارسی کے اس رسالہ پر پڑی جسے فاضل محترم جناب رضا قربانیان دام توفیقہ نے مرتب کیا اور بعینہٖ اسی طرز پر لکھا جیسے میری خواہش تھی تو اُن کی محنت اور اخلاص کی قدر کرتے ہوئے میں نے اپنی ترتیب یافتہ کتاب کو چھوڑ کر انہی کے رسالے کی ترجمہ نگاری کو ترجیح دی، ان کے رسالے کو حوزہ علیہ قم کے دفتر انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین نے شائع کیا ہے۔ اگرچہ ان کے رسالے میں بعض ضروری مسائل درج ہونے لازم تھے مگر کتاب کی ترتیب کے مجوزہ حسن کو برقرار رکھتے ہوئے کسی قسم کی کمی یا اضافہ کے بغیر ترجمہ کر دیا ہے۔ البتہ اس میں مسائل کے حوالہ جات فارسی زبان کی توضیح المسائل سے دیئے گئے ہیں، چند مقامات پر تحریرالوسیلہ سے بھی مسائل منتخب کئے گئے اور بعض موضوعات کے متعلق امام خمینی مدظلہ کے جدید فتاویٰ بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے چند وہ مسائل جو صرف اور صرف ایران سے مربوط تھے انہیں نکال کر باقی فتاویٰ کو عمومی شکل میں پیش کر دیا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ نوجوانوں اور دینی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے والے طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ یاد رہے کہ ترجمہ کرنے سے پہلے اصل فارسی رسالہ میں نے اپنے استاد بزرگوار حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی دام مجدہٗ کو بھی دکھایا انہوں نے بھی اسے پسند فرما کر اس کے ترجمے کی ضرورت کی تائید کی۔ اور چونکہ میری تعلیم و تربیت میں موصوف کی نگاہ خاص اور عنایت مخصوص کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اس لئے ان کی پدرانہ شفقت کی قدردانی کرتے ہوئے میں اس ناچیز سی کوشش کو ان کے عظیم اخلاص کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

خدایا! یہ کام صرف تیری رضا کے حصول کے لئے انجام دیا ہے اسے اپنے کرم و عنایت سے قبول فرما۔

حسن رضا غدیری ابن علامہ مزمل حسین
میثمی الغدیری
حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر لاہور
۱۰ر شوال المکرم ۱۴۰۶ھ ق

تقلید کے احکام

س: "تقلید" کیا ہے؟

ج: مجتہد کے حکم پر عمل کرنے کو "تقلید" کہتے ہیں (مسئلہ ۲)

تقلید کے مسائل

۱۔ کس کو تقلید کرنی چاہیئے؟

ج:
۱۔ انسان یا مجتہد ہے
۲۔ یا محتاط ہے
۳۔ یا نہ مجتہد ہے اور نہ محتاط (بلکہ مقلد ہے)

جب انسان تیسری قسم میں سے ہو تو اسے تقلید کرنی چاہیئے (مسئلہ ۱)

۲۔ کس کی تقلید کرنی چاہیئے؟ ج: مجتہد جامع الشرائط کی تقلید کرنی چاہیئے یعنی جو مجتہد
۱۔ مرد
۲۔ بالغ
۳۔ عاقل
۴۔ شیعہ اثنا عشری
۵۔ حلال زادہ
۶۔ زندہ
۷۔ عادل
۸۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ دنیا کا حریص نہ ہو
۹۔ دوسرے مجتہدوں سے اعلم ہو (مسئلہ ۲)

۳۔ کس چیز میں تقلید کرنی چاہیئے

ج:
۱۔ اصول دین میں تقلید نہیں کی جاسکتی، اسی طرح ان مسلّمہ احکام میں بھی تقلید ضروری نہیں جنہیں ہر شخص جانتا ہے جیسے نماز و روزہ کا واجب ہونا
۲۔ صرف فروعاتِ دین اور فقہی احکام میں تقلید کرنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۱)

س: احکام کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج: احکام کی پانچ قسمیں ہیں ،

۱۔ واجب : وہ حکم ہے جسے انجام دینا ضروری اور لازمی ہے اور اسے ترک کرنا گناہ ہے جیسے بالغ ہونے کے بعد نماز پڑھنا ، (کسی شخص کے مکلّف ہونے کے لئے ان تین نشانیوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے)

۱۔ ناف کے نیچے بالوں کا اُگنا
۲۔ منی کا خارج ہونا
۳۔ مرد کے لئے اسلامی تاریخوں کے مطابق ۱۵ سال اور عورت کے لئے ۹ سال کا پورا ہونا ۔

(مسئلہ ۲۲۵۲)

۲۔ مستحب: جس کا انجام دینا پسندیدہ اور بہتر ہے اور رضائے الٰہی کا موجب اور انسان کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی اور ثواب کا باعث ہے ، جیسے سلام کرنا وغیرہ ،

۳۔ حرام : جسے انجام نہیں دینا چاہیئے اور اس کا ارتکاب گناہ ہے اور آخرت میں عذاب کا موجب ہے ۔ جیسے جھوٹ بولنا۔

۴۔ مکروہ : وہ عمل ہے جسے انجام نہ دینا بہتر ہے لیکن اس کا بجا لانا عذابِ آخروی کا موجب نہیں مثلاً ایسے مکان میں نماز پڑھنا جس میں تصویریں لگی ہوئی ہوں ۔

۵۔ مباح : وہ کام جس کا انجام دینا اور نہ دینا دینی لحاظ سے برابر ہو اور وہ انسان کے اپنے ارادے پر موقوف ہو مثلاً حلال چیزوں کا کھانا پینا ۔

س: مجتہد جامع الشرائط کی پہچان کس طرح ہو سکتی ہے ؟

ج: (مسئلہ ۳)

۱۔ انسان خود ہی یقین کرے ۔
۲۔ دو آدمی جو عالم و عادل ہوں اور مجتہد و اعلم کی پہچان کر سکتے ہوں وہ تصدیق کریں بشرطیکہ ان کے مقابلے میں دوسرے دو عالم عادل اُن کی بات کی تردید نہ کریں ۔
۳۔ چند اہل علم و دانش جو مجتہد اور اعلم کی پہچان کر سکتے ہوں اُن کی تصدیق سے اطمینان حاصل ہو جائے ۔

س: مجتہد کے فتوے کو حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ ج۔ (مسئلہ ۵)

۱۔ مجتہد کی زبان سے خود سُنے۔
۲۔ دو عادل آدمیوں سے سُنے۔
۳۔ اس آدمی سے سُنے جو سچا اور موردِ اطمینان ہو۔
۴۔ کسی معتبر کتاب میں دیکھے۔

س: کیا اس مجتہد کی تقلید کی جاسکتی ہے جو فوت ہو چکا ہو؟ ج۔ (مسئلہ ۹)

۱۔ ابتدائی طور پر تقلید کرنا جائز نہیں، (یعنی جو شخص پہلی مرتبہ کسی کی تقلید کرنا چاہتا ہو وہ مرحوم مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا۔)
۲۔ اگر کسی نے بعض مسائل میں کسی مجتہد کی تقلید کر لی ہے تو اس مجتہد کے فوت ہونے کے بعد دیگر مسائل میں اس کے فتووں پر عمل کر سکتا ہے۔

توضیح: اگر کسی شخص نے کسی مجتہد کی زندگی میں تمام مسائل میں یا بعض مسائل میں اس کے فتاویٰ پر عمل کر لیا ہے۔ تو اس مجتہد کے فوت ہونے کے بعد تمام مسائل میں اس کی تقلید کر سکتا ہے لیکن اگر شروع ہی سے اس مجتہد کی تقلید کرنا چاہے جو فوت ہو چکا ہو تو جائز نہیں۔

س: وہ اعمال جو مکلف نے تقلید کے بغیر انجام دیئے ہوں کیا وہ صحیح ہیں یا نہیں؟
ج: (مسئلہ ۱۴) اس صورت میں صحیح ہیں جب

۱۔ اسے یقین حاصل ہو جائے کہ اپنے شرعی فریضے کو صحیح طور پر بجا لایا ہے۔
۲۔ یا اس کے اعمال اس مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق انجام پائے ہوں جس کی تقلید اس پر واجب تھی یا اس مجتہد کے فتویٰ کے مطابق ہوں جن کی تقلید کرنا اس وقت اس پر واجب ہے۔
۳۔ یا اس نے اپنے اعمال اس طرح بجا لائے ہوں جیسے "احتیاط" پر عمل کیا جاتا ہے۔

۱۔ حکم : جب کوئی مجتہد کسی مخصوص اور معین موضوع اور مسئلے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہے کہ یہ واجب ہے یا حرام ہے تو اس رائے کو "حکم" کہا جاتا ہے مثلاً (حکم دے کہ کل شوال کی پہلی تاریخ ہوگی اور عید فطر کا دن ہے ۔)

۲۔ فتویٰ : جب کوئی مجتہد اپنے نظریے کو کلّی طور پر بیان کرے (مثلاً حکم دے کہ جو شخص واجب روزہ رکھے ہوئے ہو اس کا مستحبی روزہ باطل ہے) اسے فتویٰ کہتے ہیں۔

۳۔ احتیاط واجب : احتیاط کے حکم سے پہلے یا بعد میں کوئی فتویٰ موجود نہ ہو (مثلاً احتیاط یہ ہے کہ تسبیحات اربعہ کو تین مرتبہ پڑھیں اسے احتیاط واجب کہتے ہیں اور مقلد کے لئے ضروری ہے کہ اس احتیاط پر عمل کرتے ہوئے (تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کی بجائے) تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھے یا احتیاط واجب کی بنا پر ایسے مجتہد کے فتوے پر عمل کرے جس کا علم مجتہد اعلم سے کم ہو اور باقی تمام مجتہدین سے زیادہ ہو اور یہی صورت اس وقت بھی ہوگی جب مجتہد اعلم کسی مسئلے میں "تامل" اور "اشکال" کے الفاظ استعمال کرے)

۴۔ احتیاط مستحب : احتیاط کے حکم سے پہلے یا بعد میں فتویٰ موجود ہو (مثلاً اگر نجس برتن کو ایک مرتبہ کُر پانی میں دھوئیں تو پاک ہو جائے گا اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ دھویا جائے) اسے احتیاط مستحب کہتے ہیں ۔

(اس مسئلے کی وضاحت کتاب تحریر الوسیلہ جلد ا صد ا مسئلہ ۲۴ میں کر دی گئی ہے)

مجتہد کے نظریے کی کتنی قسمیں ہیں؟ ج۔

امام خمینی سے استفتاء

س: اگر کوئی شخص کسی مجتہد کی تقلید کرے اور اس کے بعد اس کے لئے ثابت ہو جائے کہ کوئی دوسرا مجتہد اس سے اعلم ہے یا یہ کہ اس کی تقلید ابتدا ہی سے اشتباہ اور غلطی پر مبنی تھی اور وہ تین طریقے جو کسی مجتہد اعلم کی پہچان کے لئے بتلائے گئے ہیں ان کے مطابق نہ تھی تو ان صورتوں میں مجتہد اعلم کی طرف رجوع کرکے اس کی تقلید کر سکتا ہے ؟

ج ۔ بسمہ تعالیٰ ، واجب ہے کہ مجتہد اعلم یا جس کے "اعلم" ہونے کا احتمال ہو اس کی طرف رجوع کرے، علی الاحوط ۔

طہارت کے احکام

پانی کی قسمیں

۱۔ مضاف پانی: وہ پانی جسے کسی چیز سے حاصل کیا جائے جیسے تربوز کا پانی یا گلاب کا عرق، اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے مخلوط اور ملا ہوا ہو مثلاً وہ پانی جو اس حد تک مٹی وغیرہ سے ملا ہوا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جا سکے۔

۲۔ مطلق پانی

۱۔ کُر پانی
اس کی پہچان کا طریقہ (مسئلہ ۱۶)

الف: اس کا وزن ۳۸۴ لیٹر کے برابر ہو۔

ب: جو پانی ایسے برتن کو بھرے جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت ہو اسے کُر پانی کہا جاتا ہے۔

۲۔ بارش کا پانی

۳۔ کنویں کا پانی

۴۔ قلیل پانی: وہ پانی جو زمین سے نہ اُبلے اور جس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو جیسے آفتابے یعنی لوٹے کا پانی (مسئلہ ۲۵)

۵۔ جاری پانی: وہ پانی جو زمین سے اُبلے اور بہتا ہو جیسے چشمے یا کاریز کا پانی۔
(مسئلہ ۲۸)

*****

مضاف پانی

مضاف پانی

مضاف پانی کے احکام

۱۔ نجس شے کو پاک نہیں کرتا اور ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔ (مسئلہ ۴۷)
۲۔ اگر اس میں نجاست کا ذرہ بھر بھی پڑ جائے، تب بھی نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۴۸)
۳۔ اگر وہ مضاف پانی جو نجس ہو ایک کُر کے برابر پانی سے یا جاری پانی سے اس طرح مخلوط ہو جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جا سکے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۴۹)

وہ پانی

۱۔ جو مُطلق تھا اور اب معلوم نہ ہو کہ مضاف ہو گیا ہے یا نہیں، تو اسے مُطلق پانی ہی سمجھا جائے گا۔ یعنی ہر نجس چیز کو پاک کرے گا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح ہے۔
۲۔ جو مضاف تھا اب معلوم نہ ہو کہ مطلق ہو گیا ہے یا نہیں تو اسے مضاف پانی ہی سمجھا جائے گا۔ یعنی نجاست کو پاک نہیں کر سکتا اور اس سے وضو اور غسل کرنا بھی صحیح نہیں۔ (مسئلہ ۵۰)

کُر پانی

کُر پانی

کُر پانی کے احکام

۱۔ اگر کوئی چیز عین نجس ہو جیسے پیشاب اور خون وغیرہ (مسئلہ ۱۷)
- ۱۔ بو، رنگ یا ذائقہ تبدیل ہو جائے (نجس ہو جائے گا)
- ۲۔ تبدیل نہ ہو تو (نجس نہیں ہو گا۔

۲۔ اگر ایسے پانی کی بُو، رنگ یا ذائقہ جس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو نجاست کے علاوہ کوئی اور چیز سے تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہو گا۔

(مسئلہ ۱۸)
- ۱۔ پہلے کُر تھا اور بعد میں شک ہو کہ کُر سے کم ہو گیا ہے یا نہیں تو اسے کُر ہی سمجھا جائے گا۔
- ۲۔ کُر سے کم تھا اور بعد میں شک ہو کہ اس کی مقدار ایک کُر کے برابر ہو گئی ہے یا نہیں تو اسے کُر پانی نہیں سمجھا جا سکتا۔ یعنی وہ قلیل پانی کی طرح نجس چیز کے ملنے سے نجس ہو جائے گا۔

۴۔ کُر پانی کی مقدار دو طریقوں سے معلوم کی جا سکتی ہے (مسئلہ ۲۴)
- ۱۔ انسان کو خود اس کے کُر ہونے کے بارے میں یقین ہو جائے۔
- ۲۔ دو عادل مرد اس کے کُر ہونے کے متعلق خبر دیں۔

قلیل پانی

قلیل پانی کے احکام

۱۔ اگر کسی نجس چیز پر گرے یا کوئی نجس چیز اس پر آ گرے تو نجس ہو جائے گا۔
(مسئلہ ۲۶)

۲۔ اگر اوپر سے زور (پریشر) کے ساتھ نجس چیز پر گرے تو اس پانی کا جتنا حصہ اس نجس چیز سے مل جائے گا نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۶)

۳۔ اگر فوارے کی طرح نیچے سے اوپر زور (پریشر) کے ساتھ جائے اور نجاست اوپر والے حصے سے ملے تو نیچے والا حصہ نجس نہیں ہوگا اور اگر نجاست نیچے والے حصے کو ملے تو اوپر والا حصہ بھی نجس ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۶)

جو پانی

پہلے پاک تھا اب معلوم نہیں نجس ہو گیا ہے یا نہ (وہ پاک ہے) (مسئلہ ۵۵)

پہلے نجس تھا اب معلوم نہیں پاک ہوا ہے یا نہ (وہ نجس ہے)۔

بیت الخلائے آداب

بیت الخلاء کے احکام

۱۔ انسان پر واجب ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے تمام مواقع پر اپنی شرمگاہ کو بالغ افراد سے چھپائے خواہ وہ ماں اور بہن کی طرح اس کے محرم ہی کیوں نہ ہوں، اسی طرح ان دیوانوں اور بچوں سے بھی چھپائے جو اچھے اور بُرے کی پہچان کر سکتے ہوں۔ لیکن میاں بیوی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اپنی شرمگاہوں کو ایک دوسرے سے چھپائیں۔ (مسئلہ ۵۷)

۲۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ اور سینہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور نہ ہی قبلہ کی طرف پُشت ہو۔ (مسئلہ ۵۹)

***

جن مقامات پر رفع حاجت کرنا حرام ہے (مسئلہ ۶۴)

۱۔ بند گلیوں میں، جب کہ ان گلیوں میں رہنے والوں نے اجازت نہ دی ہو۔

۲۔ کسی کی ملک (زمین) میں جب کہ اس کے مالک نے اجازت نہ دی ہو۔

۳۔ ایسی جگہوں میں جو مخصوص لوگوں کے لئے وقف کی گئی ہوں جیسے وہ مدارس جو طالب علموں کے لئے وقف کئے جاتے ہیں۔

۴۔ مؤمنین کرام کی قبروں پہ، جب کہ ایسا کرنے سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہو۔

وہ موارد جہاں پاخانہ خارج ہونے کا مقام (مقعد) صرف پانی سے پاک ہوتا ہے (مسئلہ ۶۵)

۱۔ پاخانے کے ساتھ خون یا کوئی اور نجاست باہر آئی ہو۔
۲۔ کوئی اور نجاست باہر سے آکر پاخانے کے مقام پر لگ جائے (جیسے زخم کا خون)
۳۔ پاخانہ خارج ہونے کے مقام کا اردگرد کا حصہ معمول سے زیادہ نجاست سے آلودہ ہوگئے ہوں (جیسے دست اور اسہال کی صورت میں)

اگر کسی شخص کو شک پیدا ہو جائے کہ پاخانہ خارج ہونے کا مقام پاک کیا ہے یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ اسے پاک کرے اگرچہ وہ عام طور پر پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد ان مقامات کو پاک بھی کرتا رہتا ہو۔

(مسئلہ ۷۰)

استنجاء کرنے کا طریقہ

۱۔ پیشاب کا مقام: پیشاب کا مقام، پانی کے علاوہ کسی اور چیز سے پاک نہیں ہوسکتا۔ اور اگر پیشاب ختم ہو جانے کے بعد صرف ایک مرتبہ دھویا جائے تب بھی کافی ہے۔ لیکن اگر پیشاب مخصوص مقام کی بجائے کسی اور جگہ سے آتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مقام کو دو مرتبہ دھوئیں (ان مسائل میں عورت اور مرد دونوں کا حکم ایک ہے)۔

(مسئلہ ۶۱)

۲۔ پاخانے کا مقام پاخانے کے مقام کو تین طریقوں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ پانی کے ساتھ، اگر مقعد کو پانی سے دھویا جائے تو ضروری ہے کہ اس طرح دھوئیں کہ پاخانے کا ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے، لیکن اگر پاخانے کا رنگ یا بو باقی رہ جائے تو کوئی

حرج نہیں اور اگر پہلی مرتبہ ہی اس طرح دھوئیں کہ پاخانے کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا ضروری نہیں۔

۲۔ اگر پتھر اور ڈھیلے وغیرہ سے مقعد کو پاخانے سے صاف کریں تو اس صورت میں اگرچہ مقعد کا پاک ہونا یقینی نہیں بلکہ محل تامل ہے۔ تاہم اس حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر کوئی چیز مقعد سے لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔ اور اگر چھوٹے چھوٹے ذرات یا معمولی نمی مقعد تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔

۳۔ ایک کپڑے یا ایک پتھر اور ڈھیلے کے ساتھ؛ اگر ایک کپڑے یا ایک پتھر کے اطراف سے استنجاء کرے تو کافی ہے بلکہ مقام صاف ہو جائے اور نجاست دور ہو جائے تو کافی ہے۔ لیکن ہڈی گوبر اور وہ چیزیں جن کا احترام ضروری ہو جیسے کاغذ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو ان سے پاخانے کے مقام کو صاف اور پاک کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔

اگر کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد یہ شک ہو جائے کہ اس نے نماز سے پہلے استنجاء کر لیا تھا یا نہیں تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے لیکن بعد والی نمازوں کے لئے استنجاء اور طہارت کرنا ضروری ہے

(مسئلہ ۱۷)

بیت الخلاء کے احکام

س: "استبراء" کسے کہتے ہیں۔

ج: "استبراء" ایک مستحب عمل ہے جسے مرد پیشاب کر لینے کے بعد انجام دیتے ہیں، اس کے کئی طریقے ہیں اور ان میں سے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ پیشاب ختم ہو جانے کے بعد اگر پاخانے کا مقام (مقعد) نجس ہو گیا ہو تو پہلے اسے پاک کر لینا چاہیے اور اس کے بعد بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے ساتھ مقعد سے لے کر آلۂ تناسل کی جڑ تک تین مرتبہ کھینچے اس کے بعد انگوٹھے کو آلۂ تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تین دفعہ ختنے کی جگہ تک کھینچے اور پھر تین دفعہ آلۂ تناسل کے سرے کو زور سے جھٹکے۔

(مسئلہ ۷۲)

وہ پانی جو پیشاب کے مقام سے نکلتے ہیں

۱۔ پیشاب

۲۔ منی (جب کسی انسان سے منی خارج ہو تو اس پر غسل کرنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ غسل کرنے سے پہلے پیشاب کر لے، (منی کے بعد استبراء کا مطلب بھی یہی ہے)

۳۔ مذی، (وہ پانی جو کبھی کبھی عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا ہنسی مذاق کرنے کے بعد خارج ہوتا ہے (اسے مذی کہتے ہیں اور وہ پاک ہے)

۴۔ وذی: (وہ پانی جو کبھی منی کے بعد خارج ہوتا ہے (اسے وذی کہتے ہیں اگر پیشاب اس کے ساتھ نہ ہو تو پاک ہے)

۵۔ ودی، (وہ پانی جو کبھی کبھی پیشاب کے بعد نکلتا ہے (اسے ودی کہتے ہیں) اگر پیشاب کے قطرے اس کے ساتھ نہ مل جائیں تو وہ پاک ہے۔

(مسئلہ ۷۳)

جو شخص پیشاب کر لینے کے بعد

۱۔ استبراء کرے
۱۔ وضو کرے اور اس کے بعد کوئی ایسی رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں اسے یقین حاصل ہو جائے کہ پیشاب کے قطرے ہیں یا منی کے تو احتیاطاً واجب ہے کہ غسل کرے اور اس کے ساتھ وضو بھی کرے۔
۲۔ وضو نہ کر چکا ہو تو صرف وضو کر لینا کافی ہے۔

۲۔ استبراء نہ کیا ہو، اگر پیشاب کرنے کے بعد کافی وقت گذر جانے کی وجہ سے اسے یقین ہو جائے کہ پیشاب، نالی میں باقی نہیں رہا۔ اور اس دوران کچھ رطوبت خارج ہو اور اسے شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں، تو اس رطوبت کو پاک سمجھے اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۷۵)

۳۔ شک کرے کہ استبراء کیا ہے یا نہیں اور کوئی رطوبت خارج ہو جائے جس کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نجس تو اس رطوبت کو نجس سمجھے اور اگر وضو کر چکا ہو تو وہ بھی باطل ہوگا (مسئلہ ۷۴)

۴۔ شک کرے کہ جو استبراء کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہیں اور اس دوران کوئی رطوبت خارج ہو جائے جس کے بارے میں یہ نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو اسے پاک سمجھے اور اس کا وضو بھی باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۷۴)

نجاسات اور ان کے احکام

۱، ۲۔ پیشاب اور پاخانہ کے احکام
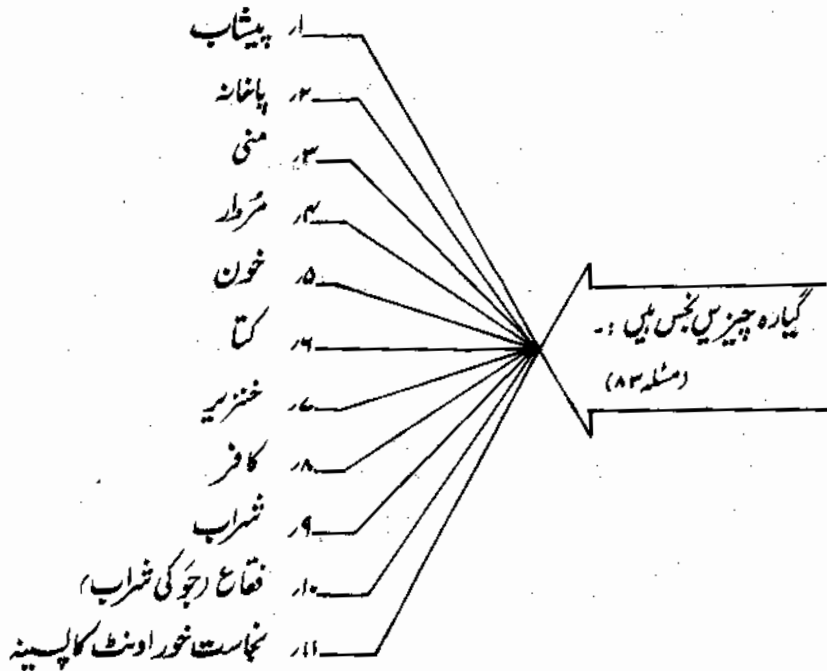
۱۔ انسان اور ہر وہ حیوان جس کا گوشت کھانا حرام ہے اور وہ خون جہندہ رکھتا ہو یعنی اگر اس کی رگ کو کاٹیں تو خون دھار مار کر نکلے تو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے لیکن وہ چھوٹے حیوانات جو گوشت ہی نہ رکھتے ہوں جیسے مچھر مکھی وغیرہ اُن کا فضلہ پاک ہے۔ (مسئلہ ۸۴)

۲۔ جن پرندوں کا گوشت کھانا حرام ہے اُن کا فضلہ (بیٹھ) نجس ہے (مسئلہ ۸۵)

۳۔ نجاست خور حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اسی طرح وہ حیوان جس کے ساتھ کسی انسان نے بُرا فعل انجام دیا ہو اور وہ بھیڑ جو خنزیر کا دودھ پی کر پلی ہو اور اسی سے اسکا گوشت بنا ہو ان کا پیشاب اور پاخانہ بھی نجس ہے۔ (مسئلہ ۸۶)

۳۔ منی کا حکم

خون جہندہ رکھنے والے حیوان (یعنی جس کی رگ کاٹنے سے خون اچھل کر نکلتا ہو) کی منی نجس ہے۔

۴۔ مردار کے احکام

۱۔ خون جہندہ رکھنے والے حیوان کی لاش نجس ہے۔ البتہ مچھلی چونکہ خون جہندہ نہیں رکھتی لہٰذا اگر پانی ہی میں مر جائے تب بھی پاک ہے۔ (مسئلہ ۸۸)

۲۔ مُردار حیوان کی وہ اجزاء پاک ہیں جن میں روح نہیں ہوتی جیسے، بال، دانت، وغیرہ بشرطیکہ وہ حیوان نجس العین نہ ہو (جیسے کتا، خنزیر وغیرہ)

۳۔ ہونٹوں اور بدن کی کسی دوسری جگہ سے وہ مختصر چمڑہ جو گرنے والا ہو اگر اسے اتار لیا جائے تو وہ پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ جو چمڑہ ابھی گرنے کی پوزیشن میں نہیں اور اُسے اتارا بھی نہیں گیا تو اس سے اجتناب اور دوری اختیار کی جائے۔

۴۔ وہ دوائیں جو بہہ جانے والی ہوں جیسے شربت، عطر، روغنی چیزیں، پالش، صابون وغیرہ جو باہر کے ملکوں سے آتی ہیں جب تک ان کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو پاک ہیں۔

۵۔ خون:

خون کے احکام

۱۔ انسان اور ہر وہ حیوان جو خون جہندہ رکھتا ہو یعنی وہ حیوان جس کی رگ کاٹی جائے تو خون دھار مار کر نکلے اس کا خون نجس ہے البتہ جو جانور خون جہندہ نہیں رکھتے جیسے مچھر اور مچھلی وغیرہ تو ان کا خون پاک ہے (مسئلہ ۹۶)

۲۔ جن حیوانوں کا گوشت کھانا حلال ہے اگر انہیں شرعی طریقے پر ذبح کیا جائے اور معمول کے مطابق خون نکل چکا ہو تو جو خون بدن میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔ لیکن اگر نکلنے والا خون سانس لینے یا اس کا سر بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے دوبارہ اس کے بدن میں پلٹ جائے تو وہ خون نجس ہے (مسئلہ ۹۷)

۳۔ جو خون مرغی کے انڈے میں ہوتا ہے وہ نجس نہیں ہے البتہ اس کا کھانا حرام ہے لیکن اگر اس خون کو انڈے کی زردی کے ساتھ اس طرح ملا دیا جائے کہ خون

باقی نہ رہے تو زردی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۹۸)
۴۔ جو زرد مادہ، زخم کی حالت بہتر ہونے پر اس کے ارد گرد پیدا ہو جاتا ہے اگر اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں خون ملا ہوا ہے تو وہ پاک ہے۔
(مسئلہ ۱۰۴)

۶، ۷؛ کتا اور خنزیر: وہ کتا اور سؤر جو خشکی میں رہتے ہیں نجس ہیں یہاں تک کہ ان کے بال، ہڈیاں، پنجے، ناخن اور دیگر رطوبتیں بھی نجس ہیں لیکن دریائی کتا اور سؤر پاک ہیں۔ (مسئلہ ۱۰۵)

۸۔ کافر:

• کافر کسے کہتے ہیں؟ (مسئلہ ۱۰۶)

۱۔ جو خدا کا منکر ہو،
۲۔ جو خدا کا شریک مانے،
۳۔ جو حضرت خاتم الانبیاء محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو،
۴۔ جو ضروریات دین (دین کے مسلمہ احکام) مثلاً نماز، روزہ، وغیرہ کا منکر ہو یعنی یہ جانتے ہوئے کہ یہ چیز ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کرے اور اس کا انکار، خدا یا توحید یا نبوت کے انکار تک پہنچ جائے۔

کافر کے احکام

۱۔ کافر کا سارا بدن نجس ہے۔ اس میں اس کے ناخن، بال اور اس کے بدن کی رطوبتیں بھی شامل ہیں۔
(مسئلہ ۱۰۷)

۲۔ اگر نابالغ بچے کے ماں باپ دادا اور دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہوگا لیکن اگر ان میں کوئی ایک بھی مسلمان ہو تو وہ بچہ پاک ہوگا۔
(مسئلہ ۱۰۸)

۳۔ اگر کوئی مسلمان (نعوذ باللہ) بارہ اماموں میں کسی ایک امام کو گالیاں دے یا ان سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ نجس ہے۔
(مسئلہ ۱۱۰)

۹۔ شراب:

شراب کے متعلق احکام

۱۔ شراب اور ہر وہ چیز جو انسان کو مست کر دے (نشہ آور ہو) اور ذاتی طور پر بہنے والی ہو (مائع ہو) نجس ہے لیکن اگر بھنگ اور چرس کی طرح ہو یعنی خود بہنے والی نہ ہو بلکہ کسی دوسری چیز کے ملانے سے بہنے والی بن جائے تو پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۱۱)

۲۔ صنعتی الکحل یعنی جو دروازے، میزیں اور کرسیاں وغیرہ کو رنگ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اگر انسان کو پتہ نہ ہو کہ اسے بہنے والی اور مست کرنے والی (نشہ آور) شے سے بنایا گیا ہے تو وہ پاک سمجھی جائے گی۔ (مسئلہ ۱۱۲)

۳۔ کھجور، منقّی، کشمش اور ان کے شیرہ کو اگر اُبال آجائے تب بھی پاک ہے۔ اور ان کا کھانا حلال ہے۔ اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان سے اجتناب کرے۔ (مسئلہ ۱۱۴)

۱۰۔ فقاع: فقاع یعنی وہ شراب جو جَو سے بنائی جاتی ہے اور اُسے آب جَو (جَو کا پانی) کہتے ہیں۔ نجس ہے۔ لیکن جو کا وہ پانی جو طبیب کے بتائے ہوئے طریقے پر بنایا جاتا ہے جسے "ماء الشعیر" کہتے ہیں وہ پاک ہے۔ (مسئلہ ۱۱۵)

۱۱۔ نجاست خور اونٹ کا پسینہ: وہ اونٹ جو نجاست کھاتا ہو اس کا پسینہ نجس ہے لیکن کسی اور نجاست خور حیوان کے پسینے سے اجتناب ضروری نہیں (مسئلہ ۱۲۰)

۳۔ نجاست ثابت ہونے کے تین طریقے ہیں:

۱۔ انسان کو خود یقین ہو جائے کہ فلاں شئے نجس ہے لیکن اگر صرف گمان ہو کہ فلاں چیز نجس ہے تو اس گمان پر عمل کر کے اس چیز سے پرہیز کرنا ضروری نہیں جیسے ہوٹلوں اور قہوہ خانوں کی غذائیں۔ (ان کا کھانا گمان کی صورت میں جائز ہے۔)

۲۔ جو چیز کسی کے پاس ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہے وہ کہے کہ یہ نجس ہے جیسے کسی کی بیوی (اپنے شوہر سے) ان برتنوں وغیرہ کے بارے میں کہے کہ یہ نجس ہیں جو اس کے قبضے اور اختیار میں ہیں۔

۳۔ دو عادل مرد کہیں کہ فلاں چیز نجس ہے نیز اگر ایک عادل مرد بھی کہے تب بھی احتیاط واجب ہے کہ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

اس چیز کا حکم جس کے نجس ہونے میں انسان کو شک ہو۔

- جو چیز نجس تھی اس کے متعلق انسان شک کرے کہ پاک ہوئی ہے یا نہیں، (نجس ہے)
- جو چیز پاک تھی اس کے متعلق انسان شک کرے کہ نجس ہو گئی ہے یا نہیں: (پاک ہے) (مسئلہ ۱۲۳)

"پاک چیزیں کیسے نجس ہوتی ہیں"؟

اس پاک چیز کا حکم جو کسی نجس چیز سے مل جائے۔

- ۱۔ اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک اس طرح تر ہو کہ اس کی تری دوسری چیز کو لگ جائے تو (پاک چیز نجس ہو جائے گی۔) (مسئلہ ۱۲۵)
- ۲۔ اگر تری اتنی کم ہو کہ دوسری چیز کو نہ لگ سکے تو پاک چیز نجس نہیں ہو گی۔

* جب شیرہ اور گھی بہنے والی حالت میں ہوں (منجمد نہ ہوں) تو جوں ہی اُن کا ذرہ بھر حصہ بھی نجس ہو جائے تو وہ تمام نجس ہو جائیں گے لیکن اگر منجمد حالت میں ہوں تو کچھ حصہ نجس ہونے سے تمام نجس نہیں ہوں گے۔ (مسئلہ ۱۲۹)

"نجاسات کے احکام"

نجاسات کے احکام

- ۱۔ نجس چیز کا کھانا، پینا حرام ہے، اسی طرح عین نجس چیز چھوٹے بچوں کو کھلانا جبکہ وہ ان کے لئے نقصان دہ ہو حرام ہے بلکہ اگر نقصان دہ نہ بھی ہو تب بھی حرام ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔ البتہ جو چیز عین نجس نہیں بلکہ نجس ہو گئی ہے اس کا چھوٹے بچوں کو کھلانا حرام نہیں (مسئلہ ۱۴۱)
- ۲۔ اگر کسی کے گھر کا کوئی حصہ یا فرش (قالین دری وغیرہ) نجس ہو اور وہ دیکھے کہ اس کے گھر میں آنے والوں کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ نجس جگہ سے جا لگی ہے تو ضروری نہیں کہ وہ انہیں بتائے (کہ یہ جگہ نجس تھی) (مسئلہ ۱۴۴)
- ۳۔ اگر میزبان کو کھانا کھانے کے دوران معلوم ہو جائے کہ غذا نجس ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کو بتلائے لیکن اگر مہمانوں میں سے کسی کو پتہ

چل جائے تو ضروری نہیں کہ وہ دوسروں کو بتائے، لیکن اگر وہ ان کے ساتھ اس طرح گھل مل کر رہتا ہو کہ ان لوگوں کے نجس ہونے کی وجہ سے وہ خود بھی نجس ہو جائے گا تو اسے چاہیئے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد انہیں بتائے۔ (مسئلہ ۱۴۵)

امام خمینی سے استفتاء

س:۔ وہ واشنگ مشین جن میں کیمیکل مواد مثلاً پٹرول اور اس قسم کا دوسری صاف کرنے والا مواد ڈال کر لوگوں کے کپڑے دھوئے جاتے ہیں اور پھر انہیں استری کر لیا جاتا ہے آیا شرعی لحاظ سے پاک ہیں یا نہیں کیونکہ ممکن ہے جو لوگ طہارت و نجاست کا خیال نہیں کرتے ان کے لباس بھی واشنگ مشین میں آگئے ہوں اور عام طور پر اس قسم کے لوگ بھی اپنے لباس اُن واشنگ مشینوں میں دھلوانے کے لئے دیتے ہیں؟

ج:۔ پاک ہیں اور مشین کے نجس ہونے کا احتمال (گمان و خیال) کافی نہیں۔

مُطہرات اور اُن کے احکام

(مسئلہ ۱۴۸)
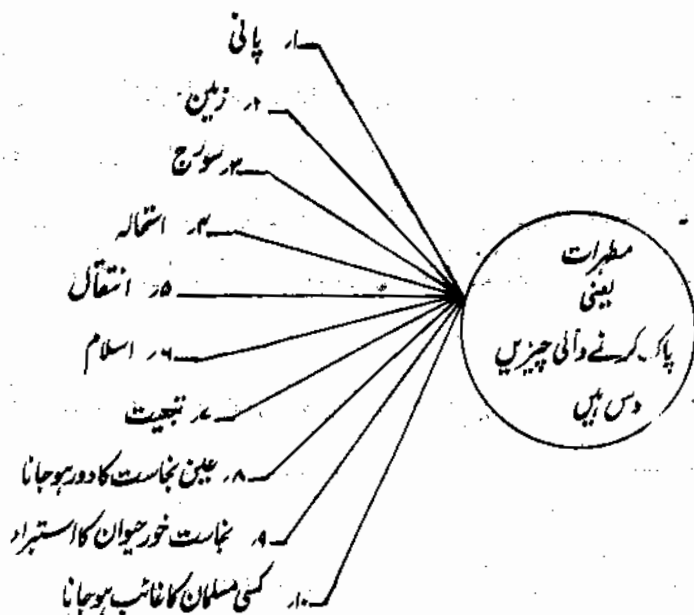
** البتہ توضیح المسائل میں ۱۰ چیزیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان کی تشریح و تفصیل میں ۱۱ چیزیں بیان کی گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انگور کا پانی اُبلنے کی حالت میں جب کہ اس کا دو تہائی کم نہ ہوا اور ایک حصّہ باقی نہ رہ جائے اس وقت تک امام خمینی کے فتوے کے مطابق نجس نہیں، لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ (مسئلہ ۱۱۳ و ۲۰۲)

۱۔ پانی

پانی چار شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔

۱۔ مطلق ہو (مضاف نہ ہو)
۲۔ پاک ہو۔
۳۔ پانی سے جب نجس چیز کو دھویا جا رہا ہو تو وہ پانی مضاف نہ ہو جائے اور اس کی بو، رنگ یا ذائقہ، نجاست کے ملنے سے تبدیل نہ ہو جائے۔
۴۔ نجس چیز کو پانی سے پاک کرنے کے بعد اس میں عین نجاست باقی نہ رہ جائے۔ (مسئلہ ۱۴۹)

** اگر گندم، چاول، صابن اور اس قسم کی چیزوں کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو انہیں کُر کی مقدار پانی میں یا جاری پانی میں غوطہ دیا جائے تو وہ پاک ہو جائیں گی۔ لیکن اگر اُن چیزوں کا اندرونی حصہ بھی نجس ہو جائے تو کسی صورت میں پاک نہیں ہو سکتیں۔ (مسئلہ ۱۶۴)

** اگر چاول، گوشت یا اُن کے مثل کسی چیز کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو اسے کسی برتن میں رکھ کر تین مرتبہ پانی ڈالیں اور پانی کو پھینک دیں تو وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی اور وہ برتن بھی پاک رہے گا۔ (مسئلہ ۱۶۶)

نجس برتنوں اور دوسری نجس چیزوں کو پاک کرنے کے احکام

۱۔ ایک مرتبہ پانی ڈالنے سے

۱۔ اگر عین نجاست دور کرنے کے بعد نجس چیز کو ایک مرتبہ کُر پانی یا جاری پانی میں اس طرح غوطہ دیا جائے کہ پانی تمام نجس حصوں کو گھیر لے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی (مسئلہ ۱۵۹)

۲۔ اس بچے کے پیشاب سے کوئی چیز نجس ہو جائے جو شیر خوار ہو اس نے دودھ کے سوا اور کوئی غذا نہ کھائی ہو اور نہ ہی خنزیر کا دودھ پیا ہو (مسئلہ ۱۶۱)

۳۔ وہ چیز جو پیشاب کے علاوہ کسی دوسری نجاست سے نجس ہو گئی ہو اور عین نجاست بھی دور ہو چکی ہو۔ (مسئلہ ۱۶۲)

۴۔ وہ نجس چیز جس میں عین نجاست موجود نہ ہو اگر اسے اس ٹونٹی سے ایک مرتبہ دھولیں جو کُر پانی سے ملی ہوئی ہو تو وہ پاک ہو جائے گی (مسئلہ ۱۷۷)

۲۔ (دو مرتبہ پانی ڈالنے سے) ... وہ چیز جو پیشاب سے نجس ہوگئی ہو اور اسے قلیل پانی سے دھونا چاہیں تو پہلے اس پہ پانی ڈالیں جو بہہ جائے اور اس چیز میں پیشاب باقی نہ رہے تو پھر دوسری مرتبہ ڈالیں تو وہ چیز پاک ہوجائے گی۔ (مسئلہ ۱۴۰)

۳۔ (تین مرتبہ پانی ڈالنے سے)
- ۱۔ نجس برتن کو قلیل پانی سے تین مرتبہ دھونا چاہیئے۔ بلکہ کُر پانی اور جاری پانی میں بھی احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ دھوئیں۔ (مسئلہ ۱۵۰)
- ۲۔ وہ برتن جو شراب سے نجس ہوا ہو اور اسے قلیل پانی میں دھونا چاہیں تو تین مرتبہ دھونا چاہیئے۔ لیکن سات مرتبہ دھونا بہتر ہے۔

۴۔ (سات مرتبہ پانی ڈالنے سے) ... وہ برتن جس سے خنزیر نے کوئی بہنے والی (مائع) چیز پی لی ہو یا اُسے چاٹ لے۔ (مسئلہ ۱۵۲)

۵۔ (خاک اور پانی سے)
- ۱۔ اس برتن کو جسے کُتے نے چاٹ لیا ہو
- ۲۔ اس برتن سے کتے نے پانی یا کوئی دوسری بہنے والی چیز پی لی ہو
- ۳۔ وہ برتن جس میں کُتے کے منہ کا پانی گرا ہو، تو ضروری ہے کہ پہلے اسے خاک سے مانجھ لیں پھر دو مرتبہ کُر یا جاری پانی میں یا قلیل پانی میں اسے احتیاط واجب کے طور پہ دھوئیں۔ (مسئلہ ۱۵۰)

۲۔ زمین

زمین، پاؤں کے تلوے اور جوتے کے نچلے نجس حصے کو تین شرائط کے ساتھ پاک کرتی ہے۔
- ۱۔ زمین پاک ہو
- ۲۔ زمین خشک ہو
- ۳۔ اگر عین نجاست جیسے خون اور پیشاب یا نجس شدہ چیز جیسے نجس شدہ مٹی اگر پاؤں کے تلوے یا جوتے کے نچلے حصے میں لگی ہو تو راستہ چلنے یا پاؤں کے زمین پر رگڑنے سے دور ہوجائے۔ (مسئلہ ۱۸۳)

*** پاؤں کے تلوے (جو نجس ہو چکا ہو) اور جوتے کے نچلے نجس حصّے کو پاک کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ پندرہ قدم یا اس سے کچھ زیادہ چلیں۔ (مسئلہ ۱۸۵)

وہ مقامات جہاں پاؤں کا تلوا اور جوتے کا نچلا حصہ پاک نہیں ہو سکتے۔
- ۱۔ فرش پر
- ۲۔ چٹائی پر
- ۳۔ سبزے پر
- ۴۔ دو مقامات پر محل اشکال ہے
  - ۱۔ چلنے کے علاوہ کسی اور وجہ سے نجس ہوئے ہوں تو پھر راستہ چلنے سے پاک ہونا مشکل ہے۔ (مسئلہ ۱۸۳)
  - ۲۔ تارکول سے پختہ کی ہوئی سڑک اور لکڑی کے فرش پر چلنے سے پاک ہونا مشکل ہے۔ (مسئلہ ۱۸۴)

بنابرایں زمین کی ان صورتوں میں کوئی ایک صورت ہو گی
- ۱۔ خاک
- ۲۔ پتھر
- ۳۔ اینٹوں وغیرہ کا فرش

(مسئلہ ۱۸۳)

۳۔ سورج

سورج کن چیزوں کو پاک کرتا ہے؟
- ۱۔ زمین
- ۲۔ مکان
- ۳۔ وہ چیزیں جو دروازوں اور کھڑکیوں کی طرح مکان میں نصب ہوں۔
- ۴۔ وہ کیل جو دیوار میں ٹھونکی گئی ہو اور اسے مکان کا حصہ سمجھا جاتا ہو۔ (مسئلہ ۱۹۱)
- ۵۔ نجس چٹائی
- ۶۔ درخت اور گھاس (مسئلہ ۱۹۲)

(سورج)

سورج ۶ شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کر سکتا ہے۔

۱۔ نجس چیز اس قدر تر ہو کہ اگر کوئی اور چیز اس کے ساتھ لگ جائے تو وہ بھی تر ہو جائے لہٰذا اگر وہ خشک ہو جائے تو کسی طرح اُسے تر کیا جائے تاکہ سورج اُسے خشک کرے۔

۲۔ اگر عین نجاست اس میں موجود ہو تو سورج کی روشنی پڑنے سے پہلے اسے دور کر دیا جائے۔

۳۔ کوئی چیز نجس جگہ پر سورج کی کرنیں پڑنے میں رکاوٹ نہ بنے، لہٰذا اگر سورج پردے یا بادل سے گزر کر نجس چیز پر پڑے تو وہ چیز پاک نہیں ہو گی۔

۴۔ صرف سورج ہی نجس چیز کو خشک کرے لہٰذا اگر ہوا بھی سورج کے ساتھ اس چیز کو خشک کرنے میں شریک ہو تو وہ چیز پاک نہیں ہو گی۔ لیکن اگر بہت تھوڑی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۔ مکان کے جتنے حصے میں نجاست لگ چکی ہے ایک ہی دفعہ سورج اسے خشک کر دے۔

۶۔ زمین یا عمارت کے باہر یا اندر والے حصے میں جہاں سورج پڑ رہا ہو کوئی اور چیز جیسے ہوا یا کوئی پاک جسم، حدِّ فاصل نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۹۱)

۴۔ استحالہ

س: استحالہ کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر نجس چیز کی جنس اس طرح بدل جائے کہ پاک چیز کی صورت اختیار کرے تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور اسے استحالہ کہا جاتا ہے جیسے نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے لیکن اس کی جنس نہ بدلے جیسے نجس گندم کا آٹا پسوا لیں یا اس کی روٹی پکوا لیں تو وہ پاک نہیں ہو گی۔ (مسئلہ ۱۹۵)

۵۔ انتقال

س: انتقال سے کیا مراد ہے؟

ج: اگر انسان کا خون یا کسی ایسے جانور کا خون جو خون جہندہ (ٹپک کر نکلنے والا خون) رکھتا ہو یعنی جب اس کی رگ

کو کاٹیں تو خون دھار مار کر نکلتا ہو کسی ایسے حیوان کے جسم میں چلا جائے جو خون جہندہ نہیں رکھتا اور اسی حیوان کا خون شمار ہونے لگے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (اسے انتقال کہا جاتا ہے) لہٰذا وہ خون جو جونک انسان کے بدن سے چوس لے تو چونکہ اس خون کو جونک کا خون نہیں کہتے بلکہ انسان کا خون کہا جاتا ہے لہٰذا نجس ہے (مسئلہ ۲۰۵)

س: مچھر کا خون پاک ہے یا نجس؟

ج: اس کی دو صورتیں ہیں —

۱: اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار ڈالے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ جو خون مچھر سے نکلا ہے وہ اس کا وہ خون ہے جسے مچھر نے چوسا ہے یا خود مچھر کا ہے تو اس صورت میں وہ خون پاک ہوگا اور یہی حکم ہے اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ مچھر نے جو اس کا خون چوسا ہے اب وہ مچھر کے جسم کا حصہ شمار ہوتا ہے۔

۲: اگر خون چوسنے اور مچھر کو مارنے کے درمیان وقت اتنا تھوڑا گزرا ہو کہ اسے انسان کا خون کہا جائے یا یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ مچھر کا خون ہے یا انسان کا تو وہ نجس ہوگا۔ (مسئلہ ۲۰۶)

۶: اسلام: اگر کافر کلمۂ شہادتین پڑھ لے تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۰۷)

۷: "تبعیت"

س: "تبعیت" سے کیا مراد ہے؟

ج: تبعیت سے مراد یہ ہے کہ کوئی نجس چیز کسی دوسری نجس چیز کے پاک ہونے سے پاک ہو جائے (مسئلہ ۲۱۰)
مثلاً اگر شراب سرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک پاک ہو جائے گا جہاں تک جوش کھاتے وقت شراب پہنچی تھی (مسئلہ ۲۱۱)

۸: عین نجاست کا دور ہو جانا۔

عین نجاست دور ہو جانے کے احکام —

۱: اگر کسی جانور کا بدن عین نجاست جیسے خون یا نجس شدہ چیز جیسے نجس پانی سے آلودہ ہو جائے تو عین نجاست کے دور ہونے کے بعد اس حیوان کا بدن پاک ہو جائے گا اسی طرح انسان کے بدن کا کوئی اندرونی حصہ جیسے منہ کے اندر کا حصہ یا ناک کے اندر کا حصہ مثلاً اگر دانتوں سے خون آئے لعاب دہن میں مل کر ختم ہو جائے تو منہ کے اندر کے حصے کا دھونا ضروری نہیں البتہ اگر مصنوعی دانت خون وغیرہ سے نجس ہو جائیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ انہیں پاک کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۱۶)

۲۔ اگر گرد یا نجس مٹی انسان کے لباس یا فرش پر جا پڑے۔ اگر دونوں خشک ہوں تو لباس وغیرہ نجس نہیں ہوگا اور اگر گرد و مٹی یا لباس وغیرہ تر ہوں تو جہاں گرد و خاک لگی ہے اسے پاک کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۱۹)

۹۔ استبراء

س: نجاست خوار حیوان کے "استبراء" سے کیا مراد ہے؟

ج: اس حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے جو انسان کی نجاست (پاخانہ) کھانے کا عادی ہو چکا ہو۔ اگر اس جانور کو پاک کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ اس کا استبراء کریں۔ یعنی اتنی مدت اس کو نجاست نہ کھانے دی جائے۔ کہ پھر اسے نجاست خوار نہ کہا جا سکے اور اسے پاک غذا کھلائی جائے لہٰذا:

نجاست خوار اونٹ کو ۴۰ دن

" گائے کو ۲۰ دن

" بھیڑ بکری کو ۱۰ دن

" مرغابی کو ۷ یا ۵ دن

اور نجاست خوار مرغ کو ۳ دن تک نجاست کھانے سے روکا جائے اور انہیں پاک غذا دی جائے۔ (مسئلہ ۲۲۰)

۱۰۔ مسلمان کا غائب ہونا

س: مسلمان کا غائب ہونا کس طرح مطہرات میں سے ہے؟

ج: اگر مسلمان کا بدن، لباس یا کوئی اور شئے مثلاً برتن، فرش وغیرہ جو اس کے پاس ہو نجس ہو جائے اور وہ مسلمان شخص غائب ہو جائے تو اگر احتمال ہو کہ اس نے اس شئے کو دھو لیا ہوگا یا وہ شئے آب جاری میں گر کر پاک ہو گئی ہے تو اس سے اجتناب ضروری نہیں۔ (مسئلہ ۲۲۱)

وضو کے احکام

س: وضو کیسے کیا جاتا ہے؟
ج:

۱۔ پہلے منہ دھونا، ضروری ہے کہ پیشانی کے اوپر بالوں کے اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں جتنا حصہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے درمیان آجائے، دھویا جائے۔ اور اگر اس مقدار کا کچھ حصہ بھی بغیر دھونے کے رہ جائے تو وضو باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۴۲)

۲۔ دایاں ہاتھ
۳۔ بایاں ہاتھ
چہرے کے دھونے کے بعد پہلے دائیں ہاتھ اور پھر بائیں ہاتھ کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سروں تک دھویا جائے۔ (مسئلہ ۲۴۷)

۴۔ سر کا مسح، دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد وضو کے پانی کی اس تری سے جو ہاتھ میں باقی رہ گئی ہے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح دائیں ہاتھ سے کیا جائے یا اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔ (مسئلہ ۲۴۹)

۵۔ دائیں پاؤں کا مسح
۶۔ بائیں پاؤں کا مسح
سر کا مسح کرنے کے بعد وضو کے پانی کی اس تری کے ساتھ جو ہاتھوں میں رہ گئی ہے۔ دونوں پاؤں کے اوپر والے حصے پر پاؤں کی کسی ایک انگلی کے سرے سے کر پاؤں پر ابھری ہوئی جگہ تک مسح کرے (ہاتھ پھیرے)
مسئلہ ۲۵۲

**** اگر ممکن ہو تو وضو کا طریقہ پڑھ لینے کے بعد ایک بار وضو کر لیا جائے تاکہ عملی طور پر واضح ہو جائے۔

چند ضروری مسائل

۱۔ چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا واجب ہے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ہے (مسئلہ ۲۴۳) البتہ اگر اوپر سے نیچے کی طرف پانی ڈالنے کا ارادہ ہو لیکن پانی برعکس بہہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۲ (مسئلہ ۲) ***

۲۔ اس بات کا یقین حاصل کرنے کے لئے کہ پوری کہنی دھوئی گئی ہے کہنی سے اوپر تھوڑا سا حصہ دھولے (مسئلہ ۲۴۶)

۳۔ جو شخص چہرہ دھونے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنی تک دھولے تو وضو کے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے اور اگر صرف کلائی تک دھوئے تو اس کا وضو باطل ہے۔

(مسئلہ ۲۴۷)

۴۔ وضو میں چہرہ اور ہاتھوں کو ایک مرتبہ دھونا واجب، دوسری مرتبہ مستحب اور تیسری مرتبہ یا زائد مرتبہ حرام ہے۔ (لیکن اگر وضو کے ارادہ کے بغیر چند مرتبہ پانی ڈالے اور بعد میں وضو کے ارادہ سے ہاتھ کھینچے تو اشکال نہیں ہے)

"مسح" کے مسائل

۱۔ سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت ضروری ہے کہ ہاتھ کو ان پر پھیرے اور اگر ہاتھ کو ایک جگہ ہی روکے رکھے اور سر یا پاؤں کو کھینچے تو وضو باطل ہے لیکن اگر ہاتھ کو پھیرتے کھینچتے وقت سر یا پیر تھوڑا سا حرکت کریں تو کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۲۵۵)

۲۔ مسح کرنے کی جگہ خشک ہونی چاہیئے اور اگر اتنی تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے (مسئلہ ۲۵۶)

۳۔ اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی میں تری باقی نہ رہے تو ہاتھ کو نئے پانی سے تر نہیں کرسکتا بلکہ ضروری ہے کہ وضو کے دوسرے اعضاء سے تری لے کر اس سے مسح کرے۔ (مسئلہ ۲۵۷)

وضو کے صحیح ہونے کی شرائط ۱۳ ہیں ۔

۱۔ وضو کا پانی پاک ہو
۲۔ پانی مطلق ہو ۔ (مضاف نہ ہو)
۳۔ وضو کا پانی مباح ہو (غصبی نہ ہو)
۴۔ وضو کے پانی والا برتن مباح ہو (حلال)
۵۔ جس برتن میں وضو کا پانی ہو وہ سونے اور چاندی کا نہ ہو ۔
۶۔ وضو کے اعضاء دھونے اور مسح کرنے کے وقت پاک ہوں ۔
۷۔ وضو اور نماز کے لئے وقت کافی ہو ۔
۸۔ قصد قربت کے ساتھ (خدا کا حکم بجالانے کی غرض سے) وضو کرے ۔
۹۔ وضو کے افعال کو ترتیب کے ساتھ بجالائے ۔
۱۰۔ وضو کے کاموں کو یکے بعد دیگرے (پے در پے) انجام دے ۔
۱۱۔ وضو کے افعال خود بجا لائے کوئی اور اُسے وضو نہ کروائے ۔
۱۲۔ پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو ۔
۱۳۔ وضو کے اعضاء میں کوئی مانع یا رکاوٹ ایسی نہ ہو جس کی وجہ سے ان پہ پانی نہ پہنچ سکے ۔

جو حضرات وضو کے وقت کی دُعائیں یاد کریں اور پڑھیں تو وہ مسئلہ ۲۶۴ کی طرف رجوع کریں۔

وضو میں شک کی چند صورتیں

نماز کے دوران

اگر نماز کے دوران شک کرے کہ وضو کیا ہے یا نہیں۔
- اس کی نماز باطل ہے (حکم وضعی)
- واجب ہے کہ وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے (حکم تکلیفی)

(مسئلہ ۳۰۴)

نماز کے بعد

۱۔ شک کرے کہ وضو کیا ہے یا نہیں۔
- اس کی نماز صحیح ہے۔
- لیکن واجب ہے کہ دوسری نمازوں کے لئے وضو کرے۔

(مسئلہ ۳۰۴)

۲۔ شک کرے کہ
- نماز سے پہلے اس کا وضو باطل ہوا
- یا نماز کے بعد

جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے (مسئلہ ۳۰۵)

۳۔ جو شخص یہ جانتا ہو کہ اس نے وضو کیا ہے اور حدث بھی اس سے سرزد ہوا ہے۔ (مثلاً پیشاب کیا ہے) لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کون سا پہلے تھا اگر نماز پڑھ چکا ہے تو ضروری ہے کہ وضو کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جو نماز پڑھ چکا ہے اُسے دوبارہ بجالائے (مسئلہ ۳۰۲)

نماز سے پہلے

۱۔ جسے شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں۔ واجب ہے کہ وضو کرے۔ (مسئلہ ۳۰۱)

۲۔ جسے شک ہو کہ اس کا وضو باطل ہو گیا ہے یا نہیں؟
- اسے یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا وضو باطل نہیں ہوا بلکہ ابھی باقی ہے۔
- لیکن اگر پیشاب کے بعد استبراء نہ کرے اور پھر وضو کرلے اور وضو کے بعد کوئی رطوبت خارج ہو جسے نہ جان سکے کہ وہ پیشاب ہے یا کوئی اور چیز تو اس کا وضو باطل ہے (مسئلہ ۳۰۰)

۳۔ جانتا ہے کہ وضو کیا ہے اور کوئی حدث بھی اس سے سرزد ہوا ہے لیکن نہ جانتا ہو کہ پہلے کونسا تھا
- ۱۔ اگر نماز سے پہلے ہو تو وضو کرنا ضروری ہے۔
- ۲۔ اور اگر نماز کے دوران ہے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور وضو کرے۔
- ۳۔ اور اگر نماز کے بعد ہو تو اس کا حکم بیان ہو چکا ہے (مسئلہ ۳۰۲)

۶ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے

۱۔ تمام واجب نمازوں کے لئے، سوائے نماز جنازہ کے
۲۔ بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کے لئے جب کہ ان کے اور نماز کے درمیان کوئی حدث واقع ہوا ہو مثلاً نماز کے بعد پیشاب کیا ہو۔
۳۔ خانۂ کعبہ کے واجب طواف کے لئے۔
۴۔ اگر وضو کرنے کی نذر کی ہو یا قسم کھائی ہو یا عہد کیا ہو۔
۵۔ اگر نذر کی ہو کہ بدن کے کسی حصے کو قرآن سے مَس کرے گا۔
۶۔ نجس شدہ قرآن کو پاک کرنے کے لئے، لیکن اگر وضو کرنے میں اتنا وقت لگ جائے جس میں قرآن کی بے حرمتی ہوتی ہو تو وضو کے بغیر ہی قرآن کو فوراً بیت الخلاء سے باہر نکالنا واجب ہے۔ (مسئلہ ۳۱۶)

قرآن مجید کے حروف کو مَس کرنا، یعنی بدن کے کسی حصے کا قرآن کے حروف سے لگانا جب کہ وضو نہ ہو تو حرام ہے لیکن اگر قرآن کا فارسی یا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو اسے مس کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(مسئلہ ۳۱۷)

۷ چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں۔

۱۔ پیشاب
۲۔ پاخانہ
۳۔ معدہ اور آنتوں کی ہوا (ریح) جو پاخانے کے مقام سے خارج ہو۔
۴۔ ایسی نیند جس کی وجہ سے آنکھ دیکھ نہ سکے اور کان کچھ نہ سن سکیں۔ لیکن اگر آنکھ نہ دیکھ سکے البتہ کان سن رہے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوگا۔
۵۔ عقل کو زائل کرنے والی چیزیں مثلاً دیوانگی مستی اور بے ہوشی،
۶۔ خون استحاضہ (یہ مسئلہ عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔)
۷۔ ہر وہ کام جس کے لئے غسل واجب ہوتا ہے جیسے جنابت وغیرہ۔

اگر کوئی شخص نماز کے وقت ہونے سے پہلے اس قصد و ارادے سے کہ پاک اور باطہارت رہے وضو کرے یا غسل کرے تو صحیح ہے اور اگر نماز کے وقت کے قریب قریب اپنے آپ کو نماز کے لئے تیار اور آمادہ کرنے کی نیت سے نماز کے لئے وضو کرے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۳۲۰)

س: "جبیرہ" کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ چیز جس سے زخم اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھا جاتا ہے اور وہ دوائی جو زخم وغیرہ پر لگائی جائے اسے "جبیرہ" کہتے ہیں۔

وضوء جبیرہ کے احکام

- ۱۔ زخم کھلا ہو
  - ۱۔ اس کے لئے پانی نقصان دہ نہیں ہے۔ تو معمول کے مطابق وضو کرے (مسئلہ ۳۲۴)
  - ۲۔ اس کیلئے پانی مضر ہو
    - ۱۔ زخم، چہرے، ہاتھ یا پاؤں میں ہو ← زخم کے اطراف کو دھوئے اور تر ہاتھ اس پر کھینچے۔ (مسئلہ ۳۲۸)
    - ۲۔ زخم سر کے اگلے حصے یا پاؤں پر ہو اور ان پر مسح بھی نہ کر سکتا ہو۔
      - ۱۔ اس پر کپڑا رکھ سکتا ہو ← تو ایسا ہی کرے اور اسی پٹی پر مسح کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ تیمم بھی کرے۔ (مسئلہ ۳۲۶)
      - ۲۔ اسی پر پاک کپڑا (پٹی) نہ رکھ سکتا ہو۔ ← ضروری ہے کہ وضو کی بجائے تیمم کرے اور بہتر ہے کہ ایک وضو مسح کے بغیر بھی کرے۔ (مسئلہ ۳۲۶)
- ۲۔ زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہے
  - ۱۔ اسے کھولا جا سکتا ہو
    - ۱۔ کوئی تکلیف اور ضرر نہیں پہنچتا ← کھول لے اور وضو کرے (مسئلہ ۳۲۷)
    - ۲۔ مضر ہے اور زخم چہرہ اور ہاتھوں میں ہے ← اگر تر ہاتھ لگانا مضر نہ ہو تو واجب ہے کہ تر ہاتھ اس پر کھینچے (مسئلہ ۳۲۸)
  - ۲۔ اسے نہیں کھولا جا سکتا
    - ۱۔ "جبیرہ" پاک ہو اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور زحمت و تکلیف بھی نہ ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ پانی زخم تک پہنچایا جائے (مسئلہ ۳۲۹)
    - ۲۔ زخم یا "جبیرہ" نجس ہو۔
      - ۱۔ اس پر پانی ڈال سکتا ہو اور پانی کا پہنچانا مضر اور تکلیف کا باعث نہ ہو تو واجب ہے کہ پانی ڈالے اور پانی کو زخم تک پہنچائے (مسئلہ ۳۲۹)
      - ۲۔ پانی نقصان دہ ہے یا پانی ڈالنا ممکن نہیں ← ضروری ہے کہ زخم کے اطراف کو دھوئے اور اگر جبیرہ پاک ہو تو اس کے اوپر ہی مسح کرے اور یہ بھی نہ ہو سکتا ہو تو پاک کپڑا رکھ کر اس پر مسح کرے (مسئلہ ۳۲۹)

اعضاءِ وضو اور غسل میں "جبیرہ" کے علاوہ دیگر موانع:

۱۔ (پانی مضر ہو) اگر پانی پورے ہاتھ اور چہرے کے لئے مضر ہو تو تیمم کرنا چاہیئے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضوئے جبیرہ بھی بجالائے (مسئلہ ۳۳۶)

۲۔ (وضو یا غسل کے مقام پر کوئی ایسی چیز چپٹی ہوئی ہو جسے دور کرنا ممکن نہ ہو یا اسے ہٹانا اتنی مشقت کا باعث ہو کہ جو ناقابل برداشت ہو) ضروری ہے کہ جبیرہ کے حکم کے مطابق عمل کرے۔ (مسئلہ ۳۳۸)

۳۔ اگر وضو کے مقامات میں سے کسی جگہ فصد کھلوایا ہو اور اس پہ پانی بھی نہ ڈالا جا سکتا ہو یا پانی اس جگہ کے لئے مضر ہو۔

۱۔ اگر اس کا منہ بند کیا ہوا ہو تو "جبیرہ" کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۳۳۷)

۲۔ اگر اس کا منہ معمولی طور پہ کھلا ہو تو اس کے اردگرد کا حصہ دھو لینا کافی ہے۔

س: اگر چہرے یا ہاتھوں پر کئی جبیرے ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج: ضروری ہے کہ ان کے درمیان والے حصے کو دھوئے اور اگر جبیرے سر میں یا دونوں پاؤں پہ ہوں تو ضروری ہے کہ ان کے درمیان والے حصے کا مسح کرے اور جہاں جبیرہ ہے وہاں جبیرے کے احکام پہ عمل کرے۔ (مسئلہ ۳۳۴)

غسل جبیرہ کا کیا طریقہ ہے؟

وضوئے جبیرہ کی طرح ہے لیکن غسل کو ترتیبی طور پر بجا لانا چاہیئے اور اگر غسل ارتماسی کرے تو باطل ہے۔ (مسئلہ ۳۳۹)

تیمم جبیرہ کا کیا طریقہ ہے ۔
جس شخص کا وظیفہ تیمم کرنا ہو اگر تیمم کی کسی جگہ پر زخم یا پھوڑا یا شکستگی (ہڈی ٹوٹی ہوئی) ہو تو وضوئے جبیرہ کی طرح تیمم جبیرہ بجا لائے ۔

(مسئلہ ۳۴۰)

مسائل بیان کرنے والے شخص کو چاہیئے کہ اپنی کلاس کے شاگردوں کو اچھی طرح یاد کروانے کے لئے ایک مرتبہ پوری طرح وضو جبیرہ کر کے دکھائے ۔

غُسل

واجب غسل
۱۔ غسل جنابت
۲۔ غسل حیض
۳۔ غسل نفاس
۴۔ غسل استحاضہ
۵۔ غسل مس میت
۶۔ غسل میت
۷۔ وہ غسل جو نذر، قسم وغیرہ سے واجب ہوا ہو ۔
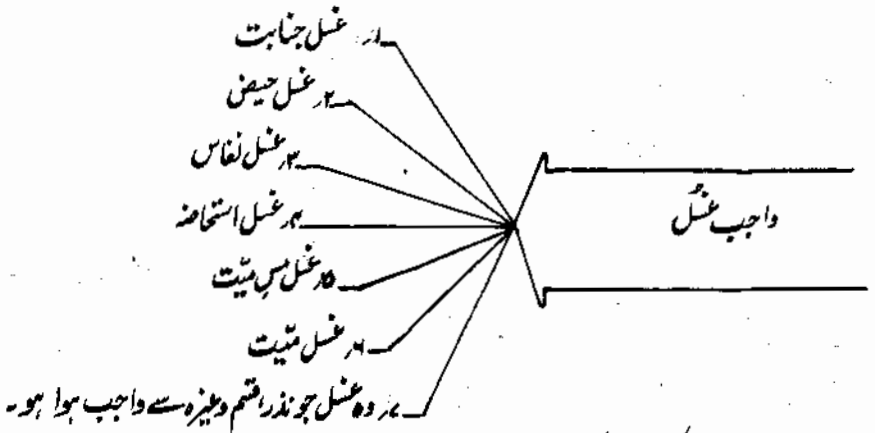
س : جنابت کی علامت کیا ہے ؟

ج : اگر کوئی رطوبت انسان سے خارج ہو اور نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا پیشاب ہے یا کوئی اور چیز، تو اگر اس رطوبت میں یہ تین علامتیں پائی جاتی ہوں تو وہ منی ہے (البتہ مریض اور عورت سے صرف شہوت کی وجہ سے رطوبت خارج ہو تو وہ جنب ہوں گے ۔)

۱۔ شہوت کے ساتھ نکلے
۲۔ ٹپک کر نکلے
۳۔ اس کے خارج ہونے کے بعد بدن سست پڑ جائے (مسئلہ ۳۴۶)

غسل کی دو قسمیں ہیں

ا۔ ترتیبی

غسل ترتیبی میں نیت کرتے ہی پہلے سر اور گردن کو اور اس کے بعد پہلے بدن کے دائیں حصے اور پھر بائیں حصے کو دھوئے اور اگر عمداً یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق عمل نہ کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔

(مسئلہ ۳۶۱)

۲۔ ارتماسی

غسل ارتماسی میں اگر غسل ارتماسی کی نیت سے بتدریج پانی میں چلا جائے یہاں تک کہ سارا بدن پانی کے اندر چلا جائے تو اس کا غسل صحیح ہے البتہ احتیاط یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ غوطہ لگائے۔

(مسئلہ ۳۶۷)

س: جو شخص غسل جنابت کر چکا ہے کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے وضو بھی کرے؟

ج: جس نے غسل جنابت کیا ہو اُسے نماز پڑھنے کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئیے۔ لیکن غسل جنابت کے علاوہ کسی اور غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔ (مسئلہ ۳۹۱)

جنابت کے احکام

جنب والے شخص پر پانچ چیزیں حرام ہیں :-

۱۔ بدن کا کوئی حصہ قرآن کے حروف یا خدا کے نام کے ساتھ مس کرنا، اسی طرح احتیاط واجب یہ ہے کہ انبیاء و آئمہ معصومین علیہم السلام کے اسماء گرامی سے بھی مس نہ کرے۔

۲۔ مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں داخل ہونا، خواہ ایک دروازے سے داخل ہو اور دوسرے دروازے سے نکل جائے۔

۳۔ دوسری مساجد میں ٹھہرنا، لیکن اگر ایک دروازے سے داخل ہو اور دوسرے دروازے سے نکل جائے یا کوئی چیز اٹھانے کے لئے جائے تو کوئی حرج نہیں اور احتیاط واجب ہے کہ آئمہ اطہار کے حرم مطہر میں بھی نہ ٹھہرے

۴۔ مسجد میں کسی چیز کا رکھنا۔

۵۔ ان سورتوں کی تلاوت کرنا، جن میں سجدہ واجب ہے۔

- ۱۔ قرآن کے ۳۲ ویں سورہ (الم تنزیل)
- ۲۔ " " ۴۱ ویں " (حم سجدہ)
- ۳۔ " " ۵۳ ویں " (والنجم)
- ۴۔ " " ۹۶ ویں " (واقرأ)

(مسئلہ ۳۵۵)

غسل کے احکام

وہ مقامات جہاں پر غسل باطل ہے۔

۱۔ غسل ترتیبی میں اگر عمداً یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ترتیب کا خیال نہ رکھے تو اس کا غسل باطل ہے (مسئلہ ۳۶۱)

۲۔ غسل ارتماسی میں اگر غسل کے بعد اسے معلوم ہو کہ بدن کے کسی حصے تک پانی نہیں پہنچا ہے خواہ وہ جگہ معلوم ہو یا معلوم نہ ہو تو دوبارہ غسل کرنا چاہیئے۔

۳۔ اگر غسل میں سر کے ایک بال کے برابر بھی بدن کی کوئی جگہ دھونے سے رہ جائے تو غسل باطل ہے (مسئلہ ۳۷۴)

۴۔ اگر کسی کا ارادہ ہو کہ غسل کرنے کے بعد حمّام والے کو اجرت نہیں دوں گا یا یہ کہ اس وقت نہیں بلکہ بعد میں دے دوں گا اور یہ معلوم نہ ہو کہ آیا وہ اس قرضہ پر راضی ہے یا نہیں اگرچہ بعد میں حمام کے مالک کو راضی کرے تب بھی اس کا غسل باطل ہے۔ (مسئلہ ۳۸۱)

غسلِ ترتیبی اور ارتماسی میں دو فرق ہیں۔

۱۔ غسلِ ارتماسی میں پورا بدن پاک ہونا چاہیئے۔ لیکن غسلِ ترتیبی میں اگر سارا بدن نجس ہو اور غسل سے پہلے ہر حصّے کو دھو لیا جائے تو صحیح ہے۔ (مسئلہ ۳۷۲)

۲۔ غسلِ ارتماسی میں افعال کے درمیان فاصلہ (وقفہ) نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ترتیبی میں کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۳۸۰)

اگر کوئی شخص شک کرے کہ غسل کیا ہے یا نہیں ← ضروری ہے کہ غسل کرے

اگر شک کرے کہ اس کا غسل صحیح تھا یا نہیں ← دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں (مسئلہ ۳۸۵)

تیمم

تیمم کی دو قسمیں ہیں
۱۔ وضو کے بدلے میں
۲۔ غسل کے بدلے میں

تیمم کا طریقہ

تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں (مسئلہ ۰۰)

۱۔ (نیت) البتہ ضروری ہے کہ معین کرے کہ غسل کے بدلے میں ہے یا وضو کے بدلے میں۔ (مسئلہ ۷۰۵)

۲۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر ایسی چیز پہ مارنا جس پر تیمم صحیح ہے۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو تمام پیشانی اور اس کے دونوں اطراف پر سر کے بال اگنے کی جگہ سے ابرو اور ناک کے اوپر والے حصے تک کھینچنا، احتیاط واجب ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں ابروں کے اوپر بھی کھینچنا ضروری ہے۔

۴۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پوری پشت پہ اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پہ کھینچنا۔

تیمم کے احکام

۱۔ تیمم میں ضروری ہے کہ پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں ہاتھوں کی پشت پاک ہو۔ (مسئلہ ۷۰۶)

۲۔ انسان کو چاہیئے کہ تیمم کرنے کے لئے ہاتھ سے انگوٹھی اتار دے (مسئلہ ۷۰۷)

۳۔ اگر غسل جنابت کے بدلے تیمم کرے تو پھر نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے لیکن اگر کسی اور غسل کے بدلے تیمم کرے تو وضو ضروری ہے۔ لیکن اگر وضو نہ کرے تو ایک اور تیمم وضو کے بدلے کرے۔ (مسئلہ ۷۴۳)

۴۔ اگر پانی نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور عذر کی بنا پہ تیمم کرے تو عذر ختم ہونے کے بعد اس کا تیمم باطل ہے۔ (مسئلہ ۷۱۹)

نوٹ: اگر ممکن ہو تو مذکورہ بالا طریقۂ تیمم کو عملی طور پر کر کے شاگردوں کو سمجھایا جائے۔ تاکہ ان کی مشق ہو سکے۔
توجہ: تیمم، غسل کے بدلے میں ہو یا وضو کے بدلے میں اس کے طریقۂ کار میں کوئی فرق نہیں (مسئلہ ۷۰۱)

(مسئلہ ۶۸۴)

وہ چیزیں جن سے تیمم کرنا صحیح ہے

۱۔ خاک
۲۔ ریت
۳۔ ڈھیلا
۴۔ پتھر، اگر پاک ہوں
- ۱۔ چونے کا پتھر
- ۲۔ سیمنٹ کا پتھر
- ۳۔ مرمر کا پتھر
- ۴۔ سیاہ پتھر (مسئلہ ۶۸۵)
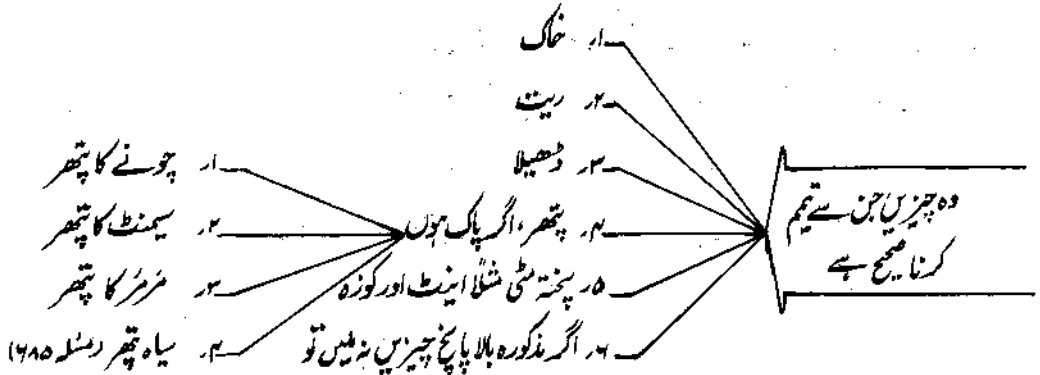
۵۔ پختہ مٹی مثلاً اینٹ اور کوزہ
۶۔ اگر مذکورہ بالا پانچ چیزیں نہ ملیں تو اس گرد و غبار سے تیمم کریں جو فرش، کپڑوں وغیرہ پر ہو۔ (اور گرد و غبار کے نہ ہونے کی صورت میں) کیچڑ (گارا) اور اگر گارا بھی موجود نہ ہو تو بغیر تیمم کے نماز پڑھ لے اور احتیاط واجب ہے کہ بعد میں اس نماز کی قضا کرے۔

(مسئلہ ۶۸۶)

وہ چیزیں جن سے تیمم صحیح نہیں ہے۔

۱۔ جواہرات مثلاً عقیق، فیروزہ
۲۔ پختہ چونا اور سیمنٹ
۳۔ نجس خاک
۴۔ غصبی زمین اور خاک
۵۔ برف

(تحریر الوسیلہ جلد ۱ صـ ۱۰۹ مسئلہ ۴)

۷ موارد میں وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرنا ضروری ہے
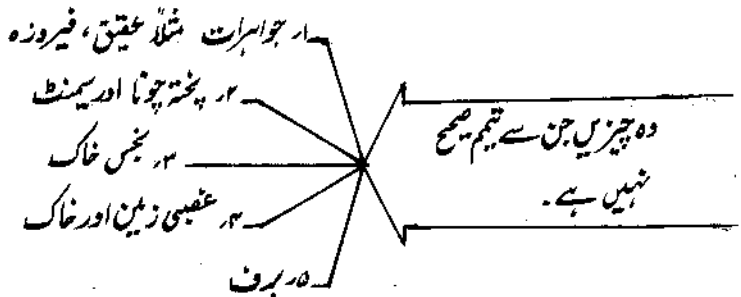
۱۔ وضو یا غسل کی مقدار میں پانی مہیا ہونا ممکن نہ ہو۔ (مسئلہ ۶۴۸)

۲۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے یا چور اور درندے وغیرہ کے ڈر سے یا کنویں سے پانی نکالنے کے وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پانی حاصل نہ کرسکتا ہو تو اسے چاہئیے کہ تیمم کرے۔ اسی طرح اگر پانی کا حصول اس قدر سخت ہو جو ناقابل برداشت ہو تو تیمم کرنا چاہیئے (مسئلہ ۶۶۹)

۳۔ اگر پانی کے استعمال سے جان کا خطرہ ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ پانی کے استعمال سے کوئی بیماری یا بدن میں عیب لگ جائے گا یا موجودہ بیماری طول پکڑے گی یا شدت اختیار کرے گی یا اس کا علاج مشکل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۶۶۵)

۴۔ یہ اندیشہ ہو کہ اگر موجودہ پانی وضو یا غسل کے لئے استعمال کر لیا تو خود یا بیوی بچے یا اس کے دوست یا وہ افراد جو اس سے تعلق رکھتے ہیں جیسے نوکر یا کنیز وغیرہ پیاس سے مر جائیں گے یا بیمار ہو جائیں گے یا اتنے پیاسے ہوں گے کہ جس کا برداشت کرنا ان کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوگا یا ایسے جانور جنہیں عام طور پر کھانے کے لئے ذبح نہیں کیا جاتا جیسے گھوڑا خچر وغیرہ کے تلف اور گم ہو جانے کا ڈر ہو یا پیاس سے مر جانے کا اندیشہ ہو اسی طرح اگر کوئی ایسی شئے جس کی جان بچانا واجب ہو اور وہ خطرے میں ہو۔ (مسئلہ ۶۷۴)

۵۔ جس شخص کا بدن یا لباس نجس ہے اور تھوڑا سا پانی اس کے پاس ہے کہ اگر اس پانی سے وضو یا غسل کرے تو بدن یا لباس دھونے کے لئے پانی نہیں بچے گا۔ (مسئلہ ۶۷۶)

۶۔ اگر اس پانی یا برتن کے سوا کوئی اور پانی یا برتن موجود ہو جس کو استعمال کرنا حرام ہے۔ (مسئلہ ۶۷۷)

۷۔ جب وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے تو پوری نماز یا نماز کا کچھ حصہ وقت گزر جانے کے بعد پڑھنا پڑے گا۔ (مسئلہ ۶۷۸)

موت

مُحتضر

جو مسلمان حالت احتضار میں ہے یعنی جان کنی کے عالم میں ہے تو واجب ہے کہ اُسے چت لٹایا جائے اس طرح کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں، (مسئلہ ۵۴۳)

غسلِ میت

شیعہ اثنا عشری مسلمان (جو بارہ اماموں کو مانتا ہو) کا غسل، کفن، نمازِ جنازہ اور دفن، ہر بالغ و عاقل پر واجب ہے اگر بعض افراد یہ امور انجام دے دیں تو دوسروں سے یہ ذمہ داری ساقط ہو جائے گی اور اگر کوئی بھی انجام نہ دے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جو مسلمان شیعہ اثنا عشری نہیں اس کا حکم بھی یہی ہے۔ (مسئلہ ۵۴۲)

واجب ہے کہ میت کو تین غسل دیں
- ۱۔ ایسے پانی کے ساتھ جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں
- ۲۔ ایسے پانی کے ساتھ جس میں کافور ملا ہوا ہو۔
- ۳۔ خالص پانی کے ساتھ (مسئلہ ۵۵۰)

موت کے متعلق چند مسائل

غسلِ میت کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو میت کو غسل ارتماسی نہ دیا جائے اور احتیاط مستحب ہے کہ غسل ترتیبی میں بدن کے تینوں حصوں کو پانی میں غوطہ نہ دیا جائے بلکہ ان کے اوپر ہی پانی ڈالا جائے (مسئلہ ۵۶۵)

غسلِ مس میت

اگر کوئی شخص کسی مُردے کو جو کہ سرد ہو چکا ہو اور ابھی اسے غسل بھی نہ دیا گیا ہو مس کرے یعنی اپنے بدن کے کسی حصے کو اس سے لگائے تو اسے غسلِ مس میت کرنا واجب ہے ... یہاں تک کہ اگر ناخن اور ہڈی بھی میت کے ناخن اور ہڈی سے لگ جائے تو بھی غسل کرنا ضروری ہے (مسئلہ ۵۲۱)

جس مُردے کا پورا جسم ابھی ٹھنڈا نہ ہوا ہو تو اُسے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ اس جگہ کو مس کرے جو ٹھنڈی ہو چکی ہے۔

(مسئلہ ۵۲۲)

نمازِ میّت

مسلمان کی میت پر نماز پڑھنا واجب ہے خواہ بچہ ہی کیوں نہ ہو البتہ اس بچے کے ماں باپ (دونوں) یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ بچہ پورے چھ سال کا ہو چکا ہو۔

(مسئلہ ۵۹۴)

شہید کے متعلق امام سے چند استفتاءات

س ۱: جو شخص حق و باطل کی جنگ میں محاذ پر شہید ہو جائے آیا اس کو غسل دینا واجب ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ میدانِ جنگ میں شہید ہونے والے کا غسل و کفن واجب نہیں اور باقی تمام مسلمان شہداء کا حکم عام مسلمانوں جیسا ہے۔

***

س ۲: کس حالت میں شہید کو اس کے لباس کے ساتھ دفن کر دینا کافی ہے؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ میدان جنگ میں شہید ہونے والوں کے لئے کفن کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں ان کے انہی کپڑوں میں ہی نماز کے بعد دفن کر دیا جائے۔

***

س ۳: جو شخص دشمنِ اسلام کی طرف سے شہروں پہ بمباری کی وجہ سے شہید ہو جائے۔ کیا اسے غسل دینا واجب ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ انشاء اللہ اگرچہ اسے شہید کا ثواب ملے گا لیکن اس کا غسل ساقط نہیں۔

س ۴: اگر شک ہو کہ شہید ہونے والا مجاہد، مقابلے میں (گھمسان کی لڑائی میں) شہید ہوا ہے یا اس کے بعد تو اس کو غسل دینا واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر ایسی واضح نشانیاں موجود ہوں جن سے پتہ چلتا ہو کہ میدانِ جنگ میں شہید ہوا ہے تو اس کا غسل و کفن ساقط ہے ورنہ ساقط نہیں (غسل و کفن دیا جائے گا)

* * *

س ۵: جو شخص فوجیوں کو سامان پہنچانے اور ان کی خدمت و تعاون کی غرض سے یا تبلیغِ دین کرنے کے لئے محاذ پہ جائے اور شہید ہو جائے تو اس کو غسل و کفن دینا واجب ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ اگر میدانِ جنگ میں مارا جائے تو دیگر شہیدوں جیسا حکم رکھتا ہے۔

* * *

س ۶: شہید کے بدن کو مس کرنے سے کس صورت میں غسل واجب ہوتا ہے اور کس حالت میں غسل کرنا ضروری نہیں ہے؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ جو شخص میدانِ جنگ میں شہید ہو جائے اس کے بدن کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

* * *

س ۷: وہ افراد جو محاذ پہ یا میدانِ جنگ میں کسی فائرنگ میں شہید ہو جائیں آیا انہیں غسل و کفن دینا ضروری ہے یا نہیں؟

ج: جو شخص میدانِ جنگ یا محاذ پہ شہید ہو جائے اس کا غسل و کفن ضروری نہیں اور اس کو مس کرنے سے بھی غسل واجب نہیں ہے اور اگر محاذ کے علاوہ کہیں شہید ہوا ہو تو اس کا غسل و کفن بھی واجب ہے اور اسے مس کرنے سے بھی غسل واجب ہو گا۔

* * *

نمازِ میّت کا طریقہ

نمازِ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں اگر نماز پڑھنے والا پانچ تکبیروں کو درج ذیل ترتیب کے ساتھ پڑھے تو کافی ہے۔

۱۔ نیت اور پہلی تکبیر کے بعد یہ کہے:۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، وان محمدا رسول اللہ۔

۲۔ دوسری تکبیر کے بعد کہے۔

اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد ...

۳۔ تیسری تکبیر کے بعد یہ کہے۔

اللّٰھم اغفر للمؤمنین والمومنات ...

۴۔ چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد کی ہو تو یہ کہے۔ اللّٰھم اغفر لھذہ المیت ......)

اور اگر میت عورت کی ہو تو یہ کہے، اللّٰھم اغفر لھذا المیت ...

۵۔ اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے، نماز پوری ہو جائے گی۔ (مسئلہ ۶۰۸)

*** نمازِ میت، اسے غسل، کفن اور حنوط کرنے کے بعد پڑھی جائے اور اگر ان سے پہلے یا ان کے درمیان پڑھی جائے خواہ بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو تو کافی نہیں (مسئلہ ۵۹۵)

*** جو شخص نمازِ میت پڑھنا چاہتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس نے وضو، غسل یا تیمم کیا ہوا ہو اور اس کا بدن اور لباس پاک ہو اگر اس کا لباس غصبی بھی ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ تمام چیزیں جو باقی نمازوں میں ضروری ہیں نمازِ جنازہ میں ان سب کا خیال رکھے۔ (مسئلہ ۵۹۶)

** نماز جنازہ پڑھنے والے کو چاہیئے کہ وہ رو بہ قبلہ ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ میت کو اس کے سامنے اس طرح چت لٹایا جائے کہ میت کا سر نماز پڑھنے والے کی دائیں طرف اور اس کے پاؤں بائیں طرف ہوں۔ (مسئلہ ۵۹۷)

** اگر میت نے وصیت کی ہو کہ فلاں شخص اس کی نماز جنازہ پڑھائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ شخص ولیِ میت سے اجازت لے اور میت کے وارث پر بھی واجب ہے کہ اسے اجازت دے (مسئلہ ۶۰۵)

نماز

واجب نمازیں ۶ ہیں

۱۔ نماز یومیہ (پنجگانہ)
- ۱۔ نماز ظہر ۴ رکعت
- ۲۔ نماز عصر ۴ رکعت
- ۳۔ نماز مغرب ۳ رکعت
- ۴۔ نماز عشاء ۴ رکعت
- ۵۔ نماز صبح ۲ رکعت

۲۔ نماز آیات

۳۔ نماز میت

۴۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز

۵۔ باپ کی قضا نمازیں، جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

۶۔ وہ نماز جو اجارہ، نذر، قسم اور عہد کی وجہ سے واجب ہوئی ہو۔

نمازِ یومیہ کے اوقات

ظہر
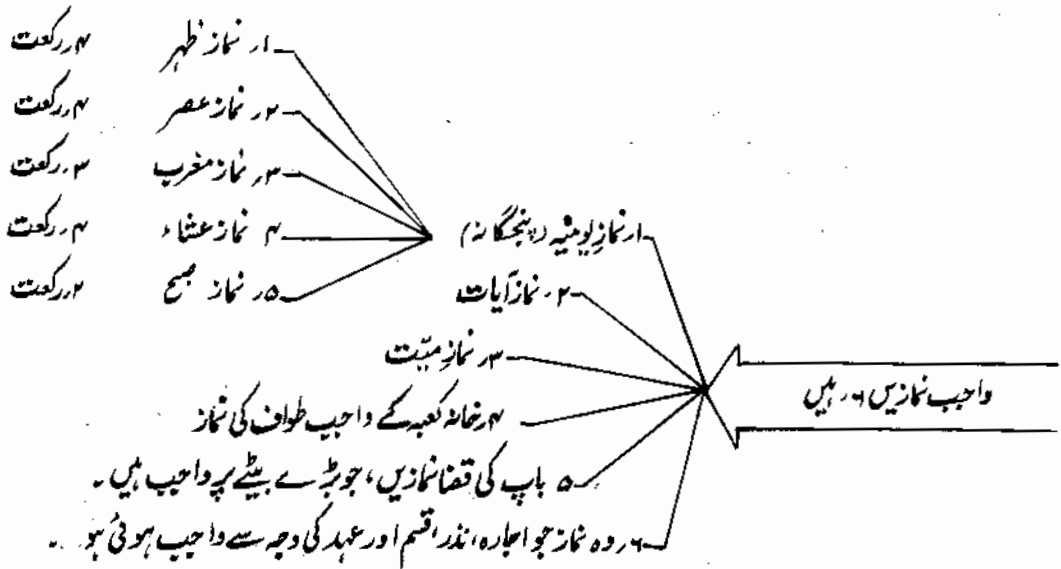
(مخصوص) لکڑی یا اس قسم کی چیز کو سیدھا ہموار زمین میں گاڑ دیا جائے تو جب سورج اس پر پڑے اور اس کا سایہ بہت ہی تھوڑی حد تک پہنچ جائے اور دوبارہ مشرق کی طرف بڑھنا شروع ہو جائے تو وہ زوال (ظہر شرعی) کا وقت ہے اور وقت ظہر سے ہے کہ نماز ظہر کے پڑھ لینے کی مقدار تک نمازِ ظہر کا مخصوص وقت ہے۔ (مسئلہ ۲۹۷ اور ۷۳۱)

(مشترک) نماز ظہر کے مخصوص وقت اور نماز عصر کے مخصوص وقت کے درمیان والا حصہ نمازِ ظہر اور نماز عصر کا مشترک وقت ہے (مسئلہ ۷۳۱)

عصر

(مخصوص) جب مغرب سے اتنا وقت باقی رہ گیا ہو کہ فقط نماز عصر پڑھی جا سکتی ہو۔

(مشترک) ظہر و عصر کے مخصوص اوقات کے درمیان والا حصہ۔

مغرب

(مخصوص) جب مشرقی طرف کی سرخی جو غروب آفتاب کے وقت نمودار ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے تو وہ مغرب کا وقت ہے (مسئلہ ۷۳۵) اور نمازِ مغرب کا مخصوص وقت، ابتدائے مغرب سے اس وقت تک ہے جب مغرب کی تین رکعتوں کے پڑھنے کی مقدار میں وقت باقی ہو، (مسئلہ ۷۳۶)

عشاء

(مخصوص) جب آدھی رات سے اتنا وقت باقی رہ جائے کہ صرف نماز عشاء پڑھی جا سکتی ہو۔

(مشترک) نمازِ مغرب اور نماز عشاء کے مخصوص اوقات کا درمیانی حصہ۔

صبح

اذانِ صبح کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اوپر کی طرف اٹھتی ہے کہ جسے "فجر اوّل" کہتے ہیں جب وہ سفیدی پھیل جائے تو وہ فجر دوم ہے، اور وہی نماز صبح کا اول وقت ہے اور نمازِ صبح کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل رہا ہو۔

(مسئلہ ۷۴۱)

وقتِ نماز کے احکام

۱۔ انسان اس وقت نماز شروع کر سکتا ہے جب اسے یقین ہو جائے کہ وقت ہو چکا ہے یا دو عادل مرد وقت ہو جانے کی اطلاع دیں (مسئلہ ۷۴۲)

* * *

۲۔ انسان کو چاہیئے کہ نمازِ عصر کو نماز ظہر کے بعد اور نماز عشاء کو نماز مغرب کے بعد بجالائے اور اگر عمداً نماز عصر کو نماز ظہر سے پہلے اور نماز عشاء کو نماز مغرب سے پہلے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۷۵۵)

* * *

۳۔ اگر نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ اگر بعض مستحب کام بجالائے تو نماز کا کچھ حصہ وقت ختم ہو جانے کے بعد پڑھا جائے گا تو مستحب کام کو بجا نہ لائے مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے گا تو قنوت نہ پڑھے، (مسئلہ ۷۴۷)

* * *

۴۔ جو شخص صرف ایک رکعت پڑھنے کا وقت رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ ادا کی نیت سے نماز پڑھے البتہ جان بوجھ کر نماز پڑھنے میں اتنی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۷۴۸)

* * *

۵۔ اگر معصیت و نافرمانی کے طور پر یا کسی عذر کی وجہ سے نمازِ مغرب اور نماز عشاء کو آدھی رات تک نہ پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اذانِ صبح سے پہلے تک ادا اور قضا کی نیت کے بغیر بجالائے (مسئلہ ۷۴۰)

* * * *

ضروری نوٹ:۔ جسے شک ہو کہ سورج غروب کر چکا ہے یا نہیں اگر اس وقت تک نماز نہ پڑھ چکا ہو تو اسے چاہیئے کہ "ما فی الذمہ" کی نیت سے نماز پڑھے

قبلہ

قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

۱۔ جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ قبلہ معلوم کرنے کی کوشش کرے یہاں تک کہ یقین کرلے کہ قبلہ کس طرف ہے۔

۲۔ اور دو عادل گواہوں کے کہنے پر جو حسیّ (ظاہری) علامات سے گواہی دے رہے ہوں عمل کرسکتا ہے۔

۳۔ یا اس کے قول پر جو علمی قواعد اور طریقوں سے قبلہ کو پہچانتا ہو اور مورد اطمینان شخص ہو عمل کرے۔

۴۔ اگر ان میں سے کوئی بھی ممکن نہ ہو تو اس گمان پر عمل کرسکتا ہے جو مسلمانوں کی مسجد کے محراب یا ان کی قبروں کی سمتوں سے یا کسی اور ذریعے سے حاصل ہو۔ (مسئلہ ۷۸۲)

قبلہ کے احکام

اگر کسی ذریعے سے بھی قبلہ معلوم نہ کرسکتا ہو یا اس نے کوشش تو کی ہے لیکن اس کا گمان کسی خاص طرف نہ جاتا ہو اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو واجب ہے کہ چار نمازیں چاروں طرف منہ کرکے پڑھے اور اگر چار نمازیں پڑھنے کا وقت نہیں ہے تو جتنی مقدار میں وقت ہو اتنی نمازیں پڑھے۔ (مسئلہ ۷۸۴)

اگر کسی کو یقین یا گمان ہو کہ قبلہ ان دو طرفوں میں سے کسی ایک طرف ہے تو ضروری ہے کہ دونوں طرف نماز پڑھے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ گمان کی صورت میں چاروں طرف نماز پڑھے (مسئلہ ۷۸۵)

روبہ قبلہ ہونے کا طریقہ

۱۔ کھڑے ہوئے: اس طرح کھڑا ہونا چاہیئے کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ شخص روبہ قبلہ کھڑا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کے گھٹنے اور پاؤں

کے انگوٹھے بھی قبلہ کی طرف ہوں۔ (مسئلہ ۷۷۷)

روبہ قبلہ ہونے کا طریقہ

۲۔ بیٹھ کر: اگر صحیح طور پر نہ بیٹھ سکتا ہو بلکہ بیٹھنے کی حالت میں پاؤں کے تلوے زمین پر رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ نماز کے وقت اپنا چہرہ، سینہ اور شکم روبہ قبلہ رکھے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کی پنڈلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں۔ (مسئلہ ۷۷۸)

۳۔ لیٹے ہوئے:

۱۔ داہنی کروٹ اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا سامنے کا حصہ قبلہ رُخ ہو۔

۲۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بائیں کروٹ اس طرح لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ رُخ ہو۔

۳۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو اس طرح چت لیٹے کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہوں (مسئلہ ۷۷۹)

نوٹ: کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے کے متعلق "قیام" کے مسائل میں تفصیلی ذکر کیا جا چکا ہے (مسئلہ ۹۶۹ سے مسئلہ ۹۷۲ تک)

مستحب نماز کو راستہ چلتے ہوئے اور سواری پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اور اگر مستحب نماز کو ان دو حالتوں میں پڑھ رہا ہو تو ضروری نہیں ہے کہ قبلہ رخ ہو۔ (مسئلہ ۷۸۱)

نمازی کا لباس

نمازی کے لباس کی شرائط

۱۔ پاک ہو
۲۔ مباح ہو (غصبی نہ ہو)
۳۔ مُردار کے اجزا سے نہ بنایا گیا ہو،
۴۔ ایسے حیوان سے نہ بنایا گیا ہو جس کا گوشت حرام ہے۔
۵۔ اگر نمازی مرد ہو تو اس کا لباس خالص ریشمی اور سونے کی تاروں سے بنا ہوا نہ ہو،
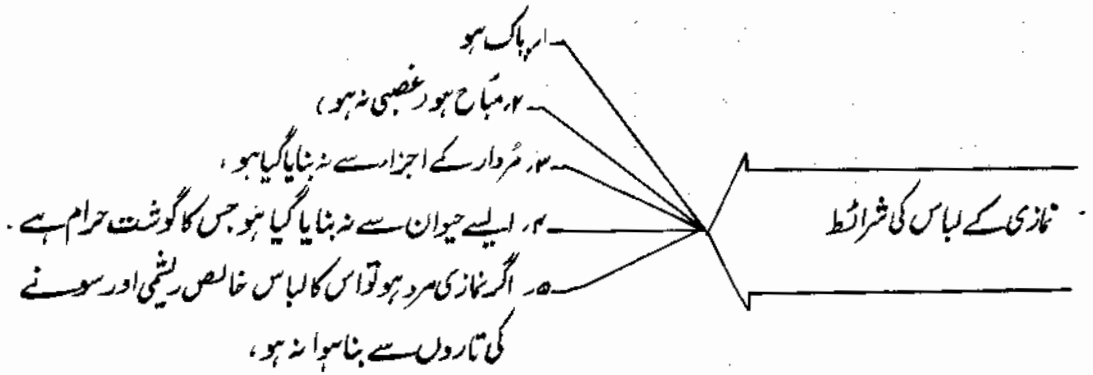
(مسئلہ ۷۹۸)

لباس اور بدن کے پاک ہونے کے احکام

	لباس اور بدن	نماز کا حکم
۱۔	اگر کوئی شخص عمداً نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے (مسئلہ ۷۹۹)	اس کی نماز باطل ہے۔
۲۔	جو شخص نہ جانتا ہو کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز باطل ہے اور پڑھ لے۔ (مسئلہ ۸۰۰)	اس کی نماز باطل ہے۔
۳۔	اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اسے کسی نجس چیز کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ نجس ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ (مسئلہ ۸۰۱)	اس کی نماز باطل ہے۔
۴۔	اگر بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا اور نماز پڑھتے ہوئے یا اس کے بعد اسے یاد آئے تو اسے چاہیئے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو اس نماز کی قضا بجالائے (۸۰۳)	اس کی نماز باطل ہے۔

۵۔	اگر اسے معلوم نہ ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ نجس تھا تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وقت باقی ہو تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے، (مسئلہ ۸۰۲)	اس کی نماز صحیح ہے۔
۶۔	جسے شک ہو کہ اس کا بدن یا لباس پاک ہے یا نجس اور وہ نماز پڑھ لے اور نماز پڑھنے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کا لباس یا بدن نجس تھا تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے (مسئلہ ۸۰۷)	اس کی نماز صحیح ہے۔
۷۔	اگر لباس کو دھوتے اور اسے یقین ہو جائے کہ پاک ہو گیا ہے اور اس کے بعد نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ پاک نہیں ہوا تھا تو جو نماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔ (مسئلہ ۸۰۸)	اس کی نماز صحیح ہے۔

نمازی کے لباس کے احکام

۱۔ نمازی کا لباس مباح ہونا چاہیئے (غصبی نہ ہو) اور جو شخص یہ جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے اگر عمداً غصبی لباس میں یا ایسے لباس میں جس کے دھاگے یا بٹن وغیرہ غصبی ہوں نماز پڑھے تو احتیاط واجب ہے کہ اس نماز کو دوبارہ غیر غصبی لباس کے ساتھ بجا لائے۔ (مسئلہ ۸۱۵)

۲۔ اگر ایسی رقم سے لباس خریدے جس کا خمس یا زکات نہ دی ہو اس لباس میں نماز باطل ہے (البتہ احتیاط واجب کے طور پر) اسی طرح اگر کپڑا ادھار پر لے اور معاملہ کرتے وقت یہ ارادہ رکھتا ہو کہ اس رقم سے یہ قرض ادا کرے گا جس کا خمس یا زکات ادا نہیں کی ہے تو بھی احتیاط واجب کے طور پر اس کی نماز باطل ہے۔ (مسئلہ ۸۲۰)

۳۔ نمازی کا لباس، حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو اور اگر ایسے جانور کا ایک بال بھی نمازی کے ساتھ ہو تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۸۲۴)
نوٹ: اس مسئلے کی روشنی میں، اگر بلی کے بال نمازی کے بدن اور لباس میں ہوں تو اس کی نماز باطل ہے (کیونکہ بلی کا گوشت بھی حرام ہے۔

۴۔ اگر حلال گوشت جانور کے مردار کی کوئی چیز مثلاً بال یا پشم کہ جن میں روح نہیں ہے نمازی کے ساتھ ہو یا اس کے لباس کے ساتھ نماز پڑھے

جوان چیزوں سے بنا ہوا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۸۲۳)

۵۔ اگر کسی کو شک ہو کہ یہ لباس حلال گوشت جانور سے بنا ہوا ہے یا حرام گوشت جانور سے، خواہ اندرون ملک تیار کیا گیا ہو یا بیرون ملک سے بن کر آیا ہو اس لباس میں نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۸۲۷)

۶۔ سونے سے زینت کرنا (مثلاً سونے کی زنجیر گلے میں لٹکانا اور سونے کی انگوٹھی پہننا اور سونے کی گھڑی کلائی پہ باندھنا)

برائے

مرد

حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز باطل ہے اور احتیاط واجب ہے کہ سونے کی عینک لگانے سے بھی اجتناب کرے۔

عورت

خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں کوئی حرج نہیں۔

۵ موارد ایسے ہیں کہ اگر نمازی کا لباس یا بدن پاک نہ ہو تب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

فقط نمازی کا لباس نجس ہو (۲ صورتیں)

۱۔ اس کا چھوٹا لباس مثلاً جوراب اور رومال نجس ہو۔

۲۔ اس عورت کا لباس نجس ہو چکا ہو جو کسی بچے کی پرورش کرتی ہے۔

نمازی کا بدن یا لباس نجس ہو (۳ صورتیں)

۱۔ اس زخم یا پھوڑے کی وجہ سے جو اس کے بدن میں ہے لباس یا اس کا بدن خون آلود ہو جائے۔

۲۔ اس کا بدن یا لباس ایک درہم سے کم مقدار خون آلود ہو جو تقریباً ایک اشرفی کے برابر ہوتا ہے۔

۳۔ نجس بدن یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پہ مجبور ہو۔

(مسئلہ ۸۴۸)

انس بدن یا لباس کے بعض احکام جو خون وغیرہ سے نجس ہو چکا ہو۔

۱۔ اگر انسان کے بدن یا حلال گوشت حیوان کا خون اگرچہ بدن اور لباس کے کئی مقامات پہ لگا ہو تو اگر مجموعی طور پہ ایک درہم کی مقدار کے برابر ہو تو اس میں نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں۔
(مسئلہ ۸۵۵)

۲۔ اگر بدن یا لباس پہ خون نہ لگے بلکہ خون سے مس ہونے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو جتنا حصہ نجس ہوا ہے خواہ وہ ایک درہم کی مقدار سے کم بھی ہو اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔
(مسئلہ ۸۵۹)

۳۔ اگر خون ایسے لباس پہ لگے کہ جس میں استر ہو اور خون استر تک پہنچ جائے یا خود استر پہ لگے اور لباس کے باہر والی طرف تک پہنچ جائے تو ہر ایک کو علیحدہ شمار کیا جائے گا۔ لہٰذا اگر لباس اور استر کا خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہو تو نماز صحیح ہے۔
(مسئلہ ۸۵۷)

۴۔ اگر نمازی کے چھوٹے کپڑے مثلاً رومال اور جراب کہ جن سے شرمگاہ کو نہیں چھپایا جا سکتا نجس ہوں تو اگر وہ کپڑے مردار اور حرام گوشت حیوان سے نہ بنائے گئے ہوں تو ان کے ساتھ نماز صحیح ہے اور اگر انگوٹھی نجس ہو تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۸۶۱)

۵۔ اگر نمازی کے بدن یا لباس میں زخم یا پھوڑے کا خون لگا ہوا ہو تو اگر اس طرح ہے کہ بدن یا لباس کا پاک کرنا یا تبدیل کرنا عام لوگوں کے لئے یا بالخصوص اسی شخص کے لئے مشکل ہے تو جب تک یہ زخم جراحت یا پھوڑا درست نہ ہو جائے اس وقت تک اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور اسی طرح وہ پیپ جو خون کے ساتھ باہر آتی ہے یا وہ دوائی جو زخم کے اوپر لگی ہے نجس ہو گئی ہو اور وہ نمازی کے بدن یا لباس پر لگ جائے تو

تو اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے (مسئلہ ۸۴۹)

نمازی کی جگہ

نمازی کی جگہ کی ۵ شرطیں ہیں۔

۱۔ مباح ہو (غصبی نہ ہو)
۲۔ متحرک نہ ہو۔
۳۔ اس کی چھت اتنی اونچی ہو کہ سیدھا کھڑا ہو سکتا ہو۔
۴۔ اگر نجس ہو تو ایسی تر نہ ہو کہ اس کی رطوبت نمازی کے بدن یا لباس پر لگ جائے۔
۵۔ نمازی کی پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں کی جگہ سے ملی ہوئی چار انگلیوں سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں سے بھی اس مقدار سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو۔

***

وہ مقامات جہاں مکان کے غصبی ہونے کی وجہ سے نماز باطل ہے۔

۱۔ ایسی جگہ میں کہ جس کی منفعت کسی اور کی ملکیت ہو اگر منفعت کے مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھی جائے مثلاً ایسے مکان میں جو کرایہ پر ہو اس میں مکان کا مالک یا کوئی دوسرا شخص کرایہ دار کی اجازت کے بغیر نماز پڑھے تو باطل ہو گی۔
۲۔ ایسی جگہ میں کہ جس میں کسی دوسرے کا حق بھی ہو مثلاً اگر میت وصیت کر جائے کہ اس کے مال کے تیسرے حصے کو فلاں کام پر صرف کیا جائے جب تک تیسرا حصہ جدا نہ کیا جائے تو اس جگہ پر نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ (مسئلہ ۸۶۷)
۳۔ جو شخص مسجد میں بیٹھا ہوا ہے اگر کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ کو غصب

کرے اور وہاں نماز پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس نماز کو کسی دوسری جگہ دوبارہ ادا کرے۔ (مسئلہ ۸۶۷)

۴۔ اگر اُسے معلوم ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے لیکن نہ جانتا ہو کہ غصبی جگہ پہ نماز پڑھنا باطل ہے اور وہاں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (مسئلہ ۸۷۰)

۵۔ جو شخص کسی مکان میں دوسرے کا شریک ہے اگر اس کا حصہ الگ نہ ہو چکا ہو تو اس شریک کی اجازت کے بغیر اس مکان میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا اور نہ ہی نماز پڑھ سکتا ہے (مسئلہ ۸۷۴)

۶۔ میت کی اس مملوکہ جگہ میں جس کا خمس یا زکوٰۃ میت نے ادا کرنا تھا کوئی تصرف کرنا حرام ہے اور اس میں نماز باطل ہے۔ مگر یہ کہ میت کا قرضہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں (مسئلہ ۸۷۵)

۷۔ وہ وسیع زمین جو گاؤں سے دور ہو اور جانوروں کی چراگاہ بن چکی ہو اگرچہ اس کے مالک راضی نہ ہوں تاہم وہاں نماز پڑھنے، بیٹھنے اور سونے میں کوئی حرج نہیں اور وہ زرعی زمین جو گاؤں کے نزدیک ہوں اور ان کے گرد چار دیواری ہی نہ ہو اگرچہ ان کے مالکوں میں بچے اور دیوانے ہوں لیکن ان میں نماز پڑھنا راستہ عبور کرنا اور چھوٹے چھوٹے تصرفات کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگرچہ مالکوں میں کوئی ایک بھی ناراض ہو یعنی اُن میں تصرف کرنے کی اجازت نہ دے تو اس میں تصرف کرنا حرام اور نماز باطل ہے۔

نماز پڑھنے کی جگہ کے احکام

۱۔ نماز پڑھنے کی جگہ متحرک نہ ہو اور اگر وقت کے تنگ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کی بنا پر ایسی جگہ نماز پڑھے جو متحرک ہو جیسے موٹر کار، کشتی اور ٹرین تو جس قدر ممکن ہو حرکت کی حالت میں کوئی چیز نہ پڑھے اور اگر وہ سواری قبلہ سے دوسری طرف حرکت کرے تو نمازی کو چاہیئے کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کرے۔ (مسئلہ ۸۸۰)

۲۔ بس، کشتی اور گاڑی وغیرہ میں جبکہ وہ کھڑی ہو نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۸۸۱)

۳۔ گندم، جو اور اس قسم کی چیزوں کی ڈھیریوں پہ جو ہمیشہ متحرک رہتی ہیں نماز پڑھنا باطل ہے۔ (مسئلہ ۸۸۲)

۴۔ وہ جگہ جہاں ٹھہرنا حرام ہو مثلاً ایسی چھت کے نیچے جو گرنے والی ہو وہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے لیکن اگر کوئی شخص نماز پڑھے تو باطل نہیں ہے اور اسی طرح وہ چیزیں کہ جس پر کھڑا ہونا یا بیٹھنا حرام ہے مثلاً وہ فرش جس پہ اللہ کا نام لکھا ہو وہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے لیکن اگر پڑھے تو صحیح ہے (مسئلہ ۸۸۳)

۵۔ وہ جگہ جہاں پیشانی رکھنی ہو (سجدہ گاہ) اگر نجس ہو جائے اگرچہ خشک ہے نماز باطل ہے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے کی پوری جگہ پاک ہو اور کوئی حصہ نجس نہ ہو۔

۶۔ نامحرم مرد اور عورت کا خلوت کی جگہ پر ہونا مکروہ ہے اور اس کے ترک کرنے میں شدید احتیاط ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ لیکن اگر پڑھے تو نماز باطل نہیں ہے (مسئلہ ۸۸۹)

نوٹ:۔ چونکہ اس درس کے مسائل نسبتاً کم ہیں لہذا اگر وقت کی گنجائش ہو تو استاد محترم پچھلے درس کے مسائل کو دہرا کر وضاحت کر دیں۔

مسجد کے احکام

۱۔ مسجد کی زمین، چھت اور دیوار کے اندرونی حصّے کو نجس کرنا حرام ہے اور جسے معلوم ہو جائے کہ مسجد کا کوئی حصّہ نجس ہو گیا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ فوراً اس کی نجاست کو دور کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کا بیرونی حصہ بھی نجس نہ کریں اور اگر نجس ہو جائے تو نجاست کو دور کریں مگر یہ کہ وقف کرنے والے نے اس حصے کو مسجد کا جزو (حصہ) قرار نہ دیا ہو۔ (مسئلہ ۹۰۰)

***

۲۔ اگر نمازی دیکھے کہ مسجد نجس ہے تو اسے چاہیئے کہ پہلے مسجد کو پاک کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے لیکن اگر وہ پہلے نماز پڑھ لے تو وہ گنہگار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۷۵۴)

***

۳۔ اگر مسجد غصب کر کے اس جگہ مکان وغیرہ بنا لیں اور اب اسے مسجد نہ کہا جاتا ہو تو پھر بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے نجس کرنا حرام اور اگر نجس ہو جائے اسے پاک کرنا واجب ہے۔ (مسئلہ ۹۰۳)

***

۴۔ اگر مسجد کی چٹائی نجس ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے دھولیں (پاک کر لیں) لیکن اگر دھونے کی وجہ سے اس کے خراب ہونے کا خطرہ ہو اور نجس ٹکڑے کو کاٹنا بہتر ہو تو اسے کاٹ دینا چاہیئے۔ اور وہ شخص کاٹے جس نے اسے نجس کیا تھا۔ تو اسے ہی چاہیئے کہ وہ اس کو درست کرے۔

(مسئلہ ۹۰۵)

***

۵۔ عین نجاست مثلاً خون کا مسجد کے اندر لے جانا جبکہ مسجد کی بے حرمتی کا سبب بنے حرام ہے اور اسی طرح اس چیز کا مسجد میں لے جانا جو نجس ہو گئی ہو اگر مسجد کی بے احترامی کا موجب ہو تو حرام ہے۔

۶۔ اگر مسجد گر بھی جائے تب بھی اسے بیچا نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی کی ملکیت میں یا سڑک میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ (مسئلہ ۹۰۹)

***

۷۔ مسجد کے دروازے، کھڑکیاں اور دوسری چیزوں کو بیچنا حرام ہے اور اگر مسجد گر جائے تو ان چیزوں کو اسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کیا جائے۔ اور اگر وہ چیزیں اس مسجد میں کام نہ آئیں تو دوسری مسجد میں صرف کریں لیکن اگر کسی مسجد کے کام نہ آسکتی ہوں تو انہیں بیچ کر اگر ممکن ہو تو اسی مسجد کی تعمیر پر خرچ کر دیا جائے۔ ورنہ کسی اور مسجد کی تعمیر پر صرف کریں۔ (مسئلہ ۹۱۰)

***

۸۔ جان دار چیزوں کی تصویریں (جیسے انسان اور دیگر حیوانات) مسجد میں نقش نہیں کرنی چاہیئے اور غیر جان دار چیزوں مثلاً پھول بوٹے وغیرہ کی نقاشی کرنا مکروہ ہے۔ (مسئلہ ۹۰۸)

***

(استفتاء) اگر پاؤں پر پسینہ آیا ہوا ہو اور اسی حالت میں مسجد میں جائیں جس سے مسجد کا فرش گندہ ہو جائے۔ اور پسینے کی بو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے تو کیا حکم ہے۔؟

ج: اگر مسجد کا فرش گندہ ہوتا ہو اور مؤمنین کو اذیت اور تکلیف پہنچے تو (اس حالت کے ساتھ مسجد میں جانے سے) پرہیز کرنا چاہیئے۔ امام خمینی۔

نماز

ہر مرد اور عورت کے لئے مستحب ہے کہ نماز پنجگانہ سے پہلے اذان اور اقامت کہیں۔ (۱) مسئلہ ۹۱۶)

اذان

اللہ اکبر	۴ مرتبہ
اشھد ان لا الہ الا اللہ	۲ مرتبہ
اشھد ان محمد رسول اللہ	۲ مرتبہ
اشھد ان علیا ولی اللہ	۲ مرتبہ
حی علی الصلوٰۃ	۲ مرتبہ
حی علی الفلاح	۲ مرتبہ
حی علیٰ خیر العمل	۲ مرتبہ
اللہ اکبر	۲ مرتبہ
لا الہ الا اللہ	۲ مرتبہ

اقامت

اللہ اکبر	۲ مرتبہ
اشھد ان لا الہ الا اللہ	۲ مرتبہ
اشھد ان محمد رسول اللہ	۲ مرتبہ
اشھد ان علیا ولی اللہ	۲ مرتبہ
حی علی الصلوٰۃ	۲ مرتبہ
حی علی الفلاح	۲ مرتبہ
حی علیٰ خیر العمل	۲ مرتبہ
قد قامت الصلوٰۃ	۲ مرتبہ

اللہ اکبر ۲ مرتبہ

لا الہ الا اللہ ۱ مرتبہ

واجبات نماز ۱۱ ہیں

۱۔ نیت
۲۔ قیام
۳۔ تکبیرۃ الاحرام
۴۔ رکوع
۵۔ سجود
۶۔ قرائت
۷۔ ذکر
۸۔ تشہد
۹۔ سلام
۱۰۔ ترتیب
۱۱۔ موالات
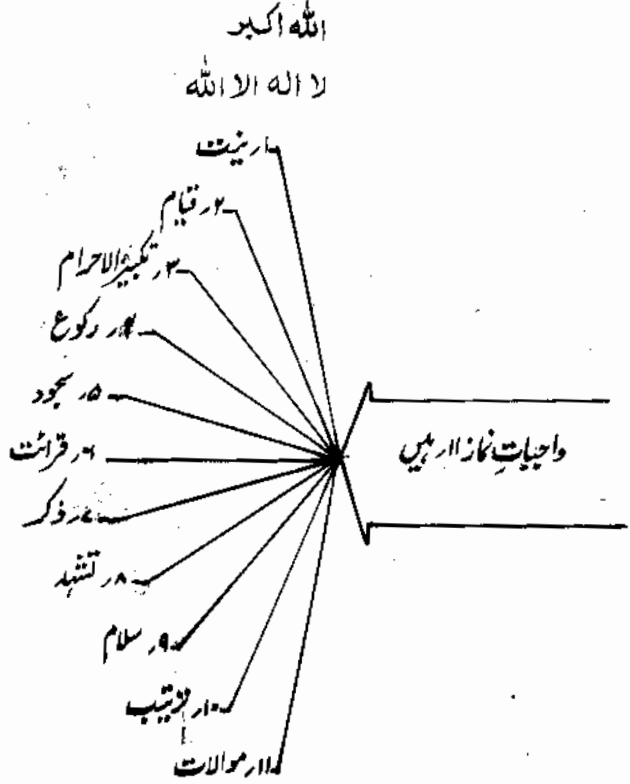
۱۔ اذان واقامت اگرچہ مستحب ہیں لیکن نماز کی اہمیت کے پیش نظر انہیں ذکر کیا گیا ہے۔
۲،۳۔ اشہد ان علیؑ ولی اللہ اذان واقامت کا جزو نہیں ہے۔ لیکن اشہد ان محمد رسول اللہ کے بعد قصد قربت کے ساتھ کہا جائے۔ (مسئلہ ۹۱۹)

واجبات نماز کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ رکن: وہ واجب افعال کہ اگر انسان انہیں بجالائے یا نماز میں ان کا اضافہ کرے خواہ عمداً یا غلطی سے، تو نماز باطل ہے۔
۲۔ غیر رکن: اگر عمداً ان میں کمی یا اضافہ کرے تو نماز باطل ہو گی لیکن اگر بھول کر یا غلطی سے کمی یا زیادتی ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہو گی۔

نماز کے ارکان ۵ ہیں

۱۔ نیت
۲۔ تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہنا
۳۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت قیام اور قیام متصل بر کوع یعنی رکوع سے پہلے کھڑا ہونا۔
۴۔ رکوع
۵۔ دو سجدے (مسئلہ ۹۴۲)

۱۔ نیت

نیت کی قسمیں

صحیح

۱۔ قصد قربت کے ساتھ: انسان کو چاہیئے کہ قربت کی نیت سے نماز پڑھے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کے لئے، اور یہ ضروری نہیں کہ نیت دل میں گزارے یا اس کے الفاظ زبان پہ لائے مثلاً یہ کہے کہ چار رکعت نماز ظہر بجالاتا ہوں قربۃً الی اللہ (مسئلہ ۹۴۳)
۲۔ نماز کے شروع سے آخر تک اپنی نیت پہ باقی رہے (مسئلہ ۹۴۵)

غلط

۱۔ اگر انسان نماز میں اتنا غافل ہو جائے کہ اگر اس سے پوچھیں کہ کیا کر رہے ہو تو اسے معلوم نہ ہو کہ کیا جواب دے تو نماز باطل ہے (مسئلہ ۹۴۵)
۲۔ اگر نماز ظہر یا عصر میں نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں لیکن معین نہ کرے کہ ظہر کی نماز ہے یا عصر کی تو نماز باطل ہے (مسئلہ ۹۴۴)
۳۔ ریاکاری کرے:
۱۔ صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے۔
۲۔ خدا اور لوگ دونوں اس کی نظر میں ہوں (مسئلہ ۹۴۶)
۳۔ نماز کا کچھ حصہ غیر خدا کے لئے بجالائے خواہ واجب کام ہو جیسے الحمد اور سورہ پڑھنا یا مستحب جیسے قنوت
۴۔ ساری نماز خدا کیلئے بجالائے لیکن لوگوں کو دکھانے کیلئے کسی مخصوص جگہ مثلاً مسجد میں یا مخصوص وقت مثلاً اول وقت میں یا مخصوص طریقے پر مثلاً جماعت کے ساتھ نماز پڑھے (مسئلہ ۹۴۷)

۲۔ تکبیرۃ الاحرام

تکبیرۃ الاحرام کے صحیح ہونے کی شرائط

۱۔ اللہ کے حروف اور اکبر کے حروف اور اللہ اکبر دونوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہے

۲۔ صحیح طور پر عربی زبان میں کہنے چاہئیں (مسئلہ ۹۴۸)

۳۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کی تکبیرۃ الاحرام کو اس چیز سے نہ ملائے جو تکبیرۃ الاحرام سے پہلے پڑھی جاتی ہے مثلاً اقامت (مسئلہ ۹۴۹)

۴۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن ساکن ہو (مسئلہ ۹۵۱)

نوٹ:۔ اگر انسان چاہے کہ اللہ اکبر کو اس چیز سے ملا دے جو اس کے بعد پڑھنا چاہتا ہے جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ تو "اکبر" کی "ر" کو پیش دے دے (مسئلہ ۹۵۰)

۳۔ قیام

قیام کی دو قسمیں ہیں

رکن:
- تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت قیام
- رکوع سے پہلے قیام کہ جسے قیام متصل بہ رکوع کہتے ہیں۔

غیر رکن:
- الحمد اور سورہ پڑھتے وقت قیام
- رکوع کے بعد قیام

(مسئلہ ۹۵۸)

واجبات قیام

۱۔ واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہنے سے پہلے اور اس کے بعد تھوڑی دیر کھڑا ہو تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیر کہی ہے۔ (۹۵۹)

۲۔ جب تک کھڑا ہے بدن کو حرکت نہ دے

۳۔ کسی طرف نہ جھکے

۴۔ کسی چیز پر سہارا لگا کر نہ کھڑا ہو لیکن اگر مجبوری ہو یا رکوع کے لئے جھکتے وقت پاؤں کو ہلائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۹۶۱)

۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ قیام کی حالت میں دونوں پاؤں زمین پر ہوں۔ (مسئلہ ۹۶۳)

۶۔ دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو جو شخص سیدھا کھڑا ہو سکتا ہو اگر اپنے دونوں پاؤں کو اتنا پھیلا کر کھڑا ہو جو معمول کے مطابق نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۹۶۴)

مستحب ہے کہ دونوں پاؤں کے درمیان تین کھلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک فاصلہ رکھیں (اگر مرد ہو) اور اگر عورت ہو تو پاؤں کو ملا کر رکھے (مسئلہ ۹۷۷) ۵۔ اگر حالت حرکت میں کوئی ذکر پڑھے مثلاً رکوع میں جاتے وقت یا سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہے اگر اسے اس ذکر کی نیت سے پڑھے جس کا حکم نماز میں دیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ احتیاطاً نماز کو دوبارہ پڑھے لیکن اگر اس قصد سے نہ کہے بلکہ صرف "ذکر" کے ارادہ سے پڑھے تو صحیح ہے۔ (مسئلہ ۹۷۶)

۴۔ رکوع

رکوع کے احکام

رکوع

۱۔ واجب ہے کہ اس قدر جھکے کہ اپنے ہاتھ زانو پر رکھ سکے (مسئلہ ۱۰۲۲) اگر رکوع کی مقدار تک خم ہو لیکن اپنے ہاتھ زانو پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۰۲۳)

۲۔ جو شخص بیٹھ کر رکوع کر رہا ہو اسے چاہیئے کہ اس قدر جھکے کہ اس کا چہرہ اس کے زانو کے مدمقابل ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا چہرہ سجدہ کی جگہ کے قریب تک پہنچ جائے۔ (مسئلہ ۱۰۲۷)

ذکرِ رکوع

۱۔ انسان، رکوع کی حالت میں جو ذکر پڑھے کافی ہے البتہ احتیاط واجب ہے کہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم و بحمدہ" سے کم نہ پڑھے۔

۲۔ رکوع میں واجب ذکر پڑھتے ہوئے بدن کو آرام و سکون کے ساتھ رکھنا چاہیئے اور مستحب ذکر میں بھی اگر اسے اس قصد سے پڑھے کہ جو رکوع میں حکم دیا گیا ہے۔ تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ بدن کو حرکت نہیں دینی چاہیئے (مسئلہ ۱۰۳۰)

۳۔ اگر رکوع کی مقدار تک جھکنے اور بدن کے ساکن ہونے سے پہلے عمداً ذکرِ رکوع کرے تو نماز باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۰۳۲)

۵۔ سجود

سجدے کے احکام

سجود

۱۔ سجدہ کا مطلب یہ ہے کہ پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے۔ (مسئلہ ۱۰۴۵)

۲۔ اگر ذکرِ سجدہ کہتے وقت سات اعضاء میں کسی ایک عضو کو عمداً زمین سے اٹھالے تو نماز باطل ہے لیکن جب ذکر میں مشغول نہیں اور پیشانی کے علاوہ کسی دوسرے عضو کو زمین سے اٹھا کر دوبارہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۰۵۲)

ذکر سجود

۱۔ سجدہ کی حالت میں جو ذکر پڑھے کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ ذکر کی مقدار تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ سے کم نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۰۴۹)

۲۔ پہلے سجدے کے ختم ہونے کے بعد بیٹھ جائے یہاں تک کہ اس کا بدن ساکن ہو جائے اور اس کے بعد دوبارہ سجدہ کرے (مسئلہ ۱۰۵۶)

۳۔ پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہونی چاہیئے پس اگر سجدہ گاہ اتنی میلی ہو کہ پیشانی سجدہ گاہ تک نہ پہنچ سکے تو سجدہ باطل ہے لیکن اگر صرف سجدہ گاہ کا رنگ تبدیل ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۰۶۰)

نوٹ: رکوع اور سجدے کے بعض مسائل مشترکہ اور ایک جیسے ہیں۔

۶ اور ۷۔ قرأت اور ذکر

قرأت اور ذکر کے احکام

پہلی اور دوسری رکعت

۱۔ پنجگانہ واجب نمازوں میں پہلے "الحمد" اور اس کے بعد کوئی ایک مکمل سورہ پڑھنا چاہیئے (مسئلہ ۹۷۹)

*** مستحبی نمازوں میں "الحمد" کا پڑھنا واجب اور نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے البتہ سورہ کا پڑھنا واجب نہیں ہے اگرچہ نذر وغیرہ کی وجہ سے واجب ہوگیا ہو۔ (تحریر الوسیلہ جلد ۱ مسئلہ ۲ ص ۱۶۵)

۲۔ ہر مرد پر واجب ہے کہ الحمد اور سورہ کو صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بلند آواز سے پڑھے اور مرد و عورت دونوں پر واجب ہے کہ نماز ظہر و عصر میں الحمد اور سورہ کو آہستہ پڑھیں۔ (مسئلہ ۹۹۲)

۳۔ جہاں نماز کو بلند آواز سے پڑھنا ہے اگر عمداً آہستہ پڑھے تو نماز باطل ہے۔ اسی طرح اگر آہستہ پڑھنے کی جگہ عمداً بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کرے تو صحیح ہے۔ (مسئلہ ۹۹۵)

تیسری اور چوتھی رکعت

۱۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں ایک مرتبہ سورہ الحمد یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) پڑھ سکتا ہے اور اگر ایک مرتبہ بھی تسبیحات اربعہ کہے تو کافی ہے اور ایک رکعت میں الحمد اور دوسری رکعت میں تسبیحات اربعہ بھی پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات پڑھے۔ (مسئلہ ۱۰۰۵)

۲۔ اگر وقت تنگ ہو تو تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ کہنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۰۰۶)

۳۔ ہر مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ الحمد یا تسبیحات اربعہ کو آہستہ پڑھے (مسئلہ ۱۰۰۷)

نوٹ:۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ اس درس کے اختتام پر سورہ الحمد اور دوسری کوئی سورہ اور نماز کے دیگر ذکر وضاحت کے ساتھ شاگردوں سے پوچھیں اور ان کی غلطیوں اور اشتباہات کی تصحیح کریں۔

۸۔ تشہد

تمام واجب نمازوں کی دوسری اور نماز مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشاء کی نمازوں کی چوتھی رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جانے کے بعد سکون کی حالت میں تشہد پڑھنا چاہیئے اور وہ یہ ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ اللھم صل علی محمد و آل محمد

***

(مسئلہ ۱۱۰۰)

۹۔ سلام

مستحب ہے کہ ہر نماز کی آخری رکعت کے تشہد کے بعد بیٹھے ہوئے سکون کی حالت میں یہ کہنا چاہیئے۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس کے بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا" السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۱۰۵)

***

۱۰۔ ترتیب

اگر عمداً، نماز کی ترتیب کو بدل دے مثلاً کسی سورہ کو الحمد سے پہلے پڑھ لے یا سجدے کو رکوع سے پہلے بجالائے تو نماز باطل ہے (مسئلہ ۱۱۰۸)

***

۱۱۔ موالات

نماز کو موالات کے ساتھ پڑھنا چاہیئے یعنی نماز کے افعال مثلاً رکوع، سجود اور تشہد کو یکے بعد دیگرے دپے درپے بجالانا چاہیئے اور جو چیزیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں انہیں معمول کے مطابق پے درپے پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا ہو جائے کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ یہ شخص نماز پڑھ رہا ہے۔ تو اس کی نماز باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۱۱۴)

مستحبات

۱۔ تمام واجب و مستحب نمازوں میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

۲ر مستحب ہے کہ انسان ہر نماز کے بعد تھوڑی دیر تک تعقیب (دعا) پڑھے، البتہ تمام تعقیبات سے زیادہ حضرت فاطمۃ الزھرا علیہا السلام کی تسبیح کی تاکید کی گئی ہے۔

۳ر جب بھی انسان حضرت رسول اکرمؐ کا اسم گرامی محمدؐ، یا لقب مصطفیٰ یا کینت ابوالقاسم، خود کہے یا سُنے تو مستحب ہے کہ صلوات پڑھے خواہ نماز کی حالت میں کیوں نہ ہو۔

کن چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟

۱ر زمین اور زمین سے اُگنے والی وہ چیزیں جو کھائی نہ جاتی ہوں جیسے لکڑی اور درخت کے پتے ان پر سجدہ کرنا چاہیئے (مسئلہ ۱۰۷۶)

۲ر زمین سے اُگنے والی وہ چیزیں جو حیوانات کی خوراک ہوں جیسے گھاس اور بھوسا۔ (مسئلہ ۱۰۷۸)

۳ر ایسے پھول جو کھائے نہ جاتے ہوں۔ (مسئلہ ۱۰۷۹).

۴ر چونے کا پتھر

۵ر گچ کے پتھر

۶ر گچ

۷ر پکا ہوا چونا

۸ر اینٹ

۹ر مٹی کے لوٹے اور اس جیسی دیگر اشیاء (مسئلہ ۱۰۸۳)

۱۰ر ایسی خاک یا ڈھیلی مٹی جس پر پیشانی نہ ٹھہرتی ہو۔ لیکن اگر کچھ نیچے دب جانے کے بعد ٹھہر جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (مسئلہ ۱۰۸۵)

۱۱ر اگر کاغذ ایسی چیز سے بنا ہوا ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے جیسے گھاس اور بھوسا تو اس پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور روئی وغیرہ سے بنے ہوئے کاغذ پر بھی سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(مسئلہ ۱۰۸۲)

کن چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح نہیں

۱۔ کھائی جانے والی چیزوں پر
۲۔ پہنی جانے والی چیزوں پر
۳۔ معدنیات پر (جیسے سونا، چاندی، عقیق، فیروزہ) (مسئلہ ۱۰۷۶)
۴۔ انگور کے درخت کے پتے، اگر تازہ ہوں (احتیاط واجب کے طور پر) (مسئلہ ۱۰۷۷)
۵۔ ایسی جڑی بوٹیاں جو دوا کے طور پر کھائی جاتی ہوں اور زمین سے اُگتی ہوں۔ (جیسے بنفشہ، گل گاؤزبان) (مسئلہ ۱۰۷۹)
۶۔ ایسی گھاس جو بعض شہروں میں کھائی جاتی ہیں اور بعض شہروں میں نہیں کھائی جاتیں۔
۷۔ ناپختہ اور کچے میوے پر، البتہ تمباکو پر سجدہ کرنا جائز ہے (مسئلہ ۱۰۸۰)

سجدہ کرنے کے لئے سب سے بہتر خاک شفا (تربت امام حسین علیہ السلام) ہے، اگر وہ نہ ہو تو مٹی، اگر مٹی نہ ہو تو پتھر اور اگر پتھر نہ ہو تو گھاس بہتر ہے۔ (مسئلہ ۱۰۸۲)

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا، تمام زمینوں سے افضل تربت امام حسین علیہ السلام ہے بتحقیق خاک شفا پہ سجدہ کرنا سات پردوں کو چاک کر دیتا ہے۔ (جواہر الکلام جلد ۸ صہ ۴۳۷)

مُبطلاتِ نماز

مبطلات نماز

۱۲ چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں۔

۱۔ نماز کی حالت میں نماز کی شرائط میں سے کوئی ایک شرط ختم ہو جائے جیسے نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہو جائے کہ نماز کی جگہ غصبی ہے (مسئلہ ۱۱۲۶)

۲۔ نماز کی حالت میں عمداً یا بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی ایسی چیز سرزد ہو جائے جس سے وضو یا غسل باطل ہو جاتا ہو مثلاً پیشاب آجائے (مسئلہ ۱۱۲۷)

۳۔ ہاتھوں کا باندھنا (مسئلہ ۱۱۲۹)

۴۔ سورۂ الحمد پڑھنے کے بعد آمین کہنا۔ (مسئلہ ۱۱۳۰)

۵۔ جان بوجھ کر یا بھول کر قبلہ کی طرف پشت کرنا یا قبلہ سے دائیں یا بائیں طرف کو پھر جانا، بلکہ اگر عمداً اتنا مڑ جائے کہ اسے رو بہ قبلہ نہ کہیں اگرچہ دائیں یا بائیں طرف پوری طرح نہ پھرا ہو۔ (مسئلہ ۱۱۳۰)

۶۔ عمداً ایسا کلمہ زبان پر جاری کرنا جس سے اس کے معنی کا ارادہ بھی کیا ہو خواہ اس کا کوئی معنی نہ بھی ہو اور صرف ایک حرف ہو، بلکہ اگر ارادہ بھی نہ کیا ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھیں جبکہ وہ کلمہ دو حروف سے زیادہ پر مشتمل ہو لیکن اگر سہواً اور بھول کر کہیں تو نماز باطل نہیں ہے (مسئلہ ۱۱۳۱)

۷۔ عمداً بلند آواز سے ہنسنا لیکن اگر بھول کر بلند آواز سے ہنسیں یا مسکرائیں تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (مسئلہ ۱۱۵۰)

۸۔ کسی دنیاوی کام کیلئے جان بوجھ کر بلند آواز سے گریہ کرنا۔

۹۔ ایسا کام کرنا جس سے نماز کی صورت ختم ہو جائے جیسے تالیاں بجانا، اچھلنا کودنا اور اس قسم کے دوسرے کام خواہ وہ کم ہوں یا زیادہ، عمداً ہوں یا بھول کر لیکن ایسا کام جس سے نماز کی صورت خراب نہ ہوتی ہو جیسے ہاتھ سے اشارہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۔ کھانا اور پینا۔ اگر کھانا پینا اس طرح سے ہو کہ دیکھنے والے اسے یہ نہ کہہ سکیں کہ یہ شخص نماز پڑھ رہا ہے (مسئلہ ۱۱۵۱)

۱۱۔ دو رکعتی یا تین رکعتی نمازوں کی رکعتوں میں یا چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں شک کرنا

۱۲۔ عمداً یا بھول کر نماز کے کسی رکن کو کم یا زیادہ کرنا یا اس چیز کو عمداً کم یا زیادہ کرنا جو رکن نہیں ہے۔

مُبطلاتِ نماز کے احکام

س: کھانسنا، ڈکار لینا اور آہ کھینچنا نماز کو باطل کر دیتا ہے یا نہیں؟

ج: نہیں۔ (مسئلہ ۱۱۳۳)

س: کیا اخ اور آہ یا اس قسم کے ایسے الفاظ دو حرفی ہوں اگر عمداً کہے جائیں تو نماز باطل ہو جاتی ہے یا نہیں

ج: ہاں (مسئلہ ۱۱۳۴)

وہ الفاظ اور دیگر افعال جو کبھی کبھی نماز میں واقع ہو جاتے ہیں۔

۱۔ اگر کسی کلمہ کو ذکر کی نیت سے کہیں مثلاً ذکر کے ارادے سے "اللہ اکبر" کہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔
- ۱۔ اسے کہتے وقت اپنی آواز کو اتنا بلند کریں تاکہ دوسرا شخص اس سے کوئی بات سمجھ لے (کوئی حرج نہیں)
- ۲۔ لیکن اگر اس نیت اور ارادے سے کہیں کہ دوسرے آدمی کو کوئی بات سمجھائیں (نماز باطل ہے)

۲۔ قرآن پڑھنا (سجدہ والی چار سورتوں کے علاوہ) اور دعا کرنا اگرچہ فارسی یا کسی دوسری زبان میں ہو تو کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۱۳۵)

۳۔ سلام
- ۱۔ سلام کرنا۔ نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۱۳۶)
- ۲۔ سلام کا جواب دینا۔
  - ۱۔ اگر سلام مذاق وغیرہ کے طور پر ہو (مسئلہ ۱۱۴۴، ۱۱۴۳)
  - ۲۔ یا نمازی کو غلط طریقے پر سلام کریں۔

  جواب دینا واجب نہیں ہے۔
  - ۳۔ صحیح طور پر: جواب دینا واجب ہے البتہ اس طرح جواب دیں کہ لفظ سلام پہلے کہیں مثلاً یوں کہیں السلام علیکم یا سلام علیکم لیکن علیکم السلام نہیں کہنا چاہیئے (مسئلہ ۱۱۳۷)

•• اگر نمازی سلام کا جواب نہ دے تو گنہگار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۱۱۴۲)

۴۔ ہنسنا
- ۱۔ عمداً اور بلند آواز سے (نماز باطل ہے)
- ۲۔ بھول کر (نماز باطل نہیں ہے) (مسئلہ ۱۱۵۰)

۵۔ رونا

۱۔ کسی دنیاوی کام کے لئے، جان بوجھ کر اور بلند آواز سے (ٹھیک نہیں)

۲۔ کسی دنیاوی کام کے لئے، مگر بغیر آواز کے (کوئی حرج نہیں)

۳۔ خوف خدا کی وجہ سے — آہستہ ہو یا بلند آواز سے (کوئی حرج نہیں)

۴۔ آخرت کے لئے۔ — بلکہ بہترین اعمال میں سے ہے (مسئلہ ۱۱۵۱)

اختیاراً واجب نماز کو توڑنا حرام ہے (مسئلہ ۱۱۵۹)

وہ مقامات جہاں واجب نماز کو توڑا جا سکتا ہے۔

۱۔ مال و دولت کی حفاظت کے لئے اور مالی یا جانی نقصان سے بچنے کے لئے (کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۱۵۹)

اگر اپنی جان کی حفاظت یا کسی ایسی جان کی حفاظت جس کی حفاظت واجب ہے یا ایسا مال کہ جس کی حفاظت واجب ہے اور نماز توڑنے کے بغیر ممکن نہ ہو تو نماز کو توڑ دینا چاہیئے۔ لیکن ایسا مال کہ جس کی کوئی اہمیت نہ ہو اس کے لئے نماز کو توڑنا مکروہ ہے۔ (مسئلہ ۱۱۶۰)

***

۲۔ (قرض خواہ اپنے قرض کا مطالبہ نمازی سے کر رہا ہے) اگر وسیع وقت میں نماز پڑھ رہا ہو تو اگر نماز کی حالت میں قرضہ ادا کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں ادا کرے لیکن اگر نماز کو توڑنے کے بغیر ادا نہ کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ نماز کو توڑ دے اور اس کا قرضہ دے کر دوبارہ نماز کو پڑھے (مسئلہ ۱۱۶۱)

***

۳۔ (نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہو جائے کہ مسجد نجس ہے) اگر نماز کا وقت تنگ ہے تو نماز کو پورا کرنا چاہیئے اگر وقت وسیع ہو اور مسجد کو پاک کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو نماز کی حالت میں مسجد کی تطہیر کر کے نماز کا باقی حصہ پورا کرے اور اگر نماز ٹوٹ

جاتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور مسجد کو پاک کرکے بعد میں نماز پڑھے۔ (مسئلہ ۱۱۶۲)

***

۔ اور اگر رکوع کی حد تک جھکنے سے پہلے یاد آجائے کہ اذان اور اقامت کو بھول گیا ہے) تو اگر نماز کا وسیع وقت ہو تو مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کہنے کے لئے نماز کو توڑ دے۔ (مسئلہ ۱۱۶۴)

***

*** وہ شخص جسے نماز توڑ دینی چاہیئے اگر وہ نماز کو نہ توڑے اور اسی طرح پوری کرے تو وہ گنہگار ہے۔ لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

(مسئلہ ۱۱۶۳)

شکیاتِ نماز

شک کی تین قسمیں ہیں جو مجموعاً ۲۳ طرح پر ہیں۔

۱۔ وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں۔ (۸ طرح پر)
۲۔ وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے (۶ طرح پر)
۳۔ وہ شک جو صحیح ہیں۔ (۹ طرح پر)

۲۳ طرح پر

وہ شک جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں۔

وہ شک جو باطل ہیں

۱۔ دو رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک
۲۔ تین رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک
۳۔ چار رکعتی میں اگر یہ شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ
۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسرا سجدہ پورا کرنے سے پہلے شک ہو کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا زیادہ۔
۵۔ ۲ اور ۵ کے درمیان یا ۲ اور ۵ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک
۶۔ ۳ اور ۶ یا ۳ اور ۶ سے زیادہ رکعتوں میں شک
۷۔ نماز کی رکعتوں میں شک ہو کہ معلوم نہ ہو کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔
۸۔ ۴ اور ۶ یا ۴ اور ۶ سے زیادہ رکعتوں میں شک، تو احتیاط واجب یہ ہے کہ چوتھی رکعت سمجھتے ہوئے نماز کو پورا کریں اور نماز کے بعد دو سجدہ سہو بجا لائیں اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھیں

(مسئلہ ۱۱۶۵)

۱	۲ رکعتی نماز میں شک	رکعتوں کی تعداد میں
۲	۳ رکعتی نماز میں شک	رکعتوں کی تعداد میں
۳	۴ رکعتی نماز میں شک	ا ر یا زیادہ
۴	۴ رکعتی نماز میں شک	۲ یا زیادہ، دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے پہلے۔
۵	۴ رکعتی نماز میں شک	۲ اور ۵ یا ۲ اور ۵ سے زیادہ
۶	۴ رکعتی نماز میں شک	۳ اور ۶ یا ۳ اور ۶ سے زیادہ
۷	۴ رکعتی نماز میں شک	
۸	معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں	

اگر نماز کو باطل کر دینے والے شک میں سے کوئی شک درپیش ہو تو نماز کو فوراً نہیں توڑنا چاہیئے لیکن اگر اتنا سوچے کہ شک یقین میں تبدیل ہو جائے تو نماز کو توڑنے میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۱۶۶)

۱۔ ایسے کام میں شک کہ جس کے بجا لانے کا موقع گزر چکا ہو جیسے رکوع میں شک ہو کہ الحمد پڑھی ہے یا نہیں (اگر اس کے بعد والے کام میں مصروف نہ ہوا ہو تو ضروری ہے کہ جس کام میں شک ہوا ہے اسے انجام دے لیکن اگر اس کے بعد والے کام میں مصروف ہو گیا ہو تو اُسے اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے مثلاً رکوع اور سجدے کرنے کے بعد شک کرے کہ رکوع اور سجدوں کے واجب کام انجام دیئے ہیں یا نہیں جیسے ذکر وغیرہ تو اسے اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

۲۔ نماز کا سلام پڑھنے کے بعد شک: اگر نماز کے سلام پڑھنے کے بعد شک کرے کہ نماز صحیح تھی یا نہ مثلاً شک کرے کہ رکوع کیا ہے یا نہیں ... تو اسے اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

۲ وقت گزرنے کے بعد شک ، اگر نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا یہ گمان کرے کہ نماز نہیں پڑھی تو ان صورتوں میں نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں لیکن اگر وقت ختم ہونے سے پہلے شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا گمان ہو کہ نماز نہیں پڑھی تو ان صورتوں میں نماز پڑھنی ضروری ہے۔ بلکہ اگر گمان کرے کہ پڑھ لی ہے تب بھی پڑھنی چاہیئے۔

۴ کثیر الشک کا شک ، یعنی جو شخص زیادہ شک کرتا ہو اگر کوئی شخص ایک ہی نماز میں تین مرتبہ شک کرے یا تین نمازوں میں مثلاً صبح ، ظہر اور عصر میں پے در پے شک کرے تو اسے کثیر الشک کہتے ہیں۔

۵ امام کا شک نماز کی رکعتوں کی تعداد میں ؛ اگر ماموم ان کی تعداد کو جانتا ہو اور اسی طرح اگر ماموم کو تعداد میں شک ہو لیکن امام جانتا ہو۔

۶ مستحب نماز میں شک ، رکعتوں کی تعداد میں شک ہو تو کم سے کم پر بنا رکھنی چاہیئے۔

(مسئلہ ۱۱۶۷ سے ۱۱۹۸ تک)

۱	موقع و محل گزر جانے کے بعد شک
۲	وقت گزر جانے کے بعد شک
۳	سلام کے بعد شک
۴	کثیر الشک کا شک
۵	امام اور ماموم کا رکعتوں کی تعداد میں شک
۶	مستحب نماز میں شک

صحیح شک کی نو صورتیں ہیں جو صرف چار رکعتی نمازوں میں ہو سکتی ہیں ۔

۱۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد اگر شک ہو کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا تین رکعت (تو تیسری رکعت سمجھ کر ایک رکعت اور پڑھے اور نماز کو پورا کرے اور نماز ختم کرکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھنی چاہیئے ۔

۲۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا چوتھی (تو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے)

۳۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد اگر شک ہو کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری یا چوتھی (تو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھے ۔ لیکن اگر پہلے سجدے سے پہلے یا دوسرے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک شک درپیش ہو تو نماز کو توڑ سکتا ہے اور دوبارہ نماز پڑھے ۔

۴۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد اگر شک ہو کہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں (تو چوتھی رکعت قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور نماز ختم کرنے کے بعد دو سجدۂ سہو بجا لائے ۔)

۵۔ تین اور چار میں شک (نماز میں جس جگہ بھی ہو تو چوتھی قرار دے کر نماز کو پورا کرے اور نماز کو ختم کرکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے)

۶۔ قیام کی حالت میں ۴ اور ۵ کے درمیان شک (بیٹھ جانا چاہیئے اور تشہد پڑھ کر سلام پڑھے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے)

۷۔ ۳، اور ۵ کے درمیان شک، قیام کی حالت میں ہو تو ۲، رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیئے ۔

۸۔ قیام کی حالت میں ۳ اور ۴ اور ۵ کے درمیان شک (نماز ختم کرنے کے بعد ۲، رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور ۲، رکعت بیٹھ کر پڑھے)۔

۹، ۵ اور ۶ کے درمیان شک :(دو سجدۂ سہو بجا لائے ۔

(مسئلہ ۱۱۹۹)

****

حکم / شک کی حالتیں	دوسرے سجدے کے بعد	نماز کی کسی جگہ پر	قیام کی حالت میں
۱ رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا ۲ رکعت بیٹھ کر	۲ اور ۳ کے درمیان شک	۴ اور ۵	۴ اور ۵
۲ رکعت کھڑے ہو کر	۲ اور ۴ کے درمیان شک	——	۳ اور ۵
۲ رکعت کھڑے ہو کر اور ۲ رکعت بیٹھ کر	۲، ۳، ۴ کے درمیان شک	——	۳ اور ۴ اور ۵
۴ سجدۂ سہو	۴ اور ۵ کے درمیان شک	——	۵ اور ۴

نماز

نمازِ احتیاط :

نمازِ احتیاط کا طریقہ (مسئلہ ۱۲۱۵)

۱۔ نیت : جس شخص پر نمازِ احتیاط واجب ہو تو نماز کا سلام پڑھنے کے فوراً بعد نمازِ احتیاط کی نیت کرے۔
۲۔ تکبیر : پھر "اللہ اکبر" کہے۔
۳۔ حمد : پھر سورہ "الحمد" پڑھے
۴۔ رکوع : پھر رکوع کرے۔
۵۔ سجدہ : پھر دو سجدے کرے۔

نمازِ احتیاط

۱۔ الحمد کے بعد دوسرا سورہ نہیں ہے۔
۲۔ قنوت نہیں ہے
۳۔ نماز کو آہستہ پڑھے
۴۔ نماز کی نیت زبان پر نہ لائے
۵۔ احتیاط واجب ہے کہ اس کی بسم اللہ بھی آہستہ کہے (مسئلہ ۱۲۱۶)

سجدۂ سہو :

کن چیزوں کے لئے سجدۂ سہو بجا لانا ضروری ہے۔

* نماز کے سلام کے بعد تین چیزوں کے لئے :

۱۔ نماز پڑھتے ہوئے بھول کر کوئی بات کرے
۲۔ ایک سجدہ بھول جائے۔
۳۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک ہو کہ چار رکعت نماز پڑھی ہے یا ۵ رکعت

* (احتیاط واجب یہ ہے کہ ان دو مقامات پر بھی سجدۂ سہو بجا لائے)

۱۔ ایسی جگہ جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہیئے مثلاً پہلی رکعت میں بھول کر سلام دے۔

۲۔ تشہد پڑھنا بھول جائے

(مسئلہ ۱۲۴۶)

** بے جا قیام کے لئے بھی دو سجدۂ سہو بجالانے چاہئیں (مسئلہ ۱۲۶۶)

اگر سجدۂ سہو کو نماز کے سلام کے فوراً بعد جان بوجھ کر بجالائے تو گنہگار ہوگا اور واجب ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہو سجدۂ سہو کو بجالائے لیکن اگر بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے فوراً انجام دے البتہ نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں (مسئلہ ۱۲۴۶)

سجدۂ سہو کا طریقہ

نماز کے سلام کے بعد فوراً سجدۂ سہو کی نیت کرے اور پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور یہ کہے " بسم اللہ وباللہ وصلی اللہ علیٰ محمد و آلہ" یا "بسم اللہ وباللہ اللھم صل علی محمد و آل محمد" لیکن بہتر ہے یہ کہے " بسم اللہ وباللہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ " اس کے بعد بیٹھے اور دوبارہ سجدہ کرے اور سجدے میں مذکورہ بالا ذکر میں سے کوئی ایک کہے، پھر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر سلام دے۔

(مسئلہ ۱۲۵۰)

(نماز کے اجزاء و شرائط کا کم یا زیادہ کرنا)

کم یا زیادہ کرنے کی اقسام

۱۔ واجباتِ نماز میں سے کسی چیز کا عمداً کم یا زیادہ کرنا خواہ ایک حرف ہو نماز باطل ہے (مسئلہ ۱۲۶۳)

۲۔ مسئلہ نہ جاننے کی صورت میں
- ۱۔ رکن نہ ہو نماز صحیح ہے بشرطیکہ جاہل قاصر ہو یعنی مسئلہ پوچھنے کی طرف بالکل توجہ ہی نہ رکھتا ہو۔ (مسئلہ ۱۱۶۴)
- ۲۔ رکن ہو احتیاط واجب کی بناء پہ نماز باطل ہے

کن صورتوں میں نماز کو توڑ سکتا ہے:

۱۔ نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہو کہ اس کا وضو یا غسل باطل تھا۔ (مسئلہ ۱۲۶۵)

۲۔ وضو یا غسل کے بغیر نماز شروع کر چکا ہے۔

مذکورہ بالا دو صورتوں میں ضروری ہے کہ وضو یا غسل کرکے دوبارہ نماز پڑھے اور اگر نماز کے بعد معلوم ہو تو وضو یا غسل کرکے دوبارہ نماز بجالائے اور اگر وقت گزر چکا ہو تو قضا کرنی چاہیئے۔

جو شخص پہلی رکعت کے دو سجدے بھول گیا ہو

۱۔ اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۲۔ اگر رکوع تک پہنچنے سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ پلٹ کر دونوں سجدوں کو بجالائے پھر کھڑا ہو کر حمد اور سورہ یا تسبیحات اربعہ کو پڑھے اور نماز کو پورا کرے (اور بے جا قیام کے لئے دو سجدۂ سہو بجالائے) (مسئلہ ۱۲۶۳)

۳۔ اگر السلام علینا اور السلام علیکم کہنے سے پہلے یاد آجائے کہ آخری رکعت کے دو سجدے بجا نہیں لایا تو ضروری ہے کہ دو سجدے بجالائے اور دوبارہ تشہد اور سلام پڑھ کر نماز کو پورا کرے۔ (مسئلہ ۱۲۶۷)

اگر یاد آجائے کہ نماز کی آخری ایک یا زیادہ رکعت نہیں پڑھیں

۱۔ اگر سلام سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ بھولی ہوئی مقدار کو بجالائے (مسئلہ ۱۲۶۸)

۲۔ اگر سلام کے بعد یاد آئے تو اگر کوئی ایسا کام انجام دے چکا ہو جس کے عمداً یا بھول کر بجالانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جیسے قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی ہو تو اس کی نماز باطل ہے لیکن اگر کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے جس کے عمداً یا سہواً بجا لانے سے نماز باطل ہو جاتی ہو تو ضروری ہے کہ اس مقدار کو جو بھول چکا ہے فوراً بجالائے۔ (مسئلہ ۱۲۶۹)

مسافر کی نماز

(مسافر کو چاہیئے کہ ظہر، عصر، عشاء کی نمازوں کو ۸ شرائط کے ساتھ قصر یعنی دو رکعت بجالائے)

(مسئلہ ۱۲۷۲ تا ۱۳۵۵)

آٹھ شرطیں:

۱۔ اس کا سفر ۸ شرعی فرسخ سے کم نہ ہو۔

۲۔ شروع سفر ہی سے ۸ فرسخ کا ارادہ رکھتا ہو۔

۳۔ راستے میں اپنے ارادے کو تبدیل نہ کرے۔

۴۔ ۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے عبور کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور کسی جگہ دس دن یا دس دن سے زیادہ رہنا بھی نہ چاہتا ہو۔ پس وہ شخص جو ۸ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے عبور کرے یا دس دن تک کسی جگہ رہ جائے تو اسے چاہیئے کہ نماز کو پورا پڑھے۔

۵۔ اس کا سفر کسی حرام کام کے لئے نہ ہو۔

۶۔ بادیہ نشین لوگوں میں سے نہ ہو کہ جو صحراؤں میں پھرتے رہتے ہیں اور جہاں بھی پانی اور خوراک مل جائے وہاں ٹھہر جاتے ہیں پھر چند دنوں کے بعد کسی دوسری جگہ چلے جاتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر سفر میں نماز کو پورا پڑھیں۔

۷۔ سفر کرنا اس کا شغل (کاروبار) نہ ہو۔

۸۔ حد ترخص تک پہنچ جائے یعنی اپنے وطن سے یا اس جگہ سے جہاں دس دن تک رہنے کا ارادہ کر چکا ہو اتنا دور چلا جائے کہ شہر کی دیوار نظر نہ آئے اور اذان کی آواز نہ سُنے

امام سے استفتاء

س : جو مجاہدین جنگ کے محاذوں پر ہیں اور ممکن ہے کبھی کہیں چلے جائیں یا ایسے افراد جو مختلف ڈیوٹیوں کے باعث ایک ہی شہر میں آتے جاتے رہتے ہیں ان کی نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے ؟

ج : وہ لوگ مسافروں والا حکم رکھتے ہیں مگر یہ کہ ایک مہینے تک کسی جگہ پر غیر یقینی حالت میں رہیں تو اس صورت میں ۳۰ دن کے بعد نماز پوری پڑھیں ۔

شرطِ اول کے احکام : (سفر ۸ فرسخ سے کم نہ ہو)

جس کا جانا اور آنا ۸ فرسخ ہو تو اگر اس کا جانا ۴ فرسخ سے کم نہ ہو تو اسے نماز قصر پڑھنی چاہیئے لہٰذا اگر اس کا جانا ۳ فرسخ اور واپس آنا ۵ فرسخ ہو تو اسے چاہیئے کہ نماز کو پورا پڑھے (مسئلہ ۱۲۷۲)

جانے اور آنے کے لحاظ سے سفر کی قسمیں

نماز کا حکم

۴ فرسخ جانا

پہلا قدم

۴ فرسخ آنا

(قصرِ نماز)

۵ فرسخ جانا

پہلا قدم

۳ فرسخ آنا

(قصرِ نماز)
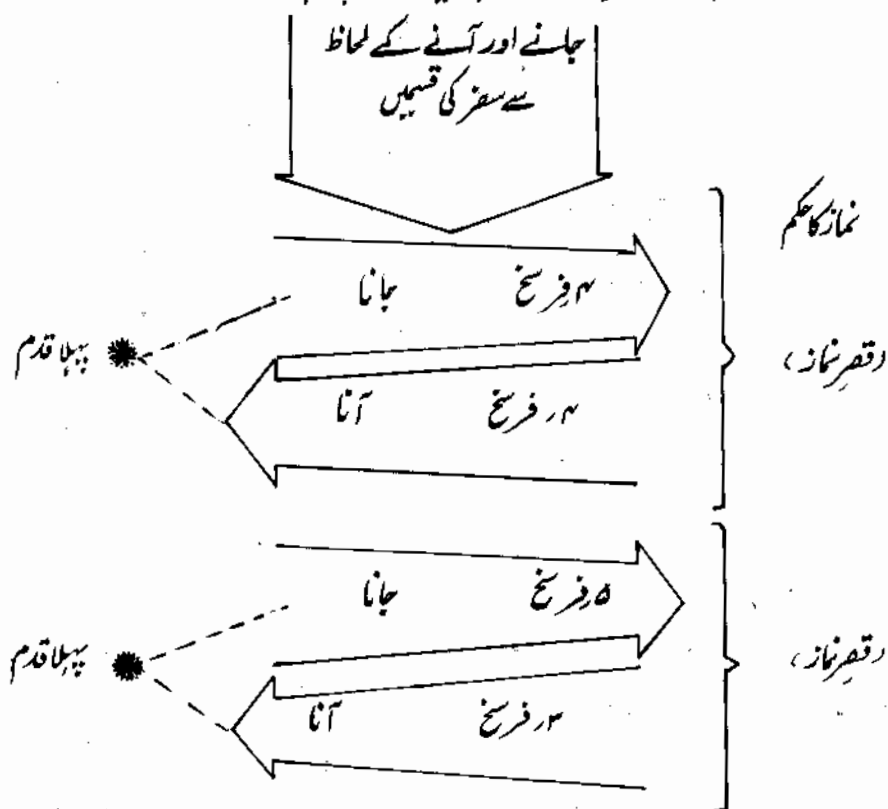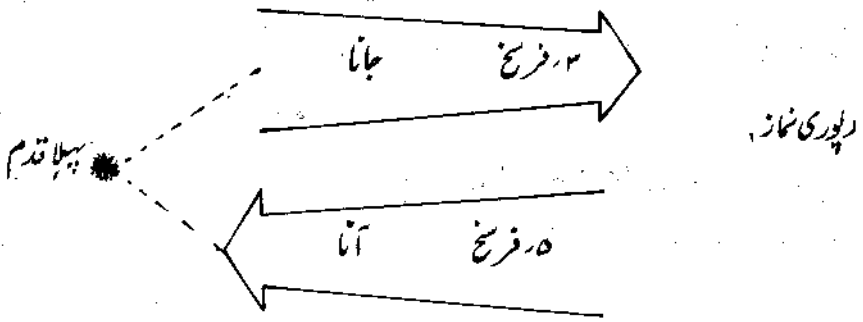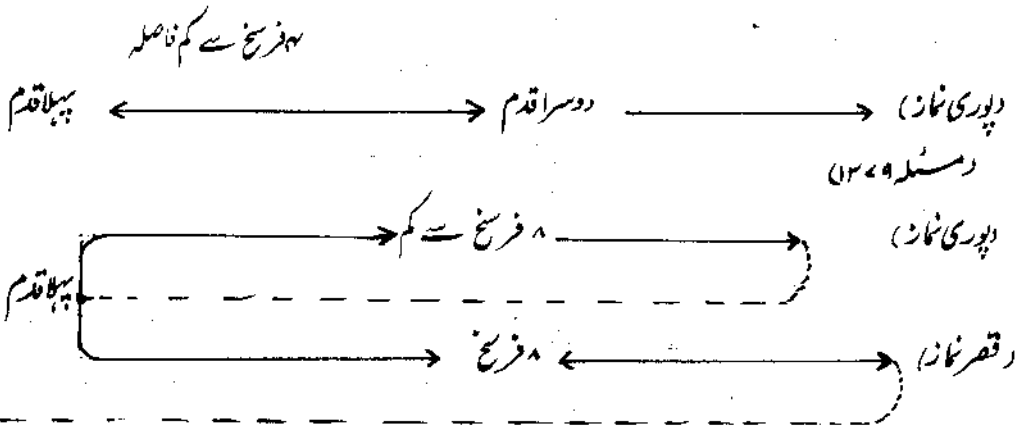
۲، فرسخ جانا
پہلا قدم
(پوری نماز)
۵، فرسخ آنا
(مسئلہ ۱۲۷۸)
۴ فرسخ سے کم فاصلہ
(پوری نماز)
دوسرا قدم
پہلا قدم
(مسئلہ ۱۲۷۹)
(پوری نماز)
۸ فرسخ سے کم
پہلا قدم
(قصر نماز)
۸ فرسخ
(پہلے مقام سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے سفر شروع کیا ہو جیسے انسان کا وطن)
۸ فرسخ معلوم کرنے کے طریقے
۱۔ انسان خود تحقیق کرے
۲۔ دو عادل گواہی دیں کہ ۸ فرسخ ہے
۳۔ لوگوں میں مشہور ہو
(مسئلہ ۱۲۷۴)
۴۔ اگر ایک عادل شخص گواہی دے تو قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے
(مسئلہ ۱۲۷۵)
۸ فرسخ کہاں سے شروع ہوتے ہیں؟
۱۔ اگر شہر کی دیوار ہو تو آٹھ فرسخ کا حساب شہر کی دیوار سے کیا جائے۔
۲۔ اگر شہر کی دیوار نہ ہو تو شہر کے آخری مکانوں سے حساب کیا جائے۔
(مسئلہ ۱۲۸۰)

*** دوسری شرط کے احکام (سفر کے شروع ہی سے ۸ فرسخ کا ارادہ ہو۔)

قصد و ارادہ

۱۔ شروع ہی سے ارادہ رکھتا ہو کہ ۸ فرسخ سفر کرے گا (حد ترخص سے نکلتے ہی نماز قصر ہو جائے گی۔

۲۔ شروع ہی میں یہ ارادہ نہ ہو۔

۱۔ ایسی جگہ جائے جو ۸ فرسخ سے کم ہو پھر اس جگہ پہنچ کر ارادہ کرے کہ آگے اس جگہ جائے جس سے طے شدہ فاصلے کو ملا کر ۸ فرسخ بنتا ہو (نماز پوری پڑھنی چاہیئے)

۲۔ لیکن اگر چاہے کہ وہاں سے ۸ فرسخ جائے یا ۴ فرسخ جا کر اپنے وطن یا اس جگہ جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے واپس آئے تو نماز قصر پڑھے (مسئلہ: دوسری شرط)

*** تیسری شرط کے احکام (سفر کے دوران اپنا ارادہ تبدیل نہ کرے)

ارادہ بدلنے کی دو صورتیں ہیں

۱۔ ۴ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے مردّد ہو جائے یا اپنے ارادے کو بدل دے (پوری نماز)

۲۔ ۴ فرسخ تک پہنچنے کے بعد

۱۔ واپس جانے کا پختہ ارادہ کرے (نماز قصر ہے) (مسئلہ ۱۲۸۸)

۲۔ اسی جگہ رہنے کا پختہ ارادہ ہو

۳۔ ۱۰ دن کے بعد واپسی کا ارادہ کرے۔

۴۔ واپس جانے اور وہاں ٹھہرنے میں غیر یقینی حالت میں ہو، (نماز پوری ہے) (مسئلہ ۱۲۸۷)

امام سے استفتاء

س: جو لوگ روزانہ اپنے کام کے لئے شرعی مسافت سے زیادہ دور جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں اور آپ کے فتوے کے مطابق اُن کی نماز قصر ہے اور روزہ بھی نہیں رکھ سکتے تو کیا وہ اس مسئلے میں کسی دوسرے مرجع تقلید کی طرف رجوع کر سکتے ہیں؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ یہ مسئلہ اور اس قسم کے دیگر وہ مسائل جن میں صریح فتویٰ موجود ہو ان میں کسی دوسرے کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔

جن مقامات پر سفر کے حرام ہونے کی وجہ سے نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔

۱۔ اگر کسی حرام کام مثلاً چوری کرنے کے لئے سفر کرے۔

۲۔ اگر وہ سفر ہی حرام ہو
- ۱۔ خود سفر کرنے والے کے لئے نقصان دہ ہو۔
- ۲۔ یا عورت کا سفر شوہر کی اجازت کے بغیر
- ۳۔ یا بیٹے کا سفر ماں باپ کے منع کرنے کے باوجود جبکہ وہ سفر ان کے لئے واجب بھی نہ ہو۔ (مسئلہ ۱۲۹۴)

۳۔ جس سفر سے ماں باپ کو تکلیف پہنچتی ہو۔

۴۔ اگر سفر کے دوران ارادہ کرے کہ باقی سفر گناہ کرنے کے لئے کرے گا۔ (مسئلہ ۱۳۰۴)

سیر و تفریح کی غرض سے سفر کرنا حرام نہیں لہٰذا ایسے سفر میں نماز قصر پڑھنی چاہیئے (مسئلہ ۱۳۰۰)

شکار کے لئے سفر کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ وہ شکار لہو ولعب اور خوش گزرانی کے لئے ہو (اس کی نماز پوری ہے)

۲۔ روزی کی تلاش کے لئے ہو (نماز قصر ہے)

۳۔ مال میں اضافے کی نیت سے ہو (احتیاط واجب ہے کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن روزہ نہ رکھے) (مسئلہ ۱۳۰۱)

وہ شخص جس کا شغل سفر ہو۔

۱۔ اونٹ چرانے والا، ڈرائیور، چوکیدار (جو عام طور پر چلتے پھرتے رہتے ہوں) ملاح (کشتی چلانے والا) اور اس قسم کے دوسرے افراد۔ پہلے سفر میں نماز قصر اور باقی ہر سفر میں نماز پوری پڑھے۔

۲۔ جس شخص کا سال کے کچھ دنوں میں شغل سفر ہو جیسے وہ ڈرائیور

جو صرف گرمیوں یا صرف سردیوں میں اپنی گاڑی کو کرایہ پر دیتا ہو تو جس سفر میں وہ اپنے کام میں مصروف ہے نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب ہے کہ قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔ (مسئلہ ۱۳۱۰)

۴۔ جس کا شغل سفر ہو اگر وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ ۱۰ دن رہ جائے تو ۱۰ دن کے بعد اپنے پہلے سفر میں نماز کو قصر پڑھے خواہ شروع ہی سے دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا تھا یا نہیں (مسئلہ ۱۳۱۲)

جو مسافر تیس دن تک جانے اور رہنے میں تردّد (غیر یقینی حالت میں) ہو تو وہ اس صورت میں نماز پوری پڑھے گا جب ۳۰ دن تک ایک جگہ رہے لیکن اگر کچھ دن کہیں اور کچھ دن کہیں رہے تو اسے ایک ماہ کے بعد بھی نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۳۵۵)

امام سے استفتاء
بسمہ تعالیٰ: اگر محاذ جنگ میں جانا وغیرہ شرعاً اس شخص پر متعین نہ ہو چکا ہو تو والدین کو ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ ان کی اجازت ضروری نہیں۔

قضاء نماز

۱۔ انسان کی اپنی قضا نماز

۱۔ جو شخص اپنی واجب نماز وقت کے اندر بجا نہ لائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی قضا پڑھے
(مسئلہ ۱۳۷۰)

۲۔ جو شخص نماز کا وقت گزر جانے کے بعد جانے کہ جو نماز پڑھ چکا ہے وہ باطل تھی تو واجب ہے کہ اس کی قضا پڑھے۔
(مسئلہ ۱۳۷۱)

قضا نماز اور روزے کی قسمیں اور احکام

* جس شخص نے قضا نماز پڑھنی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اسے بجا لانے میں کوتاہی نہ کرے لیکن یہ ضروری نہیں کہ فوراً بجا لائے۔
(مسئلہ ۱۳۷۲)

* پنجگانہ نمازوں کی قضا ترتیب کے ساتھ بجالانی چاہیئے۔ مثلاً جس نے ایک دن عصر کی نماز نہ پڑھی ہو اور دوسرے دن ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو تو ضروری ہے کہ پہلے عصر اور اس کے بعد ظہر کی نماز کی قضا بجالائے۔
(مسئلہ ۱۳۷۵)

* جب تک انسان زندہ ہے اگرچہ اپنی قضا نمازیں ادا نہ کر سکتا ہو لیکن کوئی دوسرا اس کی نیابت میں اس کی قضا نمازیں ادا نہیں کر سکتا۔
(مسئلہ ۱۳۸۷)

۲۔ باپ کی قضا نمازیں اور روزے بڑے بیٹے پر واجب ہیں

۱۔ بڑا بیٹا جانتا ہو کہ اس

۱۔ اور یہ بھی جانتا ہو کہ اس کا

۱۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بڑا بیٹا بجا لائے

بقیہ :-

- کے باپ کی نمازیں قضا ہیں ۔
  - باپ انہیں بجا نہیں لایا ۔
    - ۱ر یا اس کی طرف سے کسی کو اجیر مقرر کرے ۔ (مسئلہ ۱۳۹۰)
  - ۲ر شک ہو کہ بجا لایا تھا یا نہیں (احتیاط واجب ہے کہ ان کی قضا بجا لائے ۔ (مسئلہ ۱۳۹۲)
- ۲ر بڑے بیٹے کو شک ہو کہ اس کے باپ کی نمازیں قضا ہوئیں یا نہیں (اس پر کچھ واجب نہیں ہے ۔) (مسئلہ ۱۳۹۱)

جب بڑا بیٹا اپنے باپ کی قضا نماز پڑھنا چاہیئے تو اسے چاہیئے وظیفۂ شرعی کے مطابق ادا کرے مثلاً نمازوں کی قضا، کھڑے ہو کر بجا لائے ۔
(مسئلہ ۱۳۹۵)

نماز جماعت اور اس کی اہمیت

۱۔ مستحب ہے کہ تمام واجب نمازوں بالخصوص پنجگانہ نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھیں اور صبح مغرب اور عشاء کی نمازوں کو خاص طور پر مسجد کے ہمسایہ لوگوں اور جو اذان کی آواز سنیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ (مسئلہ ۱۳۹۹)

۲۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر ایک شخص امام (پیش نماز) کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو ہر ایک رکعت کا ثواب ۱۵۰ نمازوں کے برابر ہے اور اگر دو آدمی اقتداء کریں تو ہر رکعت کا ثواب ۶۰۰ نمازوں کے برابر ہے اور جس قدر نمازی زیادہ ہوں ثواب بھی زیادہ ہوگا۔ اور جب دس افراد سے زیادہ ہو جائیں تو پھر اگر تمام آسمان کاغذ اور تمام دریا سیاہی اور تمام درخت قلمیں اور تمام جن اور انسان لکھنے والے ہوں تو ایک رکعت کا ثواب بھی نہیں لکھ سکیں گے۔ (مسئلہ ۱۴۰۰)

۳۔ لاپرواہی کرتے ہوئے نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے اور بغیر کسی وجہ و عذر کے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا اچھا نہیں (مسئلہ ۱۴۰۱)

۴۔ مستحب ہے کہ انسان نماز جماعت کا انتظار کرے کیونکہ آخر وقت میں نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا اول وقت میں جماعت کے بغیر پڑھنے سے بہتر ہے اور نماز جماعت کو اختصار کے ساتھ پڑھنا اس نماز سے بہتر ہے جو طوالت کے ساتھ بغیر جماعت کے ہو۔ (مسئلہ ۱۴۰۲)

۵۔ جب نماز جماعت شروع ہو جائے تو مستحب ہے کہ جو شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس کی پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہے۔

(مسئلہ ۱۴۰۳)

وہ مقامات جہاں نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

۱۔ جو شخص نماز کی حالت میں وسواس کا شکار ہوتا ہو تو اگر اسے یقین ہو کہ صرف جماعت کے ساتھ پڑھنے میں وسواس کا شکار نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۱۴۰۵)

۲۔ اگر ماں باپ اپنے فرزند کو حکم دیں کہ نماز کو جماعت کے ساتھ بجالائے تو چونکہ ماں باپ کی اطاعت واجب ہے۔ لہٰذا احتیاط واجب ہے کہ فرزند (بیٹا ہو یا بیٹی) نماز با جماعت پڑھے۔ اور جماعت میں استحباب کی نیت کرے۔ (مسئلہ ۱۴۰۶)

۳۔ جو شخص سورۂ الحمد اور دوسرا سورہ اور نماز کے دیگر افعال کو اچھی طرح نہ جانتا ہو تو اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ سیکھ لے۔ لیکن اگر وقت تنگ ہو تو احتیاط واجب ہے کہ حتی الامکان نماز کو جماعت کے ساتھ بجالائے (مسئلہ ۱۴۰۸)

نماز جماعت کی صفوں کی ترتیب

اگر پیشنماز محراب میں ہو اور اس کے پیچھے کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہو تو جو لوگ محراب کے دائیں بائیں جانب کھڑے ہیں اور دیوار کی وجہ سے پیشنماز کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ اس امام کی اقتداء نہیں کر سکتے بلکہ اگر کوئی شخص امام کے پیچھے کھڑا ہو اور دیواروں کی وجہ سے دائیں بائیں کھڑے ہونے والے افراد امام کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو ان کی نماز میں اشکال ہے (ٹھیک نہیں) (مسئلہ ۱۴۱۱)

****

جو شخص ستون کے پیچھے کھڑا ہو اگر دائیں یا بائیں طرف سے دیگر مقتدیوں کی وجہ سے پیشنماز کو متصل نہ ہو تو وہ اقتداء نہیں کر سکتا بلکہ اگر دونوں طرف سے متصل ہو لیکن سامنے کی طرف سے متصل نہ ہو تو اس کی نماز جماعت ٹھیک نہیں (مسئلہ ۱۴۱۴)

امام خمینی سے استفتاء
س، آپ کے فتوے کے مطابق نماز جماعت کی تمام صفوں کا اتصال اور آپس میں ملا ہوا ہونا ضروری ہے اور ستون کے پیچھے کھڑے ہونے والے افراد اگرچہ دائیں بائیں طرف سے اتصال رکھتے ہوں کی نماز باطل ہے تو جو لوگ کثرت افراد کی وجہ سے

عام طور پر اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں ان کی نماز کا کیا حکم ہے ۔؟

ج : دائیں یا بائیں جانب سے اتصال کی صورت میں اگر سامنے والی صف کے کسی ایک شخص کو بھی دیکھ رہا ہو تو کوئی حرج نہیں جماعت صحیح ہے ۔

اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پہنچ جائیں تو جو شخص مسجد کے دروازے میں اگلی صف کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نماز صحیح ہے اور اسی طرح اُن لوگوں کی نماز بھی صحیح ہیں جو اس شخص کے پیچھے کھڑے ہوں لیکن ان لوگوں کی نماز صحیح نہیں جو اس کے دائیں یا بائیں کھڑے ہوں اور اپنی اگلی صف کو نہ دیکھ رہے ہوں ۔ (مسئلہ ۱۴۱۳)

** اگر ان افراد کے درمیان جو ایک صف میں کھڑے ہوں کوئی ممیز بچہ کھڑا ہو (یعنی وہ بچہ جو اچھے اور بُرے کی تمیز کر سکتا ہو) جبکہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس بچے کی نماز باطل ہے تو اقتداء کر سکتے ہیں ۔ (مسئلہ ۱۴۱۷)
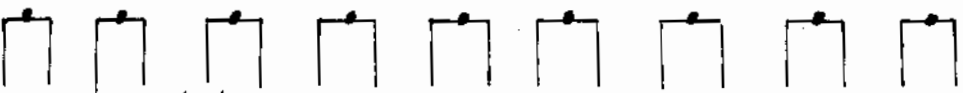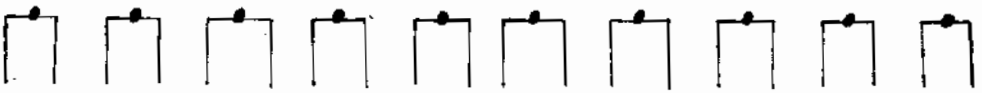
اگر پہلی صف اتنی لمبی ہو کہ دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہونے والے افراد پیشنماز کو نہ دیکھ سکتے ہوں تو وہ اقتداء کر سکتے ہیں لیکن اگر کسی دوسری صف کے لمبا ہونے کی وجہ سے اس صف کے دونوں طرف کھڑے ہونے والے افراد اپنی اگلی صف کو نہ دیکھ سکیں تو وہ بھی اقتداء کر سکتے ہیں ۔ (مسئلہ ۱۴۱۲)

نمازِ جماعت

اقتدا کرنے کے مقامات

۱۔ ابتدائے نماز سے (اگر پہلی صف میں کھڑا ہو تو امام کی تکبیر کے فوراً بعد تکبیر کہے اور اگر پیچھے والی صفوں میں کھڑا ہو تو سامنے والی صف کے نماز اور تکبیر کہنے کے وقت تکبیر کہہ سکتا ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ انتظار کرے تاکہ سامنے والی صف کی تکبیر ختم ہو جائے)

(مسئلہ ۱۴۱۸)

۲۔ پہلی رکعت کے حمد و سورہ کے درمیان (نیت کر کے تکبیر کہے گا اور نماز پڑھے گا) البتہ اگر ابتدائے نماز میں یا حمد و سورہ کے درمیان اقتدا کرے اور اس کے رکوع میں جانے سے پہلے پیشنماز رکوع سے سر اٹھالے تو اس کی نماز جماعت صحیح ہے اور اسے چاہیئے کہ رکوع میں جائے اور پیشنماز کے ساتھ مل جائے۔

(مسئلہ ۱۴۲۰)

۳۔ جب امام رکوع میں ہو۔

۱۔ امام کے رکوع تک پہنچ جائے اگرچہ امام کا ذکر رکوع ختم بھی ہو چکا ہو (اس کی نماز باجماعت صحیح ہے اور ایک رکعت شمار کی جائے گی۔

(مسئلہ ۱۴۲۷)

۲۔ رکوع کی مقدار میں جھک جائے۔

۱۔ اور امام کے رکوع تک نہ پہنچے (اس کی نماز بغیر جماعت کے صحیح ہے اور اسے پورا کرنا چاہیئے۔

(مسئلہ ۱۴۲۷)

۲۔ اور شک کرے کہ امام کے رکوع تک پہنچا ہے یا نہیں (اس کی نماز صحیح ہے اور فرادیٰ (بغیر جماعت کے) ہو گی۔

(مسئلہ ۱۴۲۸)

۳۔ اس سے پہلے کہ رکوع کی مقدار تک جھکے پیشنماز رکوع سے سر اٹھالے۔

ا۔ فرادیٰ نماز کی نیت کر سکتا ہے۔

۲۔ یا انتظار کرے تا کہ پیشنماز دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور وہ (ماموم) اس رکعت کو اپنی پہلی رکعت قرار دے۔

(مسئلہ ۱۴۲۹)

۴۔ پیشنماز کی دوسری رکعت میں: قنوت اور تشہد کو امام کے ساتھ پڑھے اور احتیاط مستحب ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کے سینے کو زمین پر رکھے اور اپنے زانوں کو اونچا رکھے اور امام کے تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے اور حمد و سورہ کو پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کے لئے وقت نہ ہو تو الحمد کو پڑھ کر رکوع میں یا سجدے میں اپنے آپ کو امام کے ساتھ ملائے یا فرادیٰ نماز کی نیت کرے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر سجدے میں امام سے جا ملے تو بہتر ہے کہ احتیاطاً نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (مسئلہ ۱۴۲۹)

۵۔ تیسری یا چوتھی رکعت میں، ماموم کو یقین ہو کہ اگر اقتدا کرے اور الحمد کو پڑھے تو امام کے رکوع تک نہیں پہنچ سکتا (احتیاط واجب ہے کہ انتظار کرے یہاں تک کہ امام رکوع تک پہنچ جائے پھر اقتدا کرے) (مسئلہ ۱۴۴۱)

۶۔ نماز کے آخری تشہد میں: اگر نمازِ جماعت کا ثواب لینا چاہے تو نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ جائے اور تشہد کو امام کے ساتھ پڑھے لیکن سلام نہ کہے اور انتظار کرے یہاں تک کہ امام نماز کا سلام دے اس کے بعد کھڑا ہو جائے اور دوبارہ نیت کرنے اور تکبیر کہنے کے بغیر الحمد اور سورہ کو پڑھے اور اسے اپنی نماز کی پہلی رکعت قرار دے۔

(مسئلہ ۱۴۳۱)

۷۔ اسے معلوم نہ ہو کہ امام کون سی رکعت میں ہے اقتدا کر سکتا ہے لیکن الحمد و سورہ کو قصدِ قربت کے ساتھ پڑھے اور اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ امام پہلی یا دوسری رکعت میں تھا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۴۶)

جو شخص ایک رکعت پیشنماز سے پیچھے رہ گیا ہو تو جب امام آخری رکعت کا تشہد پڑھے تو کھڑے ہو کر نماز کو پورا کر سکتا ہے اور یا ہاتھ کی انگلیوں اور پاؤں کے پنجے کو زمین پر رکھے اور زانوں کو اونچا اٹھائے رکھے اور انتظار کرے یہاں تک کہ پیشنماز نماز کے سلام کو کہے اور اس کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۴۵۲)

امام جماعت کی شرائط

۱۔ بالغ ہو
۲۔ عاقل ہو
۳۔ شیعہ اثنا عشری ہو
۴۔ عادل ہو
۵۔ حلال زادہ ہو
۶۔ نماز کو صحیح طور پر پڑھتا ہو۔
۷۔ احتیاط واجب ہے کہ مرد ہو۔ (مسئلہ ۱۴۵۳)

جس پیشنماز کو عادل سمجھتا تھا اگر شک کرے کہ وہ عدالت پر باقی رہا ہے یا نہیں اس کی اقتداء کر سکتا ہے۔ (مسئلہ ۱۴۵۴)

کس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاسکتی

۱۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے
۲۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے
۳۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے (مسئلہ ۱۴۵۵)
۴۔ لیٹ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھنے والے کے پیچھے

(احتیاط واجب کے طور پر) (مسئلہ ۱۴۵۶)

جماعت کے احکام

ماموم نیت کرتے وقت امام کو معین کرے البتہ پیشنماز کا نام جاننا ضروری نہیں مثلاً اگر نیت کرے کہ موجودہ پیشنماز کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(مسئلہ ۱۴۶۰)

ماموم کے فرائض

۱۔ پیشنماز سے آگے نہ کھڑا ہو، البتہ برابر میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۴۳۲)

۲۔ الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے باقی تمام افعال خود بجا لائے لیکن اگر اس کی پہلی یا دوسری رکعت ہو اور پیشنماز کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو الحمد و سورہ کو پڑھنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۴۶۱)

۳۔ صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں اگر پیشنماز کے حمد و سورہ کی آواز کو سن رہا ہو تو الحمد و سورہ کو نہیں پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر نہ سن رہا ہو تو مستحب ہے کہ خود پڑھے لیکن آہستہ (مسئلہ ۱۴۶۲)

۴۔ ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں الحمد و سورہ کو نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اور مستحب ہے کہ ان کی جگہ کوئی ذکر پڑھے۔ (مسئلہ ۱۴۶۶)

۵۔ پیشنماز سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہنی چاہیئے بلکہ احتیاط واجب ہے کہ امام کی تکبیر ختم ہونے تک تکبیر نہ کہے۔ (مسئلہ ۱۴۶۷)

امام سے استفتاء

س: بعض ہائی سکولوں میں نماز با جماعت ہوتی ہے اور چونکہ اکثر طلبہ ۱۱ سے ۱۴ سال کی عمر کے ہوتے ہیں تو کیا اُن کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا صحیح ہے اور اس کی شرائط کیا ہیں؟

ج: اگر امامِ جماعت بالغ اور عادل ہو تو صفوں کے اتصال کو برقرار رکھتے ہوئے نمازِ جماعت پڑھ سکتے ہیں۔

نمازِ جماعت کے افعال کو مقدم اور مؤخر کرنے کے احکام

۱۔ تکبیرۃ الاحرام: ماموم کو امام سے پہلے نہیں کہنی چاہیئے (مسئلہ ۱۴۶۷)

۲۔ سلام: اگر ماموم، امام سے پہلے عمداً سلام کہے تب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۶۸)

۳۔ رکوع وسجود: اُن چیزوں کے علاوہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں ماموم نماز کے دیگر افعال مثلاً (رکوع وسجود) کو امام کے ساتھ یا تھوڑا سا اس کے بعد بجا لائے اور اگر عمداً امام سے پہلے یا امام کے کافی دیر بعد انجام دے تو گنہگار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن اگر اس وقت رکوع میں چلا جائے جب امام قرائت میں مشغول ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ اور اسی طرح اگر پے در پے دو ارکانِ نماز کو امام سے پہلے یا بعد بجا لائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو پورا کرکے دوبارہ پڑھے اگرچہ ممکن ہے اس کی نماز صحیح ہو اور فرادیٰ شمار کی جائے۔ (مسئلہ ۱۴۷۰)

☆ اگر غلطی سے رکوع یا سجدے سے سر اُٹھائے اور بھول کر یا اس خیال سے کہ امام تک نہیں پہنچ سکتا رکوع یا سجدہ نہ کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۷۴)

۴۔ رکوع اگر بھول کر امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے

۱۔ اگر امام رکوع میں ہو تو رکوع میں واپس چلا جائے اور پھر امام کے ساتھ سر اٹھائے۔

۲۔ لیکن اگر رکوع میں جائے اور رکوع تک پہنچنے سے پہلے امام سر اٹھالے تو اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۱۴۷۱)

۵۔ رکوع اگر بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے

۱۔ اور اس طرح ہو کہ اگر سر اٹھائے تو امام کی قرائت کے کچھ حصہ میں شریک ہو جائے گا تو اگر سر کو اُٹھا لے اور امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۱۴۷۶)

۲۔ اور اس طرح کہ پلٹ آئے تو امام کی قرائت تک

نمازِ آیات کے احکام

۱۔ ان جن چیزوں کی وجہ سے نمازِ آیات واجب ہوتی ہے وہ جس شہر میں واقع ہوں تو صرف اسی شہر کے لوگوں کو نمازِ آیات کا پڑھنا واجب ہے دوسرے علاقوں کے لوگوں کو نمازِ آیات پڑھنا واجب نہیں، لیکن اگر وہ دونوں مقامات اتنے زیادہ نزدیک ہوں کہ دونوں کو ایک شہر کہا جاتا ہو تو اس صورت میں دونوں علاقوں کے رہنے والوں پر واجب ہو گا کہ نمازِ آیات پڑھیں۔ (مسئلہ ۱۴۹۴)

۲۔ سورج گرہن یا چاند گرہن شروع ہوتے ہی نمازِ آیات پڑھنی چاہیئے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اتنی دیر نہیں کرنی چاہیئے کہ گرہن ختم ہونا شروع ہو جائے۔

(مسئلہ ۱۴۹۵)

۳۔ جب زلزلہ یا بجلی کی کڑک وغیرہ ہو تو فوراً نمازِ آیات پڑھنی چاہیئے اور اگر نہ پڑھے تو گنہگار ہو گا اور زندگی کے آخری لمحوں تک اس پر واجب رہے گی اور ہمیشہ ادا کی نیت سے پڑھے۔

(مسئلہ ۱۴۹۷)

۴۔ اگر سورج یا چاند گرہن ختم ہو جانے کے بعد معلوم ہو کہ سارے سورج یا چاند کو گرہن لگا تھا تو واجب ہے کہ نمازِ آیات کی قضا بجا لائے لیکن اگر معلوم ہو کہ کچھ مقدار گرہن لگا تھا تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۴۹۹)

نمازِ آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں ۵ رکوع ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے۔

نہیں پہنچ سکتا تو احتیاطاً واجب ہے کہ اپنا سر اُٹھا لے اور امام کے ساتھ نماز کو پورا کرے اس کی نماز صحیح ہے اور اگر سر نہ بھی اٹھائے تب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۷۷)

۶۔ سجدہ: اگر غلطی سے سر کو اٹھا لے اور دیکھے کہ امام ابھی سجدے میں ہے تو اسے چاہیئے کہ سجدے میں چلا جائے۔ (مسئلہ ۱۴۷۲)

۷۔ سجدہ: اگر امام سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو احتیاطاً واجب ہے کہ سر اُٹھا کر امام کے ساتھ سجدے میں جائے اور اگر سر نہ اٹھائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۴۷۸)

نمازِ آیات

نمازِ آیات ۴ وجہ سے واجب ہوتی ہے۔

۱۔ سورج گرہن

۲۔ چاند گرہن خواہ اُن کے تھوڑے سے حصے کو گرہن لگے اور اس سے کوئی شخص نہ ڈرے۔

۳۔ زلزلہ اگرچہ کوئی بھی اس سے خوفزدہ نہ ہو۔

۴۔ بجلی کی چمک، کڑک، سُرخ اور سیاہ آندھیاں، اور احتیاطاً واجب کے طور پر خوفناک حادثات میں جیسے زمین کا پھٹ جانا اور دھنس جانا وغیرہ کہ جن سے اکثر لوگ ڈر جائیں تو نمازِ آیات پڑھنی چاہیئے (مسئلہ ۱۴۹۱)

نمازِ آیات ۲ طریقوں سے پڑھی جاسکتی ہے۔

(۱)

۱۔ نیت کرے
۲۔ تکبیر کرے
۳۔ الحمد اور ایک مکمل سورہ پڑھے
۴۔ رکوع میں جائے اور پھر کھڑا ہو جائے۔
۵۔ دوبارہ ایک مرتبہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے پھر رکوع میں جائے۔ ۵ مرتبہ اسی طرح کرے اور پانچویں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دو سجدے کرے اور پھر کھڑا ہو کر پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت پڑھے اور تشہد و سلام پڑھے (مسئلہ ۱۵۰۷)

(۲)

۱۔ نیت
۲۔ تکبیر
۳۔ الحمد پڑھنا
۴۔ ایک سورہ کی تمام آیتوں کو پانچ حصوں میں تقسیم کرے اور ایک آیت یا اس سے زیادہ پڑھے۔
۵۔ رکوع میں جائے اور پھر کھڑا ہو جائے
۶۔ الحمد پڑھنے کے بغیر اسی سورہ کے دوسرے حصّے کو پڑھے اور رکوع میں جائے اور اسی طرح پانچویں رکوع سے پہلے سورہ کو پورا کرے مثلاً سورہ قُل ھو اللہ احد پڑھنا چاہے تو اس طرح پڑھے۔

☆ ۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔
☆ ۲۔ اس کے بعد کھڑا ہو کر قل ھو اللہ احد کہے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔
☆ ۳۔ رکوع کے بعد کھڑا ہو جائے اور اللہ الصمد کہے پھر رکوع میں چلا جائے۔
☆ ۴۔ کھڑا ہو کر لم یلد و لم یولد کہے پھر رکوع میں چلا جائے۔
☆ ۵۔ کھڑا ہو کر ولم یکن لہ کفوا احد کہے اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں چلا جائے اور پھر سر اٹھا کر سجدے میں جائے دو سجدے کرے اور پھر دوسری رکعت کو پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور دوسرے سجدے کے بعد تشہد پڑھے اور سلام کہے (مسئلہ ۱۵۰۸)

روزہ کے احکام

س: روزہ کیا ہے۔

ج: روزہ سے مراد یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کے فرمان کو بجالانے کے لئے صبح سے مغرب تک اُن چیزوں سے اجتناب اور پرہیز کرے جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں۔

نیت

نیت کے احکام

۱۔ ضروری نہیں ہے کہ انسان روزے کی نیت کو اپنے دل میں گزارے یا مثلاً اس طرح کہے کہ کل روزہ رکھوں گا بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ خداوند عالم کے فرمان کو بجالانے کے لئے صبح کی اذان سے لے کر مغرب تک کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اس بات کا یقین حاصل کرنے کے لئے کہ اس پوری مدت میں روزہ سے تھا اسے چاہیئے کہ صبح کی اذان سے کچھ دیر پہلے اور مغرب کی اذان کے کچھ دیر بعد تک ان کاموں سے باز رہے جو روزہ کو باطل کر دیتے ہیں۔ (مسئلہ ۱۵۵۰)

۲۔ اگر ماہ رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھنا ہو تو اسے معین کرنا چاہیئے مثلاً نیت کرے کہ قضا روزہ رکھ رہا ہوں یا نذر و منت کا روزہ رکھتا ہوں لیکن ماہ رمضان میں رمضان کے روزے کی نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر نہ جانتا ہو کہ ماہ رمضان ہے یا بھول جائے اور کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔

(مسئلہ ۱۵۵۵)

۳۔ اگر کوئی شخص مثلاً ماہ رمضان کے پہلے روزے کی نیت سے روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہو کہ دوسرا یا تیسرا تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے (مسئلہ ۱۵۵۷)

۴۔ اگر اذانِ صبح سے پہلے نیت کر کے سو جائے اور مغرب کے بعد جاگے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

۵۔ جس دن شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی ہے تو اس دن روزہ رکھنا واجب نہیں ہے (مسئلہ ۱۵۶۸)

۶۔ اگر واجب معین روزہ میں مثلاً رمضان کے روزے میں روزے کی نیت سے پلٹ جائے تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر کوئی ایسا کام کرنے کا ارادہ کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اسے انجام نہ دے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (مسئلہ ۱۵۷۰)

بیمار آدمی (مسئلہ ۱۵۶۷)

۱۔ اگر ماہ رمضان میں ظہر (زوال) سے پہلے شفایاب ہو جائے اور صبح کی اذان سے لے کر اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزہ کو توڑ دیتا ہے تو ضروری ہے کہ نیت کر کے اس دن کا روزہ رکھے۔

۲۔ اگر ظہر کے بعد ٹھیک ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

نیت:

نیت کا وقت

۱۔ ماہ رمضان کی ہر رات کو دوسرے دن روزہ رکھنے کے لئے نیت کر سکتا ہے اور بہتر ہے کہ ماہِ رمضان کی پہلی رات کو پورے مہینے کے روزے رکھنے کی نیت کرے۔ (مسئلہ ۱۵۵۱)

۲۔ ماہ رمضان کے روزے کی نیت کا وقت معین نہیں ہے اذانِ صبح تک جس وقت چاہے روزے کی نیت کرے کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۵۵۲)

جو شخص اذانِ صبح سے پہلے روزے کی نیت کے بغیر سو جائے

۱۔ اگر ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور نیت کر لے تو اس کا روزہ صحیح ہے خواہ اس کا روزہ واجب ہو یا مستحب۔

۲۔ اگر ظہر کے بعد جاگے تو واجب روزہ کی نیت نہیں کر سکتا۔ (مسئلہ ۱۵۵۴)

روزہ کے احکام

۱۔ اگر کوئی بچہ صبح کی اذان سے پہلے بالغ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ روزہ رکھے اور اگر اذان کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ رکھنا اس پر واجب نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۵۶۳)

۲۔ جس شخص کے ذمے قضا روزہ یا کوئی اور واجب روزہ ہے تو وہ کوئی مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا۔ (مسئلہ ۱۵۶۲)

مبطلات روزہ

وہ چیزیں جو روزہ کو توڑ دیتی ہیں۔

۹ چیزیں روزہ کو باطل کر دیتی ہیں

۱۔ کھانا اور پینا

۲۔ جماع

۳۔ استمناء

۴۔ خدا، پیغمبرؐ اور آئمہ علیہم السلام پر جھوٹ بولنا۔

۵۔ گاڑھے غبار کا حلق میں پہنچانا۔

۶۔ پورے سر کو پانی کے اندر ڈبو دینا۔

۷۔ صبح کی اذان تک حیض، نفاس اور جنابت کی حالت پر باقی رہنا۔

۸۔ بہنے والی چیزوں سے حقنہ کرنا

۹۔ قے کرنا

(مسئلہ ۱۵۷۲)

***

۱۔ کھانا اور پینا

کھانا پینا

۱۔ عمداً۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر کوئی چیز کھا لے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ شے عام طور پر کھائی اور پی جاتی ہو جیسے روٹی اور پانی، خواہ عام طور پر نہ کھائی اور پی جاتی ہو جیسے مٹی یا درخت سے نکلنے والا شیرہ، کم ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر مسواک کو منہ سے باہر نکالے اور دوبارہ منہ میں ڈالے اور اس کی رطوبت کو نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہو گا مگر یہ کہ مسواک کی تری لعابِ دہن کے ساتھ اس طرح مل گئی ہو کہ اسے باہر کی تری نہ کہیں۔ (مسئلہ ۱۵۷۴)

۲۔ سہواً۔ اگر روزہ دار بھول کر کوئی چیز کھا لے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہو گا۔ (مسئلہ ۱۵۷۵)

وہ چیزیں جو کھانے اور پینے کے برابر ہیں اور روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔

۱۔ جان بوجھ کر اس چیز کو نگل لینا جو دانتوں میں رہ گئی ہو۔ (مسئلہ ۱۵۷۷)

۲۔ سر اور سینے کے بلغم کو نگلنا جب کہ منہ کی اندرونی فضا تک پہنچ جائے، (احتیاط واجب کی بنا پر) (مسئلہ ۱۵۸۰)

۳۔ ایسا انجکشن (ٹیکہ) لگوانا جو غذا اور طاقت کے لئے ہو (احتیاط واجب کی بنا پر) (مسئلہ ۱۵۷۹)

دو صورتوں میں روزہ دار روزے کو توڑ سکتا ہے۔

۱۔ اگر اتنا پیاسا ہو کہ پیاس سے مر جانے کا خوف لاحق ہو جائے تو اتنی مقدار میں پانی پی سکتا ہے جس سے مرنے سے بچ جائے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائیگا اور اگر ماہِ رمضان ہو تو پانی پینے کے بعد افطار کے وقت تک پورے دن میں کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے (مسئلہ ۱۵۸۱)

۲۔ کوئی شخص کمزوری کی وجہ سے روزے کو توڑ نہیں سکتا، لیکن اگر اس کی کمزوری اس قدر زیادہ ہو کہ عام طور پر اس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا تو روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں (مسئلہ ۱۵۸۳)

*** بچہ یا پرندہ کے لئے غذا کو چبانا اور اس قسم کی چیز کو چکھنا جو عام طور پر حلق تک نہیں پہنچتی اگرچہ اتفاقاً حلق تک پہنچ جائے تو روزہ کو باطل نہیں کرتی لیکن اگر انسان پہلے ہی سے جانتا ہو کہ حلق میں چلی جائے گی چنانچہ حلق کے اندر چلی جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا۔ اور اس روزہ کی قضا واجب ہے اور کفارہ بھی واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۵۸۲)

۴۔ جماع: (مباشرت)

جماع، روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔

۴۔ استمناء:

اگر روزہ دار استمناء کرے یعنی ایسا کام کرے کہ جس سے اس کی منی باہر نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۵۸۹)

منی کے احکام

۱۔ اگر بے اختیار منی باہر نکلے تو روزہ باطل نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۵۸۹)

۲۔ اگر کوئی ایسا کام کرے کہ بے اختیار اس سے منی نکلے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۵۸۹)

۳۔ اگر منی نکالنے کے لئے کوئی کام کرے لیکن منی اس سے خارج نہ ہو تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۱۵۹۴)

۴۔ جب روزہ دار کو علم ہو کہ اگر دن میں سو جائے تو اسے احتلام ہو جائے گا یعنی سونے کی حالت میں اس سے منی خارج ہو جائے گی تو وہ شخص سو سکتا ہے اور اگر سونے کی حالت میں اسے احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے (مسئلہ ۱۵۹۰)

اگر روزہ دار منی خارج ہوتے وقت بیدار ہو جائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ منی کو خارج ہونے سے روکے۔ (مسئلہ ۱۵۹۱)

۴۔ خدا و رسولؐ پر جھوٹ بولنا :

خدا و رسولؐ پر جھوٹ بولنے کی تین صورتیں ہیں ۔

۱۔ اگر روزہ دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارہ وغیرہ کے ذریعے خداوند عالم اور پیغمبر اکرمؐ اور آپؐ کے جانشین آئمہ معصومین علیہم السلام کی طرف جان بوجھ کر کوئی جھوٹی نسبت دے اگرچہ اس کے بعد فوراً کہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے یا فوراً توبہ کرلے تو اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا اور دیگر انبیاء کرام و اوصیاء عظام کے متعلق ایسا کرنے والے کا حکم بھی یہی ہے ۔ (مسئلہ ۱۵۹۶)

۲۔ اگر کسی چیز کو اس خیال سے کہ یہ حق اور سچ ہے خدا یا پیغمبرؐ کی طرف منسوب کرکے بیان کرے اور اس کے بعد معلوم ہو کہ جھوٹ تھا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا ۔ (مسئلہ ۱۵۹۸)

۳۔ اگر معلوم ہو کہ خدا و رسولؐ پر جھوٹ بولنا روزہ کو باطل کر دیتا ہے اور جس چیز کو جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے اس کی نسبت خدا و رسولؐ کی طرف دے اور بعد میں معلوم ہو کہ جو کچھ اس نے کہا ہے وہ سچ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے ۔ (مسئلہ ۱۵۹۹)

اگر روزہ دار کسی بات کو بیان کرنا چاہے لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ سچ ہے یا جھوٹ اور اس کا روزہ بھی باطل نہ ہو تو اسے ان تین طریقوں میں سے ایک طریقہ اختیار کرنا ہوگا ۔

۱۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ بات جس نے بیان کی ہے اس کے حوالے سے بیان کرے ۔

۲۔ احتیاط واجب ہے کہ جس کتاب میں وہ بات لکھی ہوئی ہو اس کتاب کے حوالے سے بیان کرے ۔

۳۔ اگر اپنی طرف سے بھی بیان کرے تب بھی اس کا روزہ باطل نہ ہوگا ۔ (مسئلہ ۱۵۹۷)

۵۔ گاڑھے غبار کا حلق تک پہنچانا :

گاڑھے غبار کو حلق تک پہنچانے کے احکام

۱۔ گاڑھے غبار کو حلق تک پہنچانا روزہ کو باطل کر دیتا ہے خواہ وہ غبار اس چیز کا ہو جس کا کھانا جائز ہے جیسے آٹا یا حرام چنے کا غبار ہو۔ (مسئلہ ۱۶۰۳)

۲۔ روزہ دار کو چاہیئے کہ ایسے گاڑھے بخارات جو منہ میں جانے سے پانی بن جاتے ہیں اور اسی طرح احتیاط واجب کے طور پر سگریٹ اور تمباکو کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

(مسئلہ ۱۶۰۵)

۳۔ اگر بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور احتیاط نہ کرے یا غبار وغیرہ بے اختیار اس کے حلق تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور اگر ممکن ہو تو اُسے باہر نکال دے۔

(مسئلہ ۱۶۰۷)

۶۔ سر کو پانی میں ڈبونا :

سر کو پانی میں ڈبونا

۱۔ عمداً، اگر روزہ دار جان بوجھ کر پورے سر کو پانی میں ڈبو دے اگرچہ اس کے بدن کا باقی حصہ پانی سے باہر ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اس روزہ کی قضا کرے لیکن سارا بدن پانی کے اندر ہو اور سر کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو تو روزہ باطل نہیں ہوگا۔

(مسئلہ ۱۶۰۸)

۲۔ سہواً، اگر روزہ دار بے اختیار طور پہ پانی میں گر جائے اور اس کا پورا سر پانی کے اندر چلا جائے یا بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور سر کو پانی میں ڈبو دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

(مسئلہ ۱۶۱۳)

جو شخص روزے سے ہے اور غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبو دے۔

- اگر بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور غسل کی نیت سے سر کو پانی میں ڈبو دے اس کا روزہ اور غسل دونوں ٹھیک ہیں۔ (مسئلہ ۱۶۱۶)
- اگر معلوم ہو کہ روزے سے ہے اور عمداً غسل کے لئے سر کو پانی میں ڈبو دے تو اگر اس کا روزہ ماہِ رمضان کے روزے کی طرح واجب اور معین ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر دوبارہ غسل کرے اور روزے کی بھی قضا کرے۔ اور اگر مستحب روزہ ہو یا ایسا واجب روزہ ہو جیسے کفارے کا روزہ کہ جس کا وقت معین نہیں تو اس کا غسل صحیح اور روزہ باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۱۷)

اگر آدھے سر کو ایک دفعہ اور دوسرے آدھے حصے کو دوسری مرتبہ پانی میں ڈبوئے تو اس کا روزہ باطل نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۰۹)

۷۔ صبح کی اذان تک جنابت کی حالت پر باقی رہنا:

وہ شخص جو جنابت کی حالت میں ہے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے۔

- اگر جان بوجھ کر صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اگر اس نے تیمم کرنا تھا اور عمداً تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۶۰۹)
- اگر واجب روزہ میں کہ جو ماہِ رمضان کے روزے کی طرح معین وقت رکھتا ہو صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور تیمم بھی نہ کرے لیکن عمداً نہ ہو مثلاً کوئی دوسرا شخص اسے غسل اور تیمم نہ کرنے دیتا ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۶۲۰)

اگر جنب والا شخص ماہِ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے۔

- اگر ایک دن کے بعد اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزہ کی قضا کرے۔
- اگر چند دنوں کے بعد یاد آئے تو جتنے دن کا یقین ہو کہ جنابت سے تھا اتنے دن کے روزوں کی قضا کرے مثلاً اگر نہ جانتا ہو کہ تین دن جنابت سے تھا یا چار دن تو اسے چاہیئے کہ تین دن کے روزوں کی قضا کرے۔

ماہِ رمضان میں جنب ہونے کے احکام

۱۔ جو شخص جنابت سے ہو اور ایسا واجب روزہ رکھنا چاہیئے کہ ماہِ رمضان کے روزوں کی طرح اس کا وقت معین ہو تو اگر عمداً غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت تھوڑا رہ جائے تو وہ تیمم کر کے روزہ رکھ سکتا ہے اور اس کا روزہ صحیح ہے لیکن گنہگار ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۲۱)

۲۔ جو شخص ماہِ رمضان کی کسی رات میں جُنب ہو اور یہ جانتا ہو کہ اگر سو جائے تو صبح تک بیدار نہ ہوگا تو اسے نہیں سونا چاہیئے اور اگر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہوں گے۔ (مسئلہ ۱۶۲۵)

۳۔ جب جنابت والا شخص ماہِ رمضان کی رات میں سو جائے اور پھر بیدار ہو اور یہ احتمال دے کہ اگر دوبارہ سو گیا تو بیدار ہو جائے گا تو غسل کے لئے سو سکتا ہے۔ (مسئلہ ۱۶۲۶)

۴۔ اگر روزہ دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ فوراً غسل کرے۔ (مسئلہ ۱۶۳۶)

۵۔ جو شخص ماہِ رمضان کے روزے کی قضا کرنا چاہتا ہو تو اگر صبح کی اذان تک جنابت کی حالت میں رہ جائے خواہ جان بوجھ کر نہ بھی ہو تب بھی اس کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۶۳۴)

۶۔ اگر جنابت والا شخص صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اگر اس نے تیمم کرنا تھا اور عمداً تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۱۶۱۹)

۸۔ حُقنہ کرنا:

کسی بہنے والی (مائع) چیز سے حُقنہ کرنا اگرچہ کسی مجبوری کی وجہ سے یا علاج کی غرض سے ہو روزہ کو باطل کر دیتا ہے لیکن ایسے کیپسول جو علاج کے لئے بنائے گئے ہوں ان کا استعمال کوئی حرج نہیں اور احتیاط واجب ہے کہ ایسے کیپسول جو لذت لینے کے لئے ہوں جیسے افیون کے کیپسول ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۶۴۵)

۹۔ قے کرنا:

قے کرنا

عمداً۔ اگر روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے۔ اگرچہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے مجبور ہو چکا ہو تو اس کا روزہ باطل ہے۔
سہواً۔ اگر بھول کر یا بے اختیار طور پر قے کرے تو کوئی حرج نہیں
(مسئلہ نمبر ۱۶۴۶)

قے کرنے کے احکام

۱۔ اگر روزہ دار قے کو روکنے پر قادر ہو تو اگر اس کے لئے نقصان دہ نہ ہو اور تکلیف کا باعث نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ قے کو روکے۔
۲۔ اگر بھول کر کوئی چیز نگل جائے اور پیٹ تک پہنچنے سے پہلے اُسے یاد آئے کہ روزہ ہے تو اگر وہ شئے اتنی نیچے جا چکی ہو کہ اگر اُسے پیٹ کے اندر لے جائے تب بھی یہ نہ کہا جائے کہ اس نے وہ شئے کھائی ہے تو ضروری نہیں کہ اُسے باہر نکالے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۶۵۰)
۳۔ اگر ڈکار لے اور بے اختیار کوئی چیز اس کے حلق یا منہ میں آ جائے تو ضروری ہے کہ اُسے باہر نکال دے اور اگر بے اختیار اندر چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ (مسئلہ ۱۶۵۲)

ان چیزوں کے احکام جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔

۱۔ عمداً۔ اگر انسان عمداً اور پورے اختیار کے ساتھ ایسا کام انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے خواہ مسئلہ کا عالم ہو یا جاہل اور یہاں تک کہ بنا بر احتیاط واجب جاہل قاصر ہونے کی صورت میں بھی اس کا روزہ باطل ہوگا۔ (مسئلہ ۱۶۵۳)
۲۔ بھول کر۔ اگر روزہ دار بھول کر کسی ایسے کام کو انجام دے جس سے روزہ باطل ہوتا ہو اور اس خیال سے کہ اس کا روزہ باطل ہو چکا ہے عمداً دوبارہ کسی ایک ایسے کام کو انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۱۶۵۴)

روزے کا کفارہ

وہ مقامات جہاں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں

۱۔ اگر عمداً حقنہ کرے
۲۔ اگر سر پانی میں ڈبو دے (احتیاط واجب کی بنا پر) (مسئلہ ۱۶۵۸)
۳۔ اگر روزہ دار ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے منہ میں آ جائے جبکہ اس شے کو عمداً نگل جائے۔ (مسئلہ ۱۶۷۱)
۴۔ جو شخص خود وقت کی پہچان کر سکتا ہو اگر کسی اور آدمی کے کہنے پر کہ مغرب ہو چکی ہے افطار کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ ابھی مغرب نہیں ہوئی۔ (مسئلہ ۱۶۷۳)

اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کام کرے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو۔

۱۔ اگر مسئلہ معلوم کر سکتا تھا تو احتیاط واجب کے طور پر اس پہ کفارہ واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۶۵۹)
۲۔ اگر مسئلہ معلوم نہیں کر سکتا تھا یا مسئلے کی طرف متوجہ ہی نہ تھا یا اُسے یقین تھا کہ فلاں کام روزے کو باطل نہیں کرتا تو اس پہ کفارہ واجب نہیں ہے۔

جس شخص پہ ماہِ رمضان کے روزے کا کفارہ واجب ہو تو اسے چاہیئے۔

۱۔ ایک غلام آزاد کرے
۲۔ یا دو مہینے روزے رکھے۔ (۳۱ دن پے درپے ہونے چاہئیں)
۳۔ یا ۶۰ فقراء کو کھانا کھلائے۔ یا ہر ایک فقیر کو ایک مُد یعنی دس چھٹانک کھانا مثلاً گندم یا جو وغیرہ دے اور اگر یہ اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو جتنی مقدار میں فقراء کو دے سکتا ہو دے [illegible]
(مسئلہ ۱۶۶۰)

روزے کے کفارے کی دو قسمیں ہیں

کفارۂ جمع

۱۔ اگر کسی حرام چیز سے روزہ کو باطل کرے تو احتیاط کے طور پہ کفارۂ جمع اس پہ واجب ہے یعنی ایک غلام آزاد کرے اور دو مہینے روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ (مسئلہ ۱۶۶۵)

۲۔ اگر روزہ دار خدا و رسولؐ کی طرف جھوٹی نسبت دے (مسئلہ ۱۶۶۶)

۳۔ اگر ماہِ رمضان میں ایک دن حرام جماع کرے۔ (مسئلہ ۱۶۶۷)

۴۔ اگر روزہ دار حرام جماع کرنے کے بعد حلال جماع کرے۔ (مسئلہ ۱۶۶۹)

۵۔ اگر روزہ دار ڈکار لے اور ڈکار لیتے وقت خون یا ابسیدہ غذا اس کے منہ میں آئے اور عمداً اُسے نگل لے۔

ایک کفارہ

۱۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان میں ایک دن کئی مرتبہ ایسا کام انجام دے جو روزے کو باطل کرتا ہو مثلاً جماع کرے۔ (مسئلہ ۱۶۶۸)

۲۔ اگر روزہ دار کوئی ایسا کام کرے جو حلال ہو لیکن اس سے روزہ باطل ہوتا ہو پانی پی لے اور اس کے بعد ایسا کام کرے جو حرام ہو اور روزے کو باطل کر دیتا ہو مثلاً حرام غذا کھائے۔ (مسئلہ ۱۶۷۰)

۳۔ اگر نذر کرے کہ فلاں دن روزہ رکھوں گا تو اگر اس دن عمداً اپنے روزے کو باطل کر دے۔ (مسئلہ ۱۶۷۳)

نوٹ:۔ اگر کلاس میں جماع کے مسئلے کو بیان کرنا مناسب نہ ہو تو نہ کریں۔ یا اجمالی طور پہ بیان کریں۔

دس مقامات میں صرف روزے کی قضا واجب ہے۔

۱۔ روزہ دار ماہِ رمضان کے دن میں جان بوجھ کر قے کرے۔

۲۔ ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہو جائے اور صبح کی اذان تک تیسری نیند سے بھی بیدار نہ ہو۔

۳۔ کوئی ایسا کام نہ کرے جو روزے کو باطل کر دیتا ہو لیکن روزے کی نیت ہی نہ کرے۔ یا ریاکاری کرے یا ارادہ کرے کہ روزہ نہ رکھے گا۔

۴۔ ماہ رمضان میں غسل جنابت کو بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک دن یا چند دن روزے رکھے۔

۵۔ ماہ رمضان میں صبح ہو جانے یا نہ ہونے کی تحقیق کرنے کے بغیر ہی ایسا کام انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۶۔ کوئی دوسرا شخص کہے کہ صبح نہیں ہوئی اور انسان اس کے کہنے پر کوئی ایسا کام کرے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہو اس کے بعد معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۷۔ کوئی شخص کہے کہ صبح ہو چکی ہے اور انسان اس کے کہنے پر یقین نہ کرے یا اسے مذاق سمجھتے ہوئے کوئی ایسا کام انجام دے جو روزہ کو باطل کر دیتا ہے پھر معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی۔

۸۔ کوئی نابینا یا اس جیسا شخص کسی اور آدمی کے کہنے پر افطار کر لے پھر معلوم ہو کہ ابھی مغرب نہیں ہوئی تھی

۹۔ صاف موسم میں اندھیرے کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ مغرب ہو چکی ہے اور افطار کرے پھر معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی لیکن اگر ابر آلود فضا میں مغرب ہو جانے کے گمان پر افطار کرے پھر معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو قضا ضروری نہیں ہے۔

۱۰۔ ٹھنڈا ہونے کے لئے یا بغیر کسی وجہ کے کلی کرے یعنی منہ میں پانی

ڈٹلے اور وہ بے اختیار طور پر اندر چلا جائے، لیکن اگر بھول جائے کہ اس کا روزہ ہے اور پانی کو نگل لے یا وضو کے لئے کلی کرے اور بے اختیار طور پر پانی نیچے چلا جائے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے

(مسئلہ ۱۶۸۸)

قضا روزہ کے احکام

۱۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے ماہِ رمضان کا روزہ نہ رکھے اور اس کی بیماری آئندہ سال ماہ رمضان تک طول پکڑ جائے تو جو روزے نہیں رکھے ان کی قضا اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مُد یعنی دس چھٹانک کھانا یعنی گندم یا جو وغیرہ کسی فقیر کو دے لیکن اگر کسی اور عذر کی وجہ سے مثلاً سفر کرنے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اور اس کا عذر آئندہ ماہِ رمضان تک باقی ہو تو جو روزے اس نے نہیں رکھے ان کی قضا کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مُد کھانا بھی فقیر کو دے ۔

(مسئلہ ۱۷۰۲)

۲۔ اگر کئی سال تک ماہِ رمضان کے روزے کی قضا میں تاخیر کرے تو اسے چاہیئے کہ روزے کی قضا بجالائے اور ہر ایک دن کے بدلے میں ایک مُد کھانا فقیر کو دے۔ (مسئلہ ۱۷۰۹)

۳۔ باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ کی قضا نماز اور روزہ بجا لائے ۔

(مسئلہ ۱۷۱۲)

مسافر کے روزے کے احکام

سفر کرے

ظہر کے بعد — اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنا روزہ پورا کرے ۔

(مسئلہ ۱۷۱۴)

ظہر سے پہلے — اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو جب حدِ ترخص تک پہنچے یعنی اس جگہ تک جہاں سے شہر کی دیواروں کو نہ دیکھ سکتا ہو اور اذان کی آواز بھی نہ سن سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنا روزہ توڑ دے اور اگر اس سے پہلے روزے کو توڑے گا تو احتیاط کے طور پر اس پر کفارہ بھی واجب ہے ۔

(مسئلہ ۱۷۲۱)

سفر سے واپس آئے

ظہر سے پہلے — اگر مسافر ظہر سے پہلے اپنے وطن واپس آجائے

جا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن رہنے کا ارادہ رکھتا ہو:

۱۔ تو اگر کوئی ایسا کام نہ کر چکا ہو جو روزے کو باطل کر دیتا ہے تو اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ اور اگر ایسا کام انجام دے چکا ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

(مسئلہ ۱۷۲۳)

ظہر کے بعد — اگر مسافر ظہر کے بعد اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے کہ جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے تو اس دن کا روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۷۲۳)

☆ امام سے استفتاء

س: جس شخص نے کسی عذر شرعی مثلاً سفر اور بیماری کی وجہ سے ماہ رمضان المبارک کا روزہ افطار کر لیا ہو آیا وہ اس روزے کی قضا دوسرے ماہ رمضان سے تاخیر میں ڈال سکتا ہے۔ اور اگر تاخیر کرے تو اس کا شرعی وظیفہ کیا ہے؟

ج: بسمہ تعالیٰ۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ تاخیر نہ کرے اور اگر تاخیر کرے تو ہر ایک دن کے عوض ایک مد یعنی تقریباً ۱۰ چھٹانک گندم یا روٹی اور اس جیسی دوسری چیزیں فقیر کو دے۔

س: کن لوگوں پہ روزہ واجب نہیں ہے؟ ج:

۱۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا اس کے لئے تکلیف دہ ہے (لیکن دوسری صورت میں ہر ایک دن کے عوض ایک مد طعام، گندم یا جو وغیرہ فقیر کو دے)۔ (مسئلہ ۱۷۲۵)

۲۔ اگر انسان کو ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے اسے زیادہ پیاس لگتی ہو اور پیاس کو برداشت بھی نہ کر سکتا ہو یا اس کے لئے پیاس تکلیف دہ ہو (لیکن دوسری صورت میں ہر دن کے عوض ایک مد طعام، گندم یا جو وغیرہ، فقیر کو دے)۔ (مسئلہ ۱۷۲۷)

۳۔ وہ عورت جس کا وضع حمل قریب ہو اور اس کے لئے روزہ رکھنا تکلیف دہ ہو۔ اور

ہر ایک دن کے عوض ایک مُد طعام یعنی گندم یا جَو وغیرہ فقیر کو دے اور یہی حکم ہے کہ اگر اس کے لئے روزہ رکھنا ضرر اور تکلیف کا باعث ہو۔ (مسئلہ ۱۷۲۸)

۔ ہر وہ عورت جو بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو۔ اگر روزہ رکھے تو اس کے دودھ پینے والے بچے کو یا خود اس کو تکلیف ہوتی ہو اور ہر ایک دن کے عوض ایک مُد طعام فقیر کو دے۔ (مسئلہ ۱۷۲۹)

(مذکورہ بالا چاروں صورتوں میں اگر طاقت ہو تو احتیاطاً واجب ہے کہ روزوں کی قضا بجا لائیں۔

چاند کی پہلی تاریخ ۵ طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ انسان خود چاند کو دیکھے
۲۔ ایسے چند افراد جن کے کہنے سے یقین حاصل ہوتا ہو کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور اسی طرح ہر وہ ذریعہ جس سے یقین حاصل ہو جائے۔
۳۔ دو عادل مرد کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے۔
۴۔ شعبان کی پہلی تاریخ سے ۳۰ دن گزر چکے ہوں، کہ اس سے ماہِ رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے اور اسی طرح جب ماہ رمضان کی پہلی تاریخ سے ۳۰ دن گزر جائیں تو اس سے ماہ شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔
۵۔ حاکم شریعت (مجتہد) حکم کر دے کہ آج پہلی تاریخ ہے۔

"اگر حاکم شرع فیصلہ سنا دے کہ آج چاند کی پہلی تاریخ ہے تو جو شخص اس کا مقلد نہ ہو اس کے لئے بھی اس حکم پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔" (مسئلہ ۱۷۳۱)

پہلی تاریخ کن چیزوں سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

۱۔ نجومیوں کی پیشگوئیوں سے، لیکن اگر ان کے کہنے سے یقین حاصل ہو جائے تو اس یقین پر عمل کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۷۳۱)
۲۔ چاند کے اونچا ہونے یا دیر میں غروب کرنے سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ گذشتہ رات مہینے کی پہلی رات تھی۔ (مسئلہ ۱۷۳۲)

۵۔ تار (ٹیلیگراف) سے، لیکن جس شہر سے ٹیلیگرام آیا ہے وہ اس شہر سے جہاں تار آیا ہے قریب ہو یا دونوں شہروں کا افق ایک ہو اور انسان کو یقین ہو کہ یہ تار حاکم شرع کے حکم یا دو عادل مرد کی گواہی کی وجہ سے بھیجا گیا ہے۔ (توضیح ۔) (مسئلہ ۱۷۳۶)

روزے کی قسمیں

واجب
۱۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے
۲۔ نذر (منت) عہد، قسم

واجب روزے بہت زیادہ ہیں لیکن ہم نے صرف چند کا تذکرہ کیا ہے۔

حرام
۱۔ عید الفطر کے دن کا روزہ
۲۔ عید قربان کے دن کا روزہ
۳۔ اس دن جب انسان کو یقین نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تو رمضان کی پہلی تاریخ کی نیت سے روزہ رکھنا حرام ہے۔

(مسئلہ ۱۷۳۹)

مکروہ
۱۔ دسویں محرم کے دن کا روزہ
۲۔ جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا عید قربان کا دن

(مسئلہ ۱۷۳۷)

مستحب
(حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ سال بھر کے باقی تمام دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے) (مسئلہ ۱۷۴۸)

(جن دنوں کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔
۱۔ ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات کا

مستحب

کا دن اور ہر مہینے کی ۱۰ تاریخ کے بعد والا پہلا بدھ

۲۔ ہر مہینے کی ۱۳، اور ۱۴ اور ۱۵، تاریخ

۳۔ رجب اور شعبان کے پورے مہینے اور ان دونوں مہینوں میں سے کچھ دن خواہ ایک ہی دن ہو۔

۴۔ عید نو روز کے دن۔

۵۔ ماہ ذیقعد کی ۲۵ اور ۲۹، تاریخ

۶۔ ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے ۹، تاریخ تک (روز عرفہ)

۷۔ عید سعید غدیر کے مبارک دن (۱۸ ذی الحجہ)

۸۔ محرم الحرام کی پہلی اور تیسری تاریخ

۹۔ عید میلاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۷ ربیع الاول)

۱۰۔ یوم بعثت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲۷ رجب)

خمس کے احکام

جب تک کوئی شخص اپنے مال کا خمس ادا نہ کرے اس مال میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا خواہ بعد میں خمس دینے کا ارادہ بھی رکھتا ہو۔ (مسئلہ ۱۷۹۰)

۷ چیزوں میں خمس واجب ہوتا ہے۔

۱۔ وہ نفع جو کاروبار سے حاصل ہو۔
۲۔ معدن ۔ (کان)
۳۔ خزانہ (دفینہ)
۴۔ وہ حلال مال جو حرام سے مل گیا ہو۔
۵۔ وہ جواہرات جو سمندر میں غوطہ لگانے سے حاصل ہوئے ہوں۔
۶۔ جنگ میں حاصل ہونے والا مالِ غنیمت
۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے (مسئلہ ۱۷۵۱)

۱۔ کمائی کا نفع

جب کوئی شخص

- تجارت
- یا صنعت
- یا کسی دوسرے کاروبار کے ذریعے
- یا مثلاً کسی میت کی نماز روزہ اجرت پر بجالائے اور اس طریقے سے

کوئی مالی فائدہ حاصل کرے۔ اور وہ مال اس کے اپنے اور اس کے عیال و اولاد کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس بچت کا خمس یعنی پانچواں حصہ ۱/۵ ادا کرے

(مسئلہ ۱۷۵۲)

- یا کوئی مال اسے میراث میں ملے یہ مال جس کی طرف سے اسے میراث میں ملا ہے اگر اس نے اس کا خمس نہ دیا ہو تو اس کا خمس دینا چاہیئے۔

وہ چیزیں جن پر خمس نہیں ہے

۱۔ اگر کاروبار کے علاوہ کوئی سرمایہ حاصل ہو مثلاً کوئی چیز اُسے ہدیہ یا تحفہ دی جائے۔ (مسئلہ ۱۷۵۳)

۲۔ وہ حق مہر جو عورت لیتی ہے

۳۔ وہ میراث جو کسی کو ملے۔ (مسئلہ ۱۷۵۴)

۴۔ وہ مال جو کسی کافر یا ایسے شخص سے حاصل ہو جو خمس کا اعتقاد نہ رکھتا ہو (مسئلہ ۱۷۶۴)

۵۔ جو مال تجارت کے لئے لیا ہے اس کی قیمت زیادہ ہو جائے اور اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس کی قیمت سال کے دوران کم ہو جائے تو اضافہ سرمایہ پر خمس واجب نہیں۔ (مسئلہ ۱۷۶۸)

۶۔ کاروبار کی منفعت سے سال بھر کے دوران جو کچھ۔ خوراک، لباس، گھر کا سامان، مکان کی خریداری، شادی، لڑکی کا جہیز، زیارت مقامات مقدسہ وغیرہ پر خرچ ہوا ہو بشرطیکہ اس کی شان سے زیادہ نہ ہو (مسئلہ ۱۷۷۰) اور فضول خرچی بھی نہ کی ہو

۷۔ وہ مال جو فقیر نے خمس، زکوٰۃ اور مستحب صدقے کے طور پر حاصل کیا ہو (مسئلہ ۱۷۵۹)

۱۔ اور اسی طرح اگر اس مال پر خمس نہ ہو لیکن انسان جانتا ہو کہ یہ مال جس شخص کا ہے اس نے خمس دینا ہے تو ضروری ہے کہ اس کے مال سے خمس دیا جائے۔ (مسئلہ ۱۷۵۵)

۲۔ یا اگر کفایت شعاری کی وجہ سے سال بھر کے اخراجات کے بعد کچھ بچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۷۵۶)

خمس کے احکام

۱۔ وہ شخص جس کے اخراجات کوئی اور شخص دیتا ہو اسے چاہیئے کہ جو سرمایہ اسے حاصل ہو اس کا خمس ادا کرے لیکن اگر اس میں کچھ زیارت وغیرہ پر خرچ کرے تو جتنا بچ گیا ہو اس کا خمس ادا کرے۔ (مسئلہ ۱۷۵۷)

۲۔ اگر اصل سرمایہ سے خمس نہ دیا ہو اور کوئی چیز خریدے یعنی بیچنے والے سے کہے کہ اس شئے کو اس سرمایے سے خریدتا ہوں یا خریدتے وقت اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس مال کی قیمت اس پیسے سے دے گا کہ جس کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

الف۔ اگر حاکم شرع (مجتہد) ۱/۵ حصے کا معاملہ کرنے کی اجازت دے دے (تو اسی مقدار میں معاملہ کرنا صحیح ہے) اور انسان کو چاہیئے کہ جو چیز خریدے اس کا ۱/۵ حاکم شرع کو دے۔

ب۔ اگر حاکم شرع اجازت نہ دے (تو اتنی مقدار کا معاملہ باطل ہوگا) اس صورت میں مسئلے کے دو پہلو ہو سکتے ہیں۔

الف۔ اگر وہ رقم جو بیچنے والے نے لی ہے موجود ہو (تو حاکم شرع اسی رقم کا خمس وصول کرے گا)

ب۔ اور اگر وہ رقم موجود نہ ہو (تو اس کے خمس کا عوض حاکم شرع خریدنے والے یا بیچنے والے سے مطالبہ کرے گا) (مسئلہ ۱۷۶۰)

۳۔ وہ شخص جس نے آج تک خمس نہ دیا ہو اس کا کیا حکم ہے؟

۱۔ اگر کاروبار کے نفع سے کوئی ایسی چیز خریدے جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور ایک سال گزر جائے (تو اس کا خمس ادا کرے)

۲۔ اور اگر گھر کا سامان اور دیگر ایسی چیزیں جن کی اُسے ضرورت ہو خریدے اور وہ چیزیں اس کی حیثیت کے مطابق ہوں (تو اس صورت میں مسئلے کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں)

الف۔ اگر اسے معلوم ہو کہ میں نے اسے اس سال میں خریدا ہے جس میں نفع حاصل ہوا (تو اس کے خمس دینے کی ضرورت نہیں)۔

ب۔ اگر معلوم نہ ہو کہ سال کے دوران خریدا ہے یا سال ختم ہونے کے بعد (تو احتیاط واجب ہے کہ حاکم شرع کے ساتھ مصالحت کرے) (مسئلہ ۱۷۹۷)

***

۳۔ معدن (کان)

اگر کسی کان سے سونا، چاندی، پیتل، تانبا، لوہا، مٹی کا تیل، پتھر کا کوئلہ، فیروزہ، عقیق، پھٹکڑی، نمک، اور دیگر معدنی اشیاء حاصل ہوں بشرطیکہ مقررہ نصاب کے برابر ہوں، تو ان کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

(مسئلہ ۱۷۹۸)

۴۔ خزینہ

خزینہ اس مال کو کہتے ہیں جو
- زمین
- یا درخت
- یا پہاڑ
- یا دیوار میں چھپا ہوا ہو اور کوئی شخص اسے تلاش کرے اور اس طرح سے ہو کہ اسے خزینہ (دفینہ) کہا جا سکتا ہو۔ (مسئلہ ۱۸۰۶)

خزینے کا نصاب احتیاط کے طور پر
- ۱۰۵ مثقال چاندی
- یا ۱۵ مثقال سونا ہے (مسئلہ ۱۸۰۸)

۵۔ وہ حلال مال جو حرام سے مل گیا ہو

اگر حلال مال حرام مال سے
- اس طرح مل گیا ہو کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ نہ پہچانا جا سکتا ہو۔
- اور حرام مال کے مالک۔
- اور اس کی مقدار کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہ ہو۔ تو تمام مال کا خمس نکالنا چاہیئے۔ اس کے بعد بقیہ مال حلال ہو جائے گا۔

(مسئلہ ۱۸۱۳)

اگر حلال مال حرام مال کے ساتھ مل جائے اور حرام مال کی مقدار معلوم ہو

۱۔ اور اس کے مالک کا علم نہ ہو تو اس کے مالک کی نیت سے صدقہ دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع سے اجازت لے۔ (مسئلہ ۱۸۱۴)

۲۔ اور اس کے مالک کا علم ہو: دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رضامندی کرلیں۔ اور اگر مال کا مالک راضی نہ ہو تو اگر علم ہو کہ ایک معین حد تک اس کا مال ہے اور اس سے زیادہ کے بارے شک ہو کہ اس کا مال ہے یا نہیں تو جس مقدار کا یقین ہو کہ اس کا مال ہے وہ اسے دے دینا چاہیئے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ جس مقدار کا بھی احتمال ہو کہ یہ اس کا مال ہے وہ اسے دے دے۔ (مسئلہ ۱۸۱۵)

۳۔ اگر انسان جانتا ہو کہ اس کا مالک ان چند افراد میں سے ایک ہے لیکن اسے نہ پہچانتا ہو کہ ان میں سے کون سا ہے تو اسے چاہیئے کہ قرعہ ڈالے اور جس کے نام پر قرعہ نکلے اسے مال دے دے۔ (مسئلہ ۱۸۱۶)

اگر اس حلال مال کا خمس ادا کرے جو حرام سے مل گیا تھا یا وہ مال جس کا مالک معلوم نہ تھا اور مالک کی طرف سے اسے بطور صدقہ دے دیا تھا۔ اور بعد میں اس کا مالک مل جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے مال کی مقدار اسے دے دے۔ (مسئلہ ۱۸۱۷)

۵۔ وہ جواہرات جو دریا میں غوطہ زنی سے حاصل ہوں۔

اگر دریا میں غوطہ لگانے سے
- لؤلؤ اور مرجان
- یا کوئی اور جواہرات نکلیں تو اگر ان کی قیمت ۱۸ نخود (تقریباً پونے ۴ ماشہ) سونے کے برابر ہو تو ان کا خمس نکالنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۸۱۹)

خمس کا پیشہ

- غوطہ زنی
- یا معدنیات کا نکالنا ہو تو اگر ان کا خمس ادا کرے
- اور اس کے سال کے اخراجات کے بعد کچھ بچ جائے۔ دوبارہ خمس ادا کرنا لازم نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۸۲۶)

۶۔ غنیمت:

اگر مسلمان امام علیہ السلام کے حکم سے کفار کے ساتھ جنگ کریں اور جنگ میں کچھ مال واسباب مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو اُسے مالِ غنیمت کہتے ہیں، مالِ غنیمت کی حفاظت، حمل ونقل وغیرہ کے اخراجات یا وہ مقدار جسے امام علیہ السلام اپنی مصلحت سے جہاں چاہیں صرف کریں اور وہ چیزیں جو امامؑ کے لئے مخصوص ہیں انہیں مالِ غنیمت سے علیحدہ کر لیا جائے اور بقایا مال کا خمس ادا کیا جائے۔ (مسئلہ ۱۸۲۸)

۷۔ وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے:

اگر کافر ذمی کوئی زمین کسی مسلمان سے خریدے تو اسے چاہیئے کہ اس کا خمس ادا کرے۔ (مسئلہ ۱۸۲۹)

خمس کا مصرف

خمس کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے

- ۱۔ سہم امام: جو اس دور میں مجتہد جامع الشرائط کو دینا چاہیئے۔ یا وہاں خرچ کرنا چاہیئے جہاں وہ اجازت دے۔
- ۲۔ سہم سادات: احتیاطاً واجب ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے محتاج (غریب ونادار) سید یا یتیم سید یا اس سید کو دیں جو مسافرت کے عالم میں نادار ہو جائے۔ (مسئلہ ۱۸۳۴)

••• وہ سید جو حالت سفر میں بے خرچ ہو گیا ہو اگر اپنے وطن میں نادار نہ بھی ہو تب بھی اسے خمس دیا جاسکتا ہے۔ (مسئلہ ۱۸۳۵)

** جو سید عادل نہ ہو اسے خمس دیا جاسکتا ہے لیکن جو سید اثنا عشری نہ ہو اُسے خمس دینا جائز نہیں
(مسئلہ ۱۸۳۷)

** جو شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہو اگر کسی کو اس کے سید ہونے کے بارے میں یقین نہ بھی ہو تب بھی اُسے خمس دیا جاسکتا ہے۔
(مسئلہ ۱۸۴۰)

وہ سید جنہیں خمس نہیں دینا چاہیئے

۱۔ وہ سید جو حالتِ سفر میں بے خرچ ہو گیا ہو لیکن اس کا سفر معصیت و گناہ کا سفر ہے (مسئلہ ۱۸۳۶)
۲۔ وہ سید جو اثنا عشری نہیں (بارہ اماموں کا قائل نہیں)
۳۔ وہ سید جو گناہ کرتا ہو جب کہ اسے خمس دینا اس کے گناہ میں اس کی مدد کا باعث بنتا ہو۔
۴۔ وہ سید جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہو اگرچہ خمس کے دیئے جانے سے اس کے گناہوں میں مدد نہ بھی ہوتی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے خمس نہیں دینا چاہیئے۔
(مسئلہ ۱۸۲۸)

خمس کے بارے میں امام خمینی سے چند استفتاء

۱۔ س: اگر کوئی شخص اپنی آمدورفت کے لئے کوئی سواری خرید کرے تو کیا اس کا خمس دینا ضروری ہے یا وہ اس کے سال کے اخراجات میں سے شمار کی جائے گی؟
ج: بسمہ تعالیٰ: اگر زندگی میں سواری کی اسے ضرورت ہو اور صرف کاروبار وغیرہ کے لئے نہ ہو تو اس کا خمس ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔

****

۲۔ س: آیا مکلف شخص اپنے خمس اور زکوٰۃ کا حساب خود کر سکتا ہے اور جو مصرف کے مقامات رسالہ عملیہ (توضیح المسائل) میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ان کے مطابق خود خرچ کر سکتا ہے؟
ج: زکوٰۃ میں کوئی حرج نہیں لیکن خمس میں اُسے اجازت لینی چاہیئے۔

****

۳۔ س: خمس نکالنے کی تاریخ شمسی سال کے حساب سے معین کرنی چاہیئے یا قمری سے؟
ج: شمسی سال سے خمس نکالنے کی تاریخ معین کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

****

۴۔ س: آیا خمس اور سہم امامؑ کی رقم عام رفاہی کاموں کے اکاؤنٹ میں جمع کرائی جا سکتی ہے اور اپنی مرضی کے مطابق اسے خرچ کر سکتے ہیں؟
ج: خمس اور سہم امام کی رقم مرجع تقلید یا ان کے مُسلّم وکیل کو دینی چاہیئے یا ان کی اجازت سے خرچ کرنی چاہیئے۔

****

۵۔ س: آیا پنشن کی رقم سے خمس ادا کرنا ضروری ہے؟

ج : پنشن کی رقم اگر سابقہ تنخواہ سے کم کی گئی ہو تو خمس دینا ہوگا۔

****

۸۔ س : اگر کوئی شخص اپنے خمس کے سال کے دوران وہ چیز بیچ دے جو اس کے سالانہ اخراجات میں شمار کی جاتی ہے۔ جیسے مکان، زیورات، لباس، فرش وغیرہ، یا اسے پیسوں کی ضرورت ہے یا وہ یہ کہ ان کے عوض کوئی اچھی چیز لے یا کوئی اور مقصد رکھتا ہو۔ بہر حال اپنی ضرورت کی چیز کو بیچ دے اور اس کی رقم وصول کرے تو کیا اس رقم کا خمس دینا ہوگا یا نہیں ؟ اور اگر دینا ہو تو فوراً دے یا سال کے آخر میں اگر بچ جائے تو خمس دے ؟

ج : بسمہ تعالیٰ۔ اگر مذکورہ بالا چیزیں گزشتہ سالوں میں خریدی گئی ہوں۔ تو انہیں بیچنے کی صورت میں ضروری ہے کہ سال کا انتظار کئے بغیر خمس ادا کرے، اور اگر اس کے بدلے میں کوئی ایسی چیز خرید کرے جو اس کی ضروریات میں سے ہو تو خمس واجب نہیں ہے۔ اور اگر اسی سال خریدی تھی جس سال میں بیچ رہا ہے تو سال کے آخر میں بقایا رقم کا خمس ادا کرے۔

زکوٰۃ کے احکام
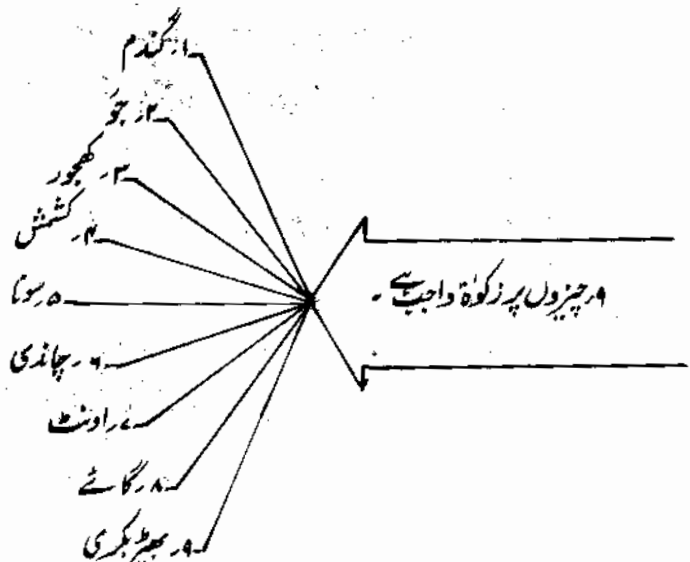
(مسئلہ ۱۸۵۴)

گندم اور جَو کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہیں گندم اور جَو کہا جا سکتا ہو اور کشمش کی زکات احتیاط واجب کے طور پر اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ غورہ (سبز رنگ کا خام پھل جو اکثر کھٹا ہوتا ہے) ہو اور جب کھجور تھوڑی سی خشک ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ لیکن گندم اور جَو کی زکوٰۃ دینے کا وقت وہ ہے جب فصل تیار ہونے کے بعد کاٹی جائے اور ان کے دانے بھوسے سے الگ کر لئے جائیں۔ اور کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت وہ ہے جب وہ خشک ہو جائیں (مسئلہ ۱۸۵۸)

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط

۱۔ مال، مقررہ نصاب کے برابر ہو
۲۔ اس کا مالک بالغ ہو۔
۳۔ عاقل ہو۔
۴۔ آزاد ہو
۵۔ اور اپنے مال میں شرعاً تصرف بھی کر سکتا ہو، (مسئلہ ۱۸۵۵)
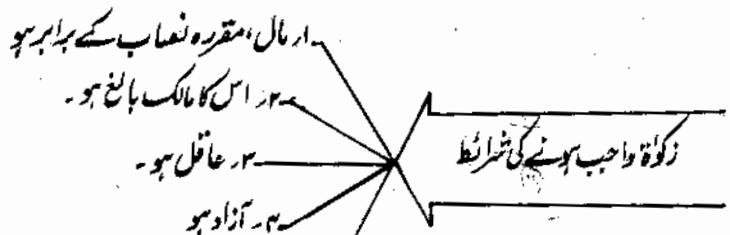
۳۔ اگر گندم، جو، کھجور اور انگور کو بارش کے پانی سے سیراب بھی کیا جائے اور ڈول وغیرہ بھی استعمال کئے جائیں تو اگر (اس پانی اس طرح دیا جائے کہ لوگ کہیں کہ ڈول وغیرہ سے آبپاشی ہوئی ہے نہ کہ بارش کے پانی سے) تو زکوٰۃ ۱/۲۰ ہوگی۔ ۴۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ آبپاشی نہر کے پانی سے اور بارش کے پانی سے ہوئی ہے تو اس کی زکوٰۃ ۱/۱۰ ہوگی۔ بلکہ اگر یہ نہ کہا جاسکے کہ آبپاشی بارش کے پانی سے ہوئی یا نہر کے پانی سے لیکن نہر اور بارش کے پانی سے بہ نسبت ڈول کے زیادہ آبپاشی ہوئی ہو۔ تو احتیاط واجب کے طور پر اس کی زکوٰۃ ۱/۱۰ ہوگی۔ (مسئلہ ۱۸۷۶)

گائے کے ۲ نصاب ہیں۔

۱۔ پہلا نصاب ۳۰ تک ہے کہ جب گائیں ۳۰ ہو جائیں تو اگر ان میں باقی شرائط پائی جاتی ہوں تو ان میں سے ایک ایسا بچھڑا جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو وہ زکوٰۃ کے عنوان سے دینا چاہیئے۔

۲۔ دوسرا نصاب ۴۰ ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک بچھڑی ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو، البتہ تیس (۳۰) اور (۴۰) چالیس کے درمیانی عدد پر زکات واجب نہیں ہے۔ اور اسی طرح جب تک ان کی تعداد ۶۰ تک نہ پہنچے تو صرف ۴۰ کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ اور جب ان کی تعداد ۶۰ تک پہنچ جائے تو چونکہ یہ پہلے نصاب کا دگنا ہے لہٰذا دو بچھڑے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں زکات میں دینے چاہئیں۔ اسی طرح جب تعداد زیادہ ہوتی جائے تو پھر تیس تیس کے حساب پر یا چالیس چالیس کے حساب پر یا تیس اور چالیس کے حساب پر زکوٰۃ دی جائے گی۔ (مسئلہ ۱۹۱۲)

نصاب

بھیڑ بکری کے ۵ نصاب ہیں

۱۔ ۴۰ اور اس کی زکوٰۃ ایک بھیڑ یا بکری ہے (اور جب تک بھیڑ بکری کی تعداد ۴۰ تک نہ پہنچ جائے زکوٰۃ واجب نہیں ہے)

۲۔ ۱۲۱ اور اس کی زکوٰۃ ۲ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۳ ر ۲۰۱ اور ان کی زکوٰۃ ۳ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔
۴ ر ۳۰۱ اور ان کی زکوٰۃ ۴ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔
۵ ر ۴۰۰ اور اس سے زیادہ کہ ان کا حساب سو سو کر کے کرنا چاہیئے اور ہر سو کے لئے ایک بھیڑ یا بکری زکوٰۃ کے طور پر دینی واجب ہے (مسئلہ ۱۹۱۳)

اونٹ یا بھیڑ بکری کی زکوٰۃ کی دیگر شرائط

۱ ر جانور پورا سال بیکار رہے اور اگر سال بھر میں صرف ایک یا دو دن بھی کام کرتا رہا ہو تب بھی احتیاط یہ ہے کہ اس کی زکات دینی واجب ہے۔
۲ ر پورا سال صحرائی گھاس پھوس چرتا رہے اور اگر پورا سال یا سال کے کسی حصے میں کاٹے ہوئے گھاس یا مالک کی اپنی زراعت سے یا کسی اور کی ملکیت کی زراعت سے چرتا رہا ہو تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۹۰۸)

نصاب:

گندم، جو، کھجور، کشمش

۲۰۷، ۸۴۷ کیلوگرام (مسئلہ ۱۸۶۴)

سونے کے دو نصاب ہیں۔

۱ ر پہلا نصاب ۲۰ مثقال شرعی ہے اور ہر مثقال ۱۸ نخود کے برابر ہے پس جب سونا ۲۰ مثقال شرعی (تقریباً ۵ تولے پاکستانی) کی مقدار تک پہنچ جائے تو اگر اس میں دیگر شرائط پائی جاتی ہوں تو اس کا $\frac{1}{40}$ واں حصہ زکوٰۃ کے طور پر دینا چاہیئے اور اگر اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
۲ ر دوسرا نصاب چار مثقال شرعی ہے جو تقریباً ۱۴ $\frac{2}{5}$ ماشہ بنتی ہے یعنی اگر ۵ تولہ پر ۱۴ ماشہ اور زیادہ ہو جائے تو مجموعی مقدار سے $\frac{1}{40}$ کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۸۹۶)

چاندی کے دو نصاب ہیں۔

۱ ر پہلا نصاب ۱۰۵ مثقال رائج الوقت ہے کہ اگر چاندی اس مقدار تک پہنچ جائے (یعنی ۴۲ تولہ) تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر دینا چاہیئے۔
۲ ر دوسرا نصاب ۲۱ مثقال ہے یعنی اگر ۱۰۵ مثقال (۴۲ تولہ) پر

۱۲ مثقال (۵ تولہ ۳ ½ ماشہ) اور زیادہ ہو جائے تو مجموعی مقدار (۲۷۶ مثقال) کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۸۶۱)

اونٹ کے ۱۲ نصاب ہیں:

۱۔ ۵ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱ بھیڑ یا بکری ہے اور جب تک اونٹوں کی تعداد اس قدر نہ ہو جائے زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔

۲۔ ۱۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۲ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۳۔ ۱۵ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۳ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۴۔ ۲۰ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۴ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۵۔ ۲۵ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۵ بھیڑ یا بکریاں ہیں۔

۶۔ ۲۶ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱ اونٹ ہے (جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو)

۷۔ ۳۶ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱ اونٹ ہے (جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو)

۸۔ ۴۶ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱ اونٹ ہے (جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو۔)

۹۔ ۶۱ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۱ اونٹ ہے (جو پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو)

۱۰۔ ۷۶ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۲ اونٹ ہیں (جو تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔)

۱۱۔ ۹۱ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ۲ اونٹ ہیں۔ (جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔)

۱۲۔ ۱۲۱ اونٹ اور اس سے زیادہ، ان کی زکوٰۃ چالیس چالیس کر کے ہر ۴۰ اونٹوں کی بابت ایک ایسا اونٹ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو دینا چاہیئے یا پچاس پچاس کر کے حساب کریں تو ہر پچاس کے

۵۔ اسے ایک ایسا اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو دینا چاہیئے۔ (مسئلہ ۱۹۱۰)

انسان کو چاہیئے کہ قصدِ قربت کے ساتھ یعنی خداوند عالم کا فرمان بجالانے کے لئے زکوٰۃ دے اور اپنی نیت میں یہ بھی معین کرے کہ جو کچھ دے رہا ہے یہ مال کی زکوٰۃ ہے یا فطرہ کی زکات۔ (مسئلہ ۱۹۵۷)

زکوٰۃِ فطرہ

زکوٰۃ فطرہ کے واجب ہونے کی شرائط
جو شخص عید کی رات غروب کے وقت

۱۔ بالغ
۲۔ عاقل
۳۔ ہوشیار ہو
۴۔ اور فقیر یا کسی کا غلام (بندہ) بھی نہ ہو اُسے چاہیئے کہ خود اپنے لئے اور ان افراد کے لئے جن کا نان و نفقہ اس پر ہے ہر ایک کے لئے ایک صاع (۳ کیلو) گندم یا جَو یا کشمش یا چاول یا مکئی اور اس قسم کی دوسری چیزیں مستحق کو دے اور اگر ان میں سے کسی ایک کی قیمت بھی دے دے تو کافی ہے۔

(دسمبر ۱۹۹۱)

حج کے احکام

حج کسے کہتے ہیں؟
حج سے مراد خانۂ خدا کی زیارت کرنا اور وہ اعمال بجالانا جن کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ وہاں بجالائے جائیں۔

جس شخص میں یہ شرائط پائی جائیں اس پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ حج واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ بالغ ہو
۲۔ عاقل اور آزاد ہو
۳۔ حج پر جانے کی وجہ سے کسی ایسے حرام کام کرنے پر مجبور نہ ہو جائے کہ جس کی حرمت شرعی لحاظ سے زیادہ ہے یا کسی ایسے واجب کام کو ترک کر دے جو حج سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔

۴۔ مستطیع ہو
چند چیزوں سے استطاعت حاصل ہوتی ہے۔

۱۔ راستے کا خرچ اور وہ چیزیں جو اس کی شان کے مطابق ہوں اور سفر میں ان کی ضرورت پڑتی ہو وہ رکھتا ہو اور اسی طرح یا تو سواری اس کے پاس ہو یا اتنی رقم موجود ہو کہ جس سے سواری کا انتظام کر سکے۔

۲۔ صحت و سلامتی اور جسم میں اتنی طاقت موجود ہو کہ مکہ مکرمہ جا کر حج کے اعمال بجالا سکے۔

۳۔ سفر میں کوئی رکاوٹ درپیش نہ ہو۔

۴۔ اعمالِ حج بجالانے کے لئے کافی وقت رکھتا ہو۔

۵۔ ایسے افراد کے اخراجات بھی اس کے پاس ہوں جن کا نان ونفقہ اس پر واجب ہے۔

۶۔ حج سے واپس آکر اپنے روزگار وغیرہ کے وسائل بھی رکھتا ہو کہ واپس آکر زندگی گزارنے میں تنگدستی کا شکار نہ ہو جائے۔

(مسئلہ ۲۰۳۶)

امام خمینی سے استفتاء

س: جو شخص حج پر جانے کی استطاعت رکھتا ہو کیا وہ اسلامی حکومت کی مالی مشکلات کے پیشِ نظر حج کی رقم حکومت کے ضروری اخراجات میں دے سکتا ہے؟

ج: بسمہ تعالیٰ؛ مستطیع کو چاہئے کہ وہ حج پر جائے اور خود کو زہ بالا امور کے لئے رقم دینا واجب حج کی ادائیگی سے کفایت نہیں کرتا۔

معاملات کے احکام

معاملات کے احکام

باطل معاملے

۱۔ عین نجس چیزوں کا خریدنا اور بیچنا جیسے پیشاب، پاخانہ اور نشہ آور چیزیں۔
۲۔ غصبی مال کی خرید و فروخت
۳۔ ان چیزوں کی خرید و فروخت جن کی کوئی مالیت نہیں جیسے کیڑے مکوڑے۔
۴۔ ان چیزوں کی خرید و فروخت جن کی منفعت عام طور پر حرام ہو جیسے جوا اور موسیقی کے آلات
۵۔ وہ معاملات جن میں سود ہو (سود والے معاملے)

نوٹ:۔ بیماروں کے علاج کے لئے خون کی خرید و فروخت جائز ہے۔

خریدنے اور بیچنے والے کی شرائط

۱۔ بالغ ہو
۲۔ عاقل ہو
۳۔ حاکم شرع نے انہیں ان کے اموال میں تصرف کرنے سے منع نہ کیا ہو یا بلوغ کی حالت میں سفیہ نہ ہوں۔
۴۔ خرید و فروخت کا ارادہ رکھتے ہوں (قصد اور صحیح ارادے سے معاملہ کریں مذاق وغیرہ کے طور پر نہیں)
۵۔ کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو۔
۶۔ جو شے یا قیمت دے رہے ہوں اس کے مالک ہوں یا باپ داوے کی طرح صغیر کے اموال کا تصرف ان کے ہاتھ میں ہو۔

نابالغ بچے کے ساتھ معاملہ کرنا باطل ہے سوائے دو صورتوں میں

۱۔ اگر بچہ ممیز ہو اور ایسی تھوڑی قیمت والی چیز کا معاملہ کر رہے ہوں جس کا معاملہ عام طور پر بچے کرتے ہیں۔

۲۔ اگر بچہ صرف رقم مالک کو دینے اور اس سے مال لے کر خریدار تک پہنچانے کا ذریعہ ہو (اس صورت میں گویا دو بالغ افراد کے درمیان معاملہ انجام پایا ہے)۔

مال اور اس کے عوض کی شرائط

۱۔ اس کی مقدار، پیمانہ یا گنتی وغیرہ معلوم ہو۔

۲۔ اسے سپرد کر سکتے ہوں (لہٰذا بھاگے ہوئے گھوڑے کا بیچنا جائز نہیں)

۳۔ وہ خصوصیات معین ہوں جو جنس اور اس کے عوض میں ہیں اور ان کی وجہ سے لوگوں کی توجہ معاملے کی بابت مختلف ہو جاتی ہے۔

۴۔ کسی اور شخص کا مال اور اس کے عوض میں کوئی حق نہ ہو

۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اصل مال کو بیچنا چاہیئے نہ کہ اس کی منفعت کو (مسئلہ ۲۰۹۰)

خرید و فروخت کا صیغہ:۔

خرید و فروخت میں ضروری نہیں کہ صیغہ عربی زبان میں پڑھا جائے مثلاً اگر بیچنے والا فارسی (یا اردو) میں کہے کہ میں اس مال کو اس قیمت پر بیچتا ہوں اور خریدار کہے مجھے قبول ہے تو معاملہ صحیح ہے البتہ ضروری ہے کہ خریدنے اور بیچنے والے کا قصد انشاء یعنی خریدنا اور بیچنا ہی ہو۔

معاملات (خرید و فروخت) کی قسمیں:۔

۱۔ (نقد) وہ ہے کہ جنس (مال) اور اس کا عوض دونوں مہیا و موجود ہوں اور خریدنے والا اور بیچنے والا اصل مال اور اس کی قیمت ایک دوسرے سے مانگ سکتے ہوں اور وصول کر سکتے ہوں۔ (مسئلہ ۲۱۰۴، تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۵۳۹)

۲۔ (اُدھار) وہ ہے کہ جنس (مال) موجود ہو اور سپرد کرنے کے لئے حاضر ہو لیکن اس کی قیمت مُوجل ہو یعنی مقررہ مدت تک ادا کر دی جائے گی تو اس مدت سے پہلے ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

۳۔ (سلف) وہ معاملہ ہے کہ خریدار رقم ادا کر دے تا کہ فلاں مدت کے بعد جنس (مال) وصول کرے گا مثلاً یوں کہے کہ اس رقم کو دیتا ہوں تا کہ چھ مہینے کے بعد فلاں شئے کو وصول کروں گا، (اُدھار والے معاملے کے برعکس) (مسئلہ ۲۱۱۰)

۴۔ (صرف) یعنی سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے بیچیں یا سونا چاندی کے مقابلے میں اور چاندی سونے کے مقابلے میں بیچیں کہ جنس اور اس کا عوض ایک دوسرے کو سپرد کر دیں قبل اس کے کہ خریدنے والا اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جُدا ہوں۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۵۳۹)

۵۔ جنس اور قیمت (عوض) میں سے کوئی چیز معاملہ کے وقت موجود نہ ہو۔

معاملہ سلف کی ۶ شرطیں ہیں:۔

۱۔ وہ خصوصیات کہ جن کی وجہ سے جنس (مال) کی قیمت میں فرق پڑ جاتا ہو وہ معین کرنی چاہئیں، البتہ زیادہ باریکیوں میں جانا ضروری نہیں۔

۲۔ اس سے پہلے کہ خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے جُدا ہوں خریدنے والا پوری قیمت بیچنے والے کو ادا کر دے۔

۳۔ مدت پوری طرح معین کریں۔

۴۔ احتیاطاً واجب ہے کہ جنس (مال) وصول کرنے کی جگہ معین کریں۔

۵۔ جنس (مال) کی وصولی کا وقت بھی معین کریں۔

۶۔ مال کا وزن اور پیمانہ معین کریں۔

(مسئلہ ۲۱۱۲)

معاملہ توڑ دینے کے حق کو "خیار" کہتے ہیں اور خریدار اور بیچنے والا گیارہ صورتوں میں معاملے کو توڑ سکتے ہیں۔

خیارات

وہ مقامات جہاں معاملہ توڑا جاسکتا ہے (مسئلہ ۲۱۲۴)

۱۔ مجلسِ معاملہ یعنی وہ جگہ جہاں معاملہ انجام پایا ہے وہاں سے متفرق نہ ہوئے ہوں۔ اس "خیار" کو "خیارِ مجلس" کہتے ہیں ← مجلس

۲۔ دونوں میں سے کسی کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ غبن (دھوکا) ہوا ہو۔ یعنی دونوں نے دھوکا کھایا ہو ← غبن

۳۔ معاملے میں معاہدہ کریں کہ دونوں یا ان میں کوئی ایک معاملے کو فلاں وقت تک توڑ سکتا ہے۔ ← شرط

۴۔ بیچنے والا یا خریدار اپنے مال کو جیسا ہے اس سے بہتر بتائے تاکہ اس کی قیمت زیادہ ہو جائے۔ ← تدلیس

۵۔ خریدار یا بیچنے والا کوئی شرط مقرر کریں۔ لیکن اس پر عمل نہ کریں۔ ← تخلفِ شرط

۶۔ جنس (اصل مال) یا اس کے عوض میں کوئی عیب پایا جائے۔ ← عیب

۷۔ معلوم ہو جائے کہ جو مال بیچا گیا ہے اس میں کچھ مقدار کسی اور کی ملکیت ہے۔ ← شرکت

۸۔ بیچنے والا جب کسی چیز کی خصوصیات کو خریدار کے سامنے بیان کرے اور خریدار نے اس شئے کو نہ دیکھا ہو، بعد میں معلوم ہو کہ وہ شئے ان صفات کی حامل نہیں۔ ← رویت

۹۔ خریدار نے جس شئے کو نقد خریدا ہو اگر تین دن تک اس کی قیمت ادا نہ کرے اور بیچنے والے نے بھی وہ شئے تین دن تک خریدار کو نہ دی ہو۔ ← تاخیر

۱۰۔ وہ حیوان جسے خریدا گیا ہو تو خریدار تین دن تک اس معاملے کو توڑ سکتا ہے۔ ← حیوان

۱۱۔ بیچنے والا اس شئے کو خریدار کے سپرد نہ کر سکے جو اس نے بیچی ہو ← تعذرِ تسلیم

اگر خریدار کو معلوم ہو جائے کہ جو مال خریدا ہے اس میں کوئی نقص و عیب ہے تو چار صورتوں میں نہ تو معاملے کو توڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے بدلے کچھ لے سکتا ہے۔

۱۔ خریدتے وقت اس مال کے عیب دار ہونے کو جانتا ہو۔

۲۔ مال کی جو قیمت مقرر ہوئی ہے اس پر راضی ہو۔

۳۔ خریدتے وقت کہے کہ اگر مال میں نقص ہوا تو واپس نہیں کروں گا اور قیمت کا فرق بھی نہیں لوں گا۔

۴۔ بیچنے والا معاملہ کے وقت کہے کہ اس شئے کو جس عیب کے ساتھ بھی ہے۔ اسی طرح بیچتا ہوں۔

(مسئلہ ۲۱۳۴)

تین صورتوں میں اگر خریدار کو معلوم ہو جائے کہ مال میں کوئی عیب موجود ہے تو معاملے کو توڑ نہیں سکتا البتہ قیمت کا فرق وصول کر سکتا ہے۔

۱۔ معاملے کے بعد اس شئے میں اس طرح تبدیلی پیدا کر دے کہ دیکھنے والے کہیں کہ جس طرح خریدتے اور وصول کرتے وقت لی تھی اس طرح نہیں رہی۔

۲۔ معاملہ کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس شئے میں عیب ہے اور اس نے فقط واپس کرنے کے حق کو ساقط کیا ہو۔

۳۔ مال وصول کرنے کے بعد اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے۔

(مسئلہ ۲۱۳۵)

شرکت (پارٹنر شپ)

شرکت کا مطلب

ایک شئے کا دو یا دو سے زیادہ افراد کی ملکیت میں ہونا (وہ شئے خواہ عین (اصل مال) ہو یا دَین (قرضہ) اور خواہ منفعت ہو یا حق) تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۶۲۴)

شرکت کے احکام

۱۔ اگر دو آدمی آپس میں شریک ہونا چاہیں تو اگر ان میں سے ہر ایک اپنا کچھ مال دوسرے کے مال کے ساتھ اس طرح ملا دے کہ ایک دوسرے کے مال کی علیحدہ تمیز نہ ہو سکے اور عربی یا کسی اور زبان میں شرکت کا صیغہ بھی جاری کر دیں یا ایسا کام کریں کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہیں تو ان کی شراکت ٹھیک ہے۔ (مسئلہ ۲۱۴۲)

۲۔ اگر شرکت کے عقد میں یہ شرط کی جائے کہ دونوں مل کر خرید و فروخت کریں گے یا ہر شخص علیحدہ معاملہ کرے گا یا صرف ایک فریق معاملہ کرے گا تو واجب ہے کہ اپنی شرط اور قرارداد پر عمل کریں (مسئلہ ۲۱۴۹)

۳۔ اگر معین نہ کریں کہ اُن میں سے کون سا شخص مشترکہ مال سے خرید و فروخت کرے گا تو ان میں کوئی ایک بھی دوسرے کی اجازت سے کوئی معاملہ انجام نہیں دے سکتا۔ (مسئلہ ۲۱۵۰)

۴۔ جب کوئی ایک شریک کہے کہ شرکت والے سرمایے کو تقسیم کریں تو واجب ہے کہ دوسرے شریک افراد اس کی بات مانیں۔ (مسئلہ ۲۱۵۶)

شریک کی شرائط

۱۔ مکلف ہو
۲۔ عاقل ہو
۳۔ اپنے ارادے اور اختیار سے شرکت کریں۔
۴۔ اور اپنے اموال میں تصرف کر سکتے ہوں۔
(مسئلہ ۲۱۴۵)

ناجائز شراکت

۱۔ اگر چند آدمی جو اپنے کام کی مزدوری لیتے ہیں اس مزدوری میں آپس میں شریک ہو جائیں جیسے بال کاٹنے والے آپس میں طے کریں کہ انہیں جتنی اجرت ملے گی آپس میں تقسیم کریں گے تو ان کی شرکت صحیح نہیں ہے۔
(مسئلہ ۲۱۴۲)

۲۔ اگر طے کریں کہ ساری منفعت ایک شخص لے گا تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر یہ طے کریں کہ تمام نقصان یا نقصان کا زیادہ تر حصہ ان میں سے صرف ایک ہی برداشت کرے گا تو ان کی شراکت اور قرارداد دونوں صحیح ہیں۔
(مسئلہ ۲۱۴۷)

وہ شرکا جو شرکت والے سرمایے میں تصرف نہیں کر سکتے

۱۔ اگر شرکا میں سے کوئی ایک مر جائے۔
۲۔ یا دیوانہ ہو جائے۔
۳۔ یا بے ہوش ہو جائے۔
۴۔ یا سفیہ (بے وقوف) ہو جائے اور حاکم شرع اسے اس کے اموال میں تصرف کرنے سے روک دے۔ (مسئلہ ۲۱۵۰)

مُصالحت

صلح و مصالحت کا مطلب:-

مصالحت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص سے طے کرے کہ

۱۔ اپنے مال
۲۔ یا مال کی منفعت کا کچھ حصہ اس کی ملکیت میں دے دے۔
۳۔ یا اپنے مطالبے (قرضے)
۴۔ یا اپنے حق کو چھوڑ دے اور وہ بھی اس کے بدلے میں اپنے مال
۵۔ یا مال کی منفعت کا کچھ حصہ اُسے دے دے۔
۶۔ یا اپنے قرض یا اپنے حق کو جو اسے حاصل ہے چھوڑ دے۔

(مسئلہ ۲۱۶۰)

مصالحت کے احکام

۱۔ مصالحت کا صیغہ عربی زبان میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ جس لفظ سے بھی اپنے مطلب کو سمجھا سکیں کہ آپس میں مصالحت کر لی ہے ٹھیک ہے (مسئلہ ۲۱۶۲)

۲۔ جب کوئی شخص اپنے قرض یا اپنے حق کے بدلے میں کسی سے مصالحت کرے تو اسی صورت میں صحیح ہوگا جب وہ دوسرا قبول کرے۔ (مسئلہ ۲۱۶۴)

۳۔ جو چیز مصالحت پر لی ہو اگر وہ عیب دار ہو تو مصالحت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ صحیح اور عیب دار شے کی قیمت کا فرق وصول نہیں کر سکتا (مسئلہ ۲۱۷۱)

۴۔ جب ان دو چیزوں میں جو ایک ہی جنس سے ہوں اور ان کا وزن بھی معلوم ہے مصالحت کرنا چاہیں تو اس صورت میں ایسا کرنا ٹھیک ہوگا جب ان چیزوں میں سے کسی ایک کا وزن دوسری شے سے زیادہ نہ ہو لیکن اگر ان کا وزن معلوم نہ ہو اگرچہ احتمال ہو کہ ان میں سے ایک کا وزن زیادہ

ہے تو پھر بھی مصالحت ٹھیک ہے ۔
(مسئلہ ۲۱۶۶)

مصالحت کی شرائط

جو دو آدمی آپس میں کسی چیز پہ مصالحت کریں تو دونوں

۱۔ عاقل ہوں ۔
۲۔ بالغ ہوں ۔
۳۔ کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو ۔
۴۔ مصالحت کا ارادہ رکھتے ہوں
۵۔ حاکم شرع نے بھی انہیں ان کے اموال پہ تصرف کرنے سے نہ روکا ہو (مسئلہ ۲۱۶۱)

کرایہ کی شرائط اور احکام

۱۔ کرایہ پر دینے والا اور وہ شخص جو کوئی چیز کرایہ پہ لے دونوں مکلف ہوں۔
۲۔ عاقل ہوں ۔
۳۔ اپنے ارادے و اختیار سے کرایہ کو انجام دیں ۔
۴۔ اور اپنے اموال میں تصرف کرنے کا حق بھی رکھتے ہوں ۔ (مسئلہ ۲۱۷۴)
۵۔ کرایہ پہ دینے والے یا لینے والے کے لیے عربی زبان میں صیغہ جاری کرنا ضروری نہیں (مسئلہ ۲۱۷۷)
۶۔ اگر کوئی کسی سے شرط کرے کہ وہ صرف اسی شخص کا کام کرے گا تو وہ شخص اس مزدور کو کسی دوسرے کے پاس اجرت پہ نہیں دے سکتا ۔ (مسئلہ ۲۱۸۱)
۷۔ کرایہ دار جو مال کرایہ کی بابت دے اسے معلوم ہونا چاہیے (مسئلہ ۲۱۹۳)

کرایہ کے احکام

کرایہ کی شرائط اور احکام

۱۔ معین ہونا چاہیئے (اگر کہے کہ اپنے مکانوں میں سے ایک مکان کرایہ پہ دیتا ہوں تو ٹھیک نہیں ہے)

۲۔ کرایہ دار اس شے کو دیکھے یا کرایہ پہ دینے والا اس شے کی تمام خصوصیات مکمل طور پہ بیان کرے۔

۳۔ اس شے کا سپرد کرنا ممکن ہو (اگر اس گھوڑے کو کرایہ پہ دے جو بھاگ گیا ہو تو معاملہ باطل ہے)

۴۔ وہ شے استعمال کرنے کی وجہ سے بالکل ہی ختم نہ ہو جائے (لہٰذا روٹی، میوہ اور دوسری اشیاء خوردنی کرایہ پہ دینا صحیح نہیں)

۵۔ جس مال کو کرایہ پہ دیا جائے اس سے مطلوبہ فائدہ حاصل کرنا ممکن ہو۔

۶۔ جس چیز کو کرایہ پہ دے رہا ہو وہ اس کا اپنا مال ہو لہٰذا اگر کسی دوسرے کا مال کرایہ پر دے تو وہ معاملہ اس صورت میں صحیح ہوگا جب اس کا مالک راضی ہو جائے۔

(مسئلہ ۲۱۸۴)

وہ فوائد جن کے لئے اموال کو کرایہ پر دینا چاہیئے اور ان کی شرائط

۱۔ حلال ہو۔

۲۔ ایسا فائدہ حاصل کرنے کے لئے رقم دینا جسے عام لوگ بے ہودہ کام نہ کہیں۔

۳۔ جس چیز کو کرایہ پر دیں اگر اس کے چند فوائد ہوں تو جو فائدہ کرایہ پہ لینے والا اس سے حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے معین کرنا چاہیئے (مثلاً اگر کسی جانور کو سواری اور سامان اٹھانے کے لئے کرایہ پر دیا جاتا ہو تو کرایہ کرتے وقت معین کرنا چاہیئے کہ سواری کے لئے ہے یا سامان کے لئے یا دونوں کے لئے)

۴۔ فائدہ حاصل کرنے کی مدت معین کریں اور اگر مدت معلوم نہ ہو لیکن عمل (کام) کو معین کریں۔ مثلاً درزی سے طے کریں کہ لباس کو اس طرح سی کے دے تو کافی ہے۔

(مسئلہ ۲۱۸۷)

کرایہ کی وہ صورتیں جو باطل ہیں۔

۱۔ اگر کرایہ کی مدت معین نہ کرے اور کہے کہ جب سے آپ اس مکان میں رہیں گے ہر مہینے دس روپے اس کا کرایہ ادا کریں تو یہ معاملہ صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۱۹۰)

۲۔ اگر کرایہ پر لینے والے سے کہیں کہ آپ کو دس روپے مہینے پر مکان کرایہ پہ دیا اور آئندہ بھی اسی کرایہ پر حساب کریں گے تو صرف پہلے مہینے میں کرایہ صحیح ہے۔ لیکن اگر یہ کہے کہ ہر مہینے دس روپے کرایہ ہوگا اور اس کی ابتدا و انتہا معین نہ کریں تو پہلے مہینے سمیت تمام معاملہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۱۹۱)

۳۔ جس مکان میں مسافر اور زائرین قیام کرتے ہیں اور معلوم نہیں کہ کتنے دن وہاں رہیں گے تو اگر مقرر کریں کہ مثلاً ایک رات کا ایک روپیہ کرایہ ادا کریں گے اور مالک بھی راضی ہو جائے تو اس جگہ سے استفادہ کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن چونکہ کرایہ کی مدت معلوم نہیں ہے لہٰذا اجارہ صحیح نہیں ہے۔ اور مکان کا مالک جب چاہے انہیں مکان سے باہر نکال سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۱۹۲)

۴۔ اگر کوئی زمین جو گندم یا کسی اور چیز کی کاشت کے لئے کرایہ پر دیں اور اس کا کرایہ اسی زمین سے حاصل ہونے والے جو یا گندم وغیرہ ہی کو قرار دیں تو یہ معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۲۱۹۴)

وہ مال جو کرایہ دار کرایہ کی بابت ادا کرے وہ معلوم ہونا چاہیئے

- پس اگر وہ مال ان چیزوں میں سے ہو جنہیں وزن کر کے معاملہ کیا جاتا ہے۔ جیسے گندم تو اس کا وزن معلوم ہونا چاہیئے۔
- اور اگر ان چیزوں میں سے ہو جو گن کر معاملہ کی جاتی ہیں۔ جیسے مرغی کا انڈا تو ان کی تعداد معین ہونی چاہیئے۔
- اور اگر گھوڑے اور بکری وغیرہ جیسی چیزیں ہوں تو کرایہ دینے والے کو چاہیئے کہ انہیں دیکھے یا کرایہ دار اس کی تمام خصوصیات بیان کرے۔

(مسئلہ ۲۱۹۳)

★ جب کوئی صنعت کار اس چیز کو جو اس نے لی ہے ضائع کر دے تو وہ اس کا ضامن ہے۔

(مسئلہ ۲۲۰۰)

جُعالہ کے احکام

جعالہ سے کیا مراد ہے اور جاعل وعامل کسے کہتے ہیں؟

جعالہ یہ ہے کہ انسان معین کرے کہ فلاں کام اگر اس کے لئے کیا جائے تو وہ اس کے عوض اتنی رقم دے گا مثلاً کہے کہ جو شخص میری فلاں گمشدہ چیز کو ڈھونڈ کر لائے اس کو دس روپے دوں گا اور جو شخص یہ معین کرتا ہے اسے "جاعل" کہتے ہیں۔ اور جو شخص اس کام کو انجام دیتا ہے اسے "عامل" کہتے ہیں۔

(مسئلہ ۲۲۱۸)

جعالہ اور کرایہ میں کیا فرق ہے؟

کرایہ میں معاملے کا صیغہ پڑھنے کے بعد اجیر پہ لازم ہے کہ کام کو انجام دے اور جس نے اسے اجیر بنایا ہے وہ اجرت کا مقروض ہو جائے گا۔ لیکن جعالہ میں عامل (کام کرنے والے) کو اختیار ہے کہ کام کرے یا نہ کرے البتہ جب تک کام انجام نہ دے گا اس وقت تک جاعل اس کا مقروض نہ ہوگا یعنی جاعل کے ذمے کوئی چیز نہ آئے گی۔ (مسئلہ ۲۲۱۸)

جعالہ کے احکام

جاعل کی شرائط

۱۔ عاقل
۲۔ بالغ
۳۔ اپنے قصد واختیار سے طے کرے۔
۴۔ شرعی طور پر اپنے اموال میں تصرف کر سکتا ہو۔ (مسئلہ ۲۲۱۹)
۵۔ جاعل جو کام کہے وہ حلال ہو حرام نہ ہو۔
۶۔ اور وہ کام بے ہودہ و بے فائدہ بھی نہ ہو مثلاً ایسا کام (نہ ہو کہ کوئی
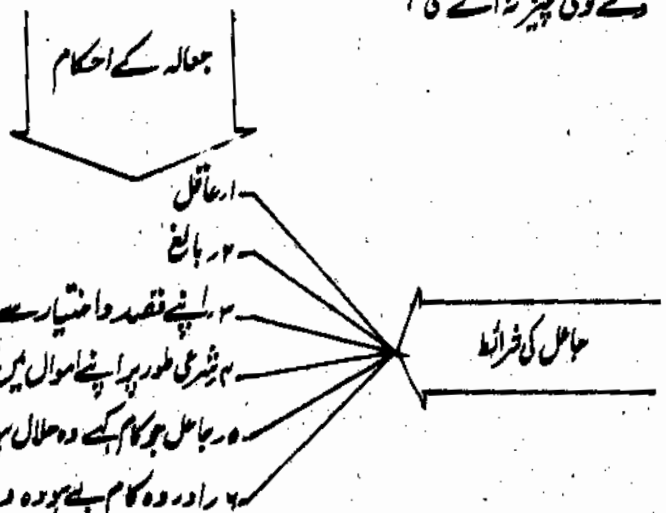
عقلائی غرض و مقصد اس کے ساتھ تعلق نہ پکڑے۔
(مسئلہ ۲۲۲۰)

عامل کی شرائط

۱۔ اگر عامل یا کوئی اور شخص جعالہ کی قرارداد سے پہلے ہی اس کام کو انجام دے چکا ہو یا قرارداد منعقد ہونے کے بعد اس ارادے سے کہ اس کے بدلے میں کچھ بھی نہ لے گا اس کام کو انجام دے تو اس کو اجرت لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔
(مسئلہ ۲۲۲۳)

۲۔ عامل کام کو نامکمل چھوڑ سکتا ہے لیکن اگر اس کام کو پورا نہ کرنا جاعل کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کام کو پورا کرنا چاہیئے۔
(مسئلہ ۲۲۲۶)

••• اگر جاعل کسی کام کے لئے کوئی خاص اجرت معین نہ کرے مثلاً یوں کہے کہ جو شخص میرے گمشدہ بچے کو تلاش کر کے لائے گا تو اس کو کچھ پیسے دوں گا لیکن اس کی مقدار معین نہ کرے تو اگر کوئی شخص اس کام کو انجام دے تو اُسے اتنی اُجرت دینی چاہیئے کہ جس قدر اس کے کام کی قیمت لوگوں کے نزدیک ہو۔
(مسئلہ ۲۲۲۲)

••• قبل اس کے کہ عامل کام شروع کرے جاعل اور عامل دونوں اپنی قرارداد کو ختم کر سکتے ہیں۔
(مسئلہ ۲۲۲۴)

مُزارعہ (کھیتی باڑی) کے احکام

مزارعہ کی تعریف: مزارعہ سے مُراد یہ ہے کہ زمین کا مالک یا وہ شخص جس کے ہاتھ وہ زمین ہے کاشتکار کے ساتھ اس طرح معاملہ کرے کہ زمین کو کاشتکار کے اختیار میں دے دے تاکہ وہ اس میں زراعت کرے اور جو کچھ زمین سے حاصل ہو اس کا کچھ حصہ مالک کو دے۔ (مسئلہ ۲۲۲۸)

مُزارعہ کی شرائط

۱۔ زمین کا مالک کاشتکار سے کہے کہ میں نے زمین تیرے سپرد کی اور کاشتکار بھی کہے کہ میں نے قبول کر لیا، یا یہ کہ کچھ کہے بغیر مالک زمین کو اس کے سپرد کر دے تاکہ وہ زراعت کرے اور کاشتکار زمین کو تحویل میں لے لے۔ (مسئلہ ۲۲۲۹)

۲۔
۱۔ دونوں عاقل ہوں (زمیندار اور کاشتکار)
۲۔ دونوں مکلف ہوں
۳۔ اپنے ارادے اور اختیار سے اس معاملہ (مزارعہ) کو انجام دیں،
۴۔ اور حاکم شرع نے انہیں ان کے اموال میں تصرف کرنے سے نہ روکا ہو بلکہ اگر بالغ ہونے کی حالت میں سفیہ ہوں اگرچہ حاکم شرع نے تصرف سے منع نہ کیا ہو تب بھی مزارعہ کو انجام نہیں دے سکتے۔

۳۔ زمین کی ساری پیداوار صرف ایک کے ساتھ مختص نہ کی جائے۔

۴۔ ہر ایک کا حصہ مُشاع ہو مثلاً پیداوار کا آدھا یا تیسرا حصہ اور وہ معیّن کیا گیا ہو۔

۵۔ جتنی مدت زمین کاشتکار کے اختیار میں رہنی ہو وہ معین ہونی چاہیے اور وہ مدت اتنی ہونی چاہیے کہ اس زمین سے پیداوار حاصل کرنا ممکن ہو

۶۔ زمین زراعت کے قابل ہو۔

۷۔ اگر کسی ایسے علاقے میں ہوں جہاں ایک ہی طرح سے زراعت کی جاتی ہے۔ اگر زراعت کی قسم کا نام بھی نہ لیں تب بھی خود بخود معین ہو گی اور اگر کئی طرح سے زراعت ہوتی ہو تو معین کرنا ضروری نہیں (مسئلہ ۲۲۲۹)

وہ مقامات جہاں معاملہ ٹوٹ جاتا ہے یا مزارعہ باطل ہو جاتا ہے۔

۱۔ اگر کسی اتفاقی امر کی وجہ سے زراعت ممکن نہ ہو پس جتنی مقدار میں پیداوار حاصل ہو چکی ہو اس مقدار تک معاملہ صحیح اور قرارداد کے مطابق عمل کیا جائے گا اور اس کے علاوہ مزارعہ باطل ہو جائے گا۔ (مسئلہ ۲۲۲۳)

۲۔ اگر مزارعہ کا صیغہ پڑھتے وقت شرط کی ہو کہ دونوں یا اُن میں سے کوئی ایک معاملہ توڑنے کا حق رکھتا ہے تو قرارداد کے مطابق معاملے کو توڑا جا سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۲۲۳)

۳۔ اگر کاشتکار مر جائے اور شرط کی گئی ہو کہ کاشتکار خود ہی زراعت کرے تو مزارعہ ٹوٹ جائے گا، (مسئلہ ۲۲۲۴)

مساقات (آبیاری وسینچائی) کے احکام

تعریف: اگر انسان کسی کے ساتھ اس طرح معاملہ کرے کہ پھل دار درخت جن کے پھلوں کا وہ خود آپ مالک ہے یا اُن پھلوں کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے انہیں ایک معینہ مدت کے لئے کسی شخص کے سپرد کرے تاکہ وہ ان کی دیکھ بھال کرے اور انہیں پانی دے اور جتنی مقدار طے کریں اتنا پھل لے لے، اس قسم کے معاملے کو "مساقات" کہا جاتا ہے۔ (مسئلہ ۲۲۳۸)

مالک اور اجیر کی شرائط:

۱۔ عاقل

۲۔ مکلف (بالغ)

۳۔ کسی نے انہیں مجبور نہ کیا ہو۔

۴۔ حاکم شرع نے انہیں ان کے اموال میں تصرف کرنے سے نہ روکا ہو۔ (مسئلہ ۲۲۴۱)

مساقات کی شرائط:

۱۔ مساقات (آبیاری) کا معاملہ اُن درختوں میں صحیح نہیں جو پھل نہیں دیتے۔ (مسئلہ ۲۲۳۹)

۲۔ مساقات کی مدت معین ہونی چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۲۴۲)

۳۔ ہر ایک کا حصہ پیداوار کا آدھا یا تیسرا (⅓) وغیرہ معین ہونا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۲۴۳)

۴۔ پھل ظاہر ہونے سے پہلے معاملے کی قرارداد منعقد کی جائے۔ (مسئلہ ۲۲۴۴)

۵۔ وہ درخت جو بارش کے پانی یا زمین کی تری سے استفادہ کرتا ہے اور اسے آبیاری کی ضرورت نہیں ہوتی اگر دوسرے

کاموں مثلاً کھدائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہو تو مساقات کا معاملہ صحیح ہے اور اگر ان کاموں سے میوہ کے زیادہ ہونے یا اچھے ہونے میں مدد نہ ملتی ہو تب بھی مساقات کے معاملے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۲۴۶)

وہ صورتیں جن میں معاملہ ٹوٹ جاتا ہے یا توڑا جاسکتا ہے۔

۱۔ وہ دو آدمی جنہوں نے مساقات کا معاملہ کیا ہے۔ ایک دوسرے کی رضا مندی کے ساتھ معاملے کو ختم کر سکتے ہیں اور اسی طرح اگر مساقات کا عقد پڑھتے وقت شرط کریں کہ دونوں کو یا ان میں ایک کو معاملہ توڑنے کا حق حاصل ہے۔ (مسئلہ ۲۲۴۷)

۲۔ اگر طے نہ کیا ہو کہ کسی دوسرے کے حوالے کریں تو اجیر کے مرنے سے مالک معاملے کو توڑ سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۲۴۹)

۳۔ اگر شرط کرے کہ ساری پیداوار مالک کی ہو گی تو مساقات باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۲۵۰)

۴۔ اگر کوئی زمین کسی کے سپرد کرے تاکہ اس میں درخت لگائے اور جو کچھ حاصل ہو وہ دونوں کا مال ہوگا تو معاملہ باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۲۵۱)

وکالت کے احکام

وکالت کی تعریف ، وکالت سے مراد یہ ہے کہ انسان جس کام میں خود عمل دخل رکھتا ہو وہ کسی دوسرے کے سپرد کرے تاکہ وہ اس کی طرف سے انجام دے ۔

وکیل اور موکل کی شرائط:
۱۔ بلوغ
۲۔ عقل
۳۔ ارادے اور اختیار سے اقدام کریں ۔

جن صورتوں میں وکالت باطل ہے ۔

(مسئلہ ۲۲۵۹)
۱۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنے کسی ایک کام کے لئے وکیل بنائے لیکن اس کام کو معین نہ کرے تو وکالت باطل ہے ۔

(مسئلہ ۲۲۶۱)
۲۔ اگر وکیل کو معزول کر دے تو برطرفی کی اطلاع پہنچتے ہی وکالت باطل ہے ۔

(مسئلہ ۲۲۶۳)
۳۔ اگر وکیل اپنے موکل کی اجازت کے بغیر کسی اور شخص کو وکیل بنائے تو وکالت باطل ہے ۔

(مسئلہ ۲۲۶۴)
۴۔ اگر وکیل اپنے موکل کی اجازت سے کسی کو وکیل بنائے تو اگر پہلا وکیل مر جائے تو دوسرے شخص کی وکالت باطل ہے ۔

(مسئلہ ۲۲۶۶)
۵۔ اگر کوئی شخص چند آدمیوں کو وکیل بنائے اور موکل اُن

سے نہ کہے کہ اس کام کو سارے مل کر یا الگ الگ انجام دیں تو اگر ان میں سے کوئی ایک مر جائے تو وکالت باطل ہو جائے گی۔ (مسئلہ ۲۲۶۷)

۶۔ اگر وکیل یا موکل مر جائے یا ہمیشہ کے لئے پاگل ہو جائے تو وکالت باطل ہے۔ (مسئلہ ۲۲۶۸)

۷۔ اگر کسی چیز میں تصرف کرنے کے لئے وکیل ہوا ہے تو جب وہ چیز ہی باقی نہ رہے تو وکالت باطل ہو جائے گی (مسئلہ ۲۲۶۸)

دو صورتوں میں وکیل ضامن ہے۔

۱۔ اگر وکیل اس مال کی حفاظت میں جو اس کے اختیار میں ہے کوتاہی کرے اور اتفاقاً وہ مال ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہے۔

۲۔ اگر اس تصرف کے علاوہ جس کی اسے اجازت دی گئی ہے کوئی اور تصرف بجالائے اور وہ مال ضائع ہو جائے تو مال کے تلف ہونے کی صورت میں ضامن ہے۔

(مسئلہ ۲۲۷۱)

قرض کے احکام

قرض کے احکام

قرض دینا مستحب کاموں میں سے ایک ہے کہ جس کے بارے میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے پیغمبر اکرمؐ سے روایت بیان کی گئی ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرضہ دے گا اس کا مال زیادہ ہوگا اور فرشتے اس پر رحمت بھیجیں گے اور اگر اپنے مقروض کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرے تو بغیر حساب کے اور نہایت تیزی کے ساتھ پل صراط سے گزر جائے گا اور جس شخص سے اس کا مسلمان بھائی قرضہ مانگے اور وہ نہ دے تو اس پر جنت حرام ہو گی وہ شخص جو اپنے قرض خواہ تک دسترس نہ رکھتا ہو تو اگر اُسے یہ امید بھی نہ ہو کہ اُسے تلاش کرے گا تو اُسے چاہیئے کہ حاکم شرع کی اجازت سے قرضے کی رقم کسی فقیر کو دے دے اور فقیر کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ سیّد نہ ہو۔ (مسئلہ ۲۲۷۹)

حوالہ (ڈرافٹ) دینا

اگر انسان اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کہ اپنا قرضہ دوسرے سے حاصل کرے اور قرض خواہ بھی اسے قبول کرے تو حوالہ درست ہونے کے بعد جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے وہ مقروض ہو جائے گا اور پھر قرض خواہ اپنا مطالبہ پہلے شخص سے نہیں کر سکتا۔

(مسئلہ ۲۲۸۶)

قرض خواہ مقروض اور جس کے نام حوالہ کیا گیا ہو اس کی شرائط

۱۔ مکلف ہوں۔
۲۔ عاقل ہوں۔
۳۔ انہیں کسی نے مجبور نہ کیا ہو۔
۴۔ اور سفیہ (بے وقوف) بھی نہ ہوں (یعنی اپنے اموال کو بے ہودہ کاموں میں خرچ نہ کرتے ہوں)
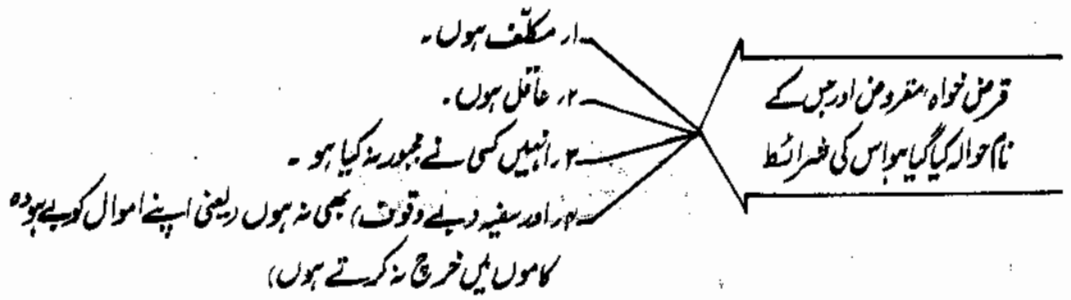
رہن سے کیا مراد ہے؟
رہن یہ ہے کہ مقروض اپنی ملکیت کی کچھ مقدار قرض خواہ کے پاس رکھے کہ اگر اس کا قرض نہ دے تو قرض خواہ اس مال سے اپنا قرضہ وصول کر لے، رہن کا صیغہ عربی زبان میں پڑھنا ضروری نہیں ہے اور صرف یہی کافی ہے کہ قرض لینے والا رہن کی نیت سے اپنا مال قرض خواہ کو دے دے اور قرض خواہ بھی اسی نیت سے لے لے تو رہن صحیح ہے۔ (مسئلہ ۲۳۰۷ - ۲۳۰۸)

ضامن ہونا

جب انسان چاہے کہ ضامن ہو کہ کسی شخص کے قرضے کو ادا کرے گا تو اس کا ضامن ہونا اسی صورت میں صحیح ہے کہ ایسے لفظ سے خواہ وہ عربی زبان میں نہ بھی ہو کہے کہ میں ضامن ہوتا ہوں کہ تمہارا قرضہ ادا کروں گا اور قرض خواہ بھی اپنی رضامندی کو واضح طور پر سمجھا دے، البتہ مقروض کا راضی ہونا شرط نہیں ہے۔

(مسئلہ ۲۳۱۰)

کفالت کے احکام

کفالت اور کفیل کی تعریف :

کفالت سے مراد یہ ہے کہ انسان ضامن ہو جائے کہ جب بھی قرض خواہ مقروض کو چاہے گا وہ فوراً اس کے سپرد کر دے گا اور اسی طرح اگر کسی کا کسی کے ذمے کوئی حق ہو یا وہ کسی قسم کے حق کا ادعا کرتا ہو جبکہ وہ ادعا قابل قبول ہو تو جو شخص ضامن ہوا ہو کہ جب وقت حقدار یا حق کا دعویدار مدعیٰ علیہ کو چاہے گا تو یہ اسے اس کے سامنے پیش کرے گا تو اس کام کو کفالت کہتے ہیں اور جو شخص اس طرح سے ضامن ہو جائے اسے "کفیل" کہا جاتا ہے۔

کفیل کی شرائط

۱۔ مکلف ہو۔
۲۔ عاقل ہو۔
۳۔ کسی نے اُسے کفالت کے لئے مجبور نہ کیا ہو۔
۴۔ جس کا کفیل ہوا ہے اُسے پیش کر سکتا ہو۔ (مسئلہ ۲۳۲۴)

۷ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز کفالت کو ختم کر دیتی ہے

۱۔ کفیل مقروض کو قرض خواہ کے سپرد کر دے۔
۲۔ قرض خواہ کا مطالبہ پورا کرایا جائے۔
۳۔ قرض خواہ اپنے مطالبے (قرضے) سے دستبردار ہو جائے۔
۴۔ مقروض مر جائے۔
۵۔ قرض خواہ کفیل کو کفالت سے مُبرّا کر دے۔
۶۔ کفیل مر جائے۔
۷۔ حق دار اپنے حق کو حوالہ یا کسی اور ذریعے سے دوسرے کے سپرد کر دے۔

(مسئلہ ۲۳۲۵)

"ودلیعہ" (امانت)

اگر انسان اپنا مال کسی کو دے اور یہ کہے کہ یہ تمہارے پاس ہے اور وہ بھی قبول کرے یا کچھ کہے بغیر مال کا مالک اُسے سمجھا دے کہ اس مال کو حفاظت کی غرض سے اُسے دے رہا ہے اور وہ بھی حفاظت کے ارادے سے وہ مال وصول کرے تو اسے چاہیئے کہ ودلیعہ (امانت) کے احکام پر عمل کرے۔

(مسئلہ ۲۳۲۷)

امانت کے احکام

۱۔ امانت دار اور وہ شخص جو امانت دے رہا ہے دونوں کو بالغ اور عاقل ہونا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۳۲۸)

۲۔ جو شخص امانت کی حفاظت نہ کر سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ امانت کو قبول نہ کرے۔

(مسئلہ ۲۳۳۰)

۳۔ جو شخص کسی کے پاس کوئی امانت رکھتا ہے وہ جب چاہے اس سے واپس لے سکتا ہے اور جو شخص امانت کو قبول کرتا ہے وہ بھی جب چاہے وہ امانت مالک کو واپس کر سکتا ہے۔ (مسئلہ ۲۳۳۲)

"عاریہ"

عاریہ کی تعریف، عاریہ یہ ہے کہ انسان اپنا مال کسی کو دے اور وہ اس سے فائدہ حاصل کرے اور اس کے بدلے کوئی چیز اس سے نہ لے۔ (مسئلہ ۲۳۴۴)

نگاہ کرنے کے احکام

حرام نظریں

۱۔ مرد کا نامحرم عورت کے بدن پر نظر کرنا خواہ لذت اٹھانے کے ارادے سے ہو یا بغیر اس کے۔

۲۔ نامحرم عورت کے چہرے اور ہاتھوں کی طرف نگاہ کرنا جبکہ لذت اٹھانے کے ارادے سے ہو،

۳۔ بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ بغیر لذت کے ارادے کے بھی نگاہ نہ کرے،

۴۔ عورت کا نامحرم مرد کے بدن کی طرف نگاہ کرنا سوائے ہاتھوں اور چہرے کے۔

۵۔ نابالغ لڑکی کے چہرے، بدن اور بالوں کی طرف لذت کے ارادے سے نگاہ کرنا۔ (مسئلہ ۲۴۳۳)

۶۔ مرد کا مرد کے بدن پر نگاہ کرنا لذت کے ارادے سے۔

۷۔ عورت کا دوسری عورت کے بدن پر لذت کے ارادے سے نگاہ کرنا۔ (مسئلہ ۲۴۳۸)

غصب کے احکام

غصب کسے کہتے ہیں؟

غصب یہ ہے کہ انسان ظلم سے کسی کے مال یا حق پر قبضہ کرے، غصب، گناہانِ کبیرہ میں سے ہے جو شخص ایسا

کرے وہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت زمین کسی کی غصب کرے تو قیامت کے دن اس زمین کو اس کے ساتوں طبقے سمیت اس شخص کی گردن میں طوق کی مانند ڈالا جائے گا۔

• نمازی کے لباس کی شرائط میں بیان ہو چکا ہے کہ اگر نمازی کے لباس کا ایک دھاگہ یا بٹن یا کوئی اور چیز غصبی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھیں۔

• نمازی کے مکان کی شرائط میں بھی یہی ہے کہ اگر اس کا فرش اور تختہ وغیرہ بھی غصبی ہو تو نماز باطل ہے۔

(مسئلہ ۸۶۶)

امام سے استفتاء

س:۔ بینکوں، سکولوں اور دفاتر وغیرہ کی عمارتوں میں کہ جن کی ملکیت کے بارے میں صحیح طور پر معلوم نہیں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے۔

ج: بسمہ تعالیٰ، اگر اس جگہ کے غصبی ہونے کا یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

اس مال کے احکام جو انسان کو کہیں پڑا ہوا مل جائے

جو مال انسان پالے اس کی چند صورتیں ہیں :۔

۱۔ (اس کی کوئی نشانی نہ ہو) احتیاط واجب ہے کہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے۔ (مسئلہ ۲۵۷۰)

۲۔ (نشانی ہو)

۱۔ اس کی قیمت ۲/۱ ۱۲ ماشہ سکہ دار چاندی سے کم ہو۔

۱۔ اس کا مالک معلوم ہو۔ (اس کی اجازت کے بغیر اسے اٹھایا نہیں جا سکتا)

۲۔ اس کے مالک کا پتہ نہ ہو (مالک بننے کی نیت سے اٹھا سکتا ہے)

۲۔ اس کی قیمت ۲/۱ ۱۲ ماشہ چاندی کے برابر ہو

۱۔ نشانی کی وجہ سے اس کے مالک کا پتہ لگایا جائے (اعلان کرنا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۵۷۲)

۲۔ (اعلان کرنے سے اس کے مالک کا پتہ نہ چل سکتا ہو (پہلے ہی دن اس کے مالک کی طرف سے صدقہ دے سکتا ہے)۔ (مسئلہ ۲۵۷۸)

★ اگر کوئی چیز کسی شخص کو مل جائے اور کوئی دوسرا شخص کہے کہ یہ میری چیز ہے تو اس صورت میں اسے دے جب وہ شخص اس کی نشانیاں بتائے لیکن ایسی علامتوں کا بتانا ضروری نہیں جن کی طرف عام طور پر ہر مالک بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ (ظاہری نشانی بتانا کافی ہے)

(مسئلہ ۲۵۸۳)

اعلان کرنے کے احکام

- ۱۔ (اعلان کا طریقہ) ایک ہفتہ تک روزانہ ایک مرتبہ اور اس کے بعد ایک سال تک ہفتے میں ایک مرتبہ لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ پر (مسئلہ ۲۵۷۲)
- ۲۔ (سال کے دوران)
  - ۱۔ اس کے مالک کے ملنے سے ناامید ہو جائے تو احتیاط واجب ہے کہ اسے صدقہ دے دے (مسئلہ ۲۵۷۸)
  - ۲۔ مال ضائع ہو جائے
    - ۱۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی یا زیادہ روی نہیں کی تھی تو اس کا ضامن نہیں، (مسئلہ ۲۵۷۹)
    - ۲۔ کوتاہی کی یا زیادہ روی برتی ہو (اس کا عوض (معاوضہ) اس کے مالک کو ادا کرے (مسئلہ ۲۵۷۹)
- ۳۔ (ایک سال اعلان کرنا)
  - ۱۔ مالک مل جائے۔ تو واجب ہے کہ مال اسے دے دے۔
  - ۲۔ مالک نہ ملے
    - ۱۔ اس شئے کو اپنے لئے اٹھا لے اور یہ ارادہ ہو کہ جب اس کا مالک ملے گا تو اس شئے کا معاوضہ (عوض) اسے ادا کر دے گا،
    - ۲۔ یا مالک کے لئے اس شئے کی حفاظت کرے جب بھی ملے گا اسے دے دے گا۔
    - ۳۔ مالک کی طرف سے صدقہ دے دے اور ایسا کرنا احتیاط مستحب کے مطابق ہے۔ (مسئلہ ۲۵۷۴)

اگر نابالغ بچہ کوئی چیز پالے تو اس کے ولی (سرپرست) کو چاہیئے کہ وہ اس کا اعلان کرے۔ (مسئلہ ۲۵۷۷)

فتوی آقای خمینی

س: اگر کوئی شخص مال یا کوئی چیز (کھوئی ہوئی) پالے تو ؟

ج: بسمہ تعالیٰ، گمشدہ کو مالک تک پہنچائے۔ اگر مالک کو تلاش کرنے میں مایوسی ہو اس کی طرف سے فقراء کو بطور صدقہ دے دے

جانوروں کے ذبح کرنے کے احکام

جانور کے ذبح کرنے کی پانچ شرطیں ہیں

۱۔ جو شخص جانور کو ذبح کر رہا ہو (مرد ہو یا عورت) اُسے مسلمان ہونا چاہیئے اور اہلبیت نبی اکرمؐ سے دشمنی کا اظہار نہ کرتا ہو اور مسلمان کا بچہ بھی اگر سمجھدار ہو (یعنی اچھائی اور برائی کی تمیز کر سکتا ہو) تو وہ بھی جانور کو ذبح کر سکتا ہے۔

۲۔ جانور کو ایسی چیز سے ذبح کرے جو لوہے کی بنی ہوئی ہو۔

۳۔ ذبح کرتے وقت جانور کے بدن کا سامنے کا حصہ (منہ، ہاتھ، پاؤں اور پیٹ) قبلہ کی طرف ہو

۴۔ ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہے۔

۵۔ ذبح کرنے کے بعد جانور تھوڑی سی حرکت کرے تاکہ معلوم ہو جائے کہ زندہ تھا۔

(مسئلہ ۲۶۱۰)

ذبح کرنے کا طریقہ

۱۔ ذبح، ذبح سے مراد یہ ہے کہ جانور کا سر اس طرح کاٹیں ــــ اس کی گردن کی چار بڑی رگوں کو حلق کے نیچے ابھری ہوئی جگہ کے نیچے سے پورے طور پر کاٹ دیں۔

(مسئلہ ۲۵۹۰)

۲۔ نحر، یعنی اونٹ کو ذبح کرنا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا ۵ شرائط کے ساتھ چھری یا ایسی چیز جو لوہے کی بنی ہوئی ہو اور تیز ہو اور کاٹنے والی ہو، اس کی گردن اور سینے کے درمیان جو گڑھا (نشیب والی جگہ) ہے اس میں گھونپ دی جائے۔

(مسئلہ ۲۶۰۱)

اسلحہ سے شکار کرنے کے احکام

شکار کے قابل حیوان کی شرائط

۱۔ جنگلی ہو مثلاً ہرن، چکور، پہاڑی بکری۔
۲۔ جانور بھاگ یا اُڑ سکتا ہو۔
۳۔ حلال گوشت ہو (اس کا گوشت کھانا حلال ہو)۔

(مسائل ۲۵۸۴ - ۲۵۸۶)

شکار کے گوشت کے پاک اور حلال ہونے کی شرائط

۱۔ شکار کا آلہ مثلاً چھری، تیز دھار تلوار یا نیزہ اور تیر کی طرح تیز اور کاٹنے والا ہو کہ بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔
۲۔ شکار کرنے والا مسلمان ہو یا مسلمان کا بچہ ہو جو اچھائی اور برائی میں تمیز کر سکتا ہو۔
۳۔ شکار کرنے کے لئے ہی اسلحہ چلایا ہو نہ یہ کہ اتفاقاً حیوان کو لگ جائے۔
۴۔ اسلحہ چلاتے وقت خدا کا نام لے۔
۵۔ جب جانور کے پاس پہنچے تو وہ مر چکا ہو یا اگر زندہ ہو تو اس کے ذبح کرنے کا وقت باقی نہ ہو لہٰذا اگر ذبح کرنے کا وقت باقی ہو اور اسے ذبح نہ کرے یہاں تک کہ وہ مر جائے تو وہ حرام ہے۔ (مسئلہ ۲۶۱۰)

کھانے اور پینے کی چیزوں کے احکام

حرام گوشت

۱۔ پنجے دار پرندے جیسے شاہین۔ (مسئلہ ۲۶۲۳)

۲۔ وہ چیز جو زندہ جانور سے جدا ہوئی ہو۔ مثلاً گوشت کا ٹکڑا یا زندہ دنبے کی چربی جو اس کے بدن سے کاٹ دی گئی ہو۔

۳۔ وہ حلال گوشت جانور جس کے ساتھ کسی انسان نے وطی کی ہو۔ (مسئلہ ۲۵۸۹)

۴۔ بغیر چھلکے والی مچھلیاں (مسئلہ ۲۶۲۴)

۵۔ حرام گوشت جانور جیسے خنزیر، خرگوش اور ہاتھی وغیرہ (مسئلہ ۲۵۹۴)

۶۔ وہ ٹڈی جس کے پر دبال نہیں اُگے اور اڑ نہیں سکتی (مسئلہ ۲۶۳۲)

۷۔ اگر زندہ جانور کے پیٹ سے مُردہ بچہ پیدا ہو۔ (مسئلہ ۲۵۹۶)

(ہر وہ چیز جس کا کھانا انسان کے لئے نقصان دہ ہو حرام ہے۔) (مسئلہ ۲۶۳۹)

اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر وہ گندی چیز جس سے انسانی طبیعت نفرت کرے اس سے پرہیز کیا جائے۔

(مسئلہ ۲۶۳۶)

حلال گوشت حیوان کی ۱۵ چیزیں حرام ہیں :-

۱۔ خون

۲۔ فضلہ

۳۔ آلۂ تناسل

۴۔ مادہ حیوان کا مقامِ پیشاب

۵۔ بچہ دانی

۶۔ غدود یعنی گلٹی

۷۔ خصیہ

۸۔ وہ چیز جو کھوپڑی کے مغز میں ہے اور چنے کے دانے کے برابر ہوتی ہے

۹۔ وہ حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے ۔

۱۰۔ وہ پٹھے جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتے ہیں ۔

۱۱۔ پتہ

۱۲۔ تلی

۱۳۔ مثانہ

۱۴۔ آنکھ کا ڈھیلا

۱۵۔ وہ شئے جو سُموں کے درمیان ہوتی ہے اور اسے عربی زبان میں "ذات الاشاجع" کہتے ہیں ۔ (مسئلہ ۲۶۳۵)

گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا مکروہ ہے (مسئلہ ۲۶۴۰)

صحت کے اسلامی اصول

جو چیزیں غذا کھاتے وقت مستحب ہیں	وہ چیزیں جو کھانا کھاتے وقت مکروہ ہیں۔
۱۔ کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئیں	۱۔ سیری کی حالت میں کھانا کھانا
۲۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال سے خشک کریں۔	۲۔ زیادہ کھانا
۳۔ میزبان سب سے پہلے شروع کرے اور سب سے آخر میں ختم کرے	۳۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کے منہ کی طرف دیکھنا
۴۔ کھانا کھانے کے شروع میں "بسم اللہ" پڑھیں۔	۴۔ بہت گرم غذا کھانا
۵۔ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں۔	۵۔ کھانے یا پینے کی چیز کو پھونکنا
۶۔ تین یا تین سے زیادہ انگلیوں کے ساتھ کھانا کھائیں	۶۔ دسترخوان پر کھانا آجانے کے بعد کسی دوسری چیز کا انتظار کرنا۔
۷۔ اگر چند آدمی ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو ہر شخص اپنے سامنے رکھی ہوئی غذا سے کھائے۔	۷۔ چھری سے روٹی کو کاٹنا۔
۸۔ چھوٹا چھوٹا نوالہ لیں۔	۸۔ کھانے کے برتن کے نیچے روٹی کو رکھنا۔
۹۔ دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھیں اور کھانا کھانے میں طول دے۔	۹۔ جو گوشت ہڈی پر لگا ہوا ہے اسے اتنا صاف کرنا کہ اس میں کوئی چیز باقی نہ رہے۔
۱۰۔ غذا کو اچھی طرح چبا کر کھائیں۔	۱۰۔ پھلوں کا چھلکا اتارنا۔
۱۱۔ کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہیں۔	۱۱۔ پھلوں کو پورا کھانے سے پہلے پھینک دینا۔
۱۲۔ کھانا کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو چاٹیں۔	
۱۳۔ کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کریں۔	
۱۴۔ دسترخوان سے باہر جو ٹکڑے گریں انہیں جمع کر کے کھائیں	
۱۵۔ دن کے شروع میں اور رات کی ابتدا میں کھانا کھائیں	
۱۶۔ کھانا کھانے کے بعد چت لیٹیں اور دایاں پاؤں	

بائیں پاؤں پر رکھیں۔
۱۷۔ کھانا کھانے سے پہلے اور آخر میں نمک کھائے۔
۱۸۔ پھلوں کو کھانے سے پہلے دھولیں۔

وہ چیزیں جو پانی پیتے وقت مستحب ہیں۔

۱۔ پانی کو اس طرح پینا جیسے کوئی چیز چوسی جاتی ہے۔
۲۔ دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا
۳۔ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمدللہ کہنا
۴۔ تین سانسوں میں پانی پینا۔
۵۔ جب خواہش ہو تو پانی پینا۔
۶۔ پانی پینے کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہلبیتؑ کو یاد کرنا اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجنا۔

وہ چیزیں جو پانی پیتے وقت مکروہ ہیں۔

۱۔ زیادہ پانی پینا
۲۔ مرغن غذا کھانے کے بعد پانی پینا۔
۳۔ رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا۔
۴۔ بائیں ہاتھ سے پانی پینا۔
۵۔ صراحی کی ٹوٹی ہوئی جگہ اور اس کے دستے والی جگہ سے پانی پینا

نذر اور عہد کے احکام

۱۔ نذر کی تعریف: نذر سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے اوپر واجب قرار دے کہ فلاں اچھا کام خدا کے لئے کروں گا یا جس کام کا کرنا اچھا نہیں اُسے خدا کے لئے ترک کروں گا۔ (مسئلہ ۲۶۴۹)

۲۔ نذر کرنے والے کی شرائط
- ۱۔ مکلف
- ۲۔ عاقل
- ۳۔ ارادے اور اختیار سے نذر کرے۔ (مسئلہ ۲۶۵۱)

باطل نذریں
- ۱۔ اس شخص کا نذر کرنا جسے مجبور کیا گیا ہو۔
- ۲۔ جو شخص غصے میں آکر نذر کرے۔ (مسئلہ ۲۶۵۱)
- ۳۔ عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نذر کرنا (مسئلہ ۲۶۵۳)
- ۴۔ ناممکن کام کی نذر کرنا (مثلاً جو شخص پا پیادہ کربلا نہ جاسکتا ہو وہ نذر کرے کہ پیدل کربلا جاؤں گا) (مسئلہ ۲۶۵۶)
- ۵۔ نذر کرے کہ حرام یا مکروہ کام کو انجام دے گا یا واجب یا مستحب کام کو ترک کرے گا۔ (مسئلہ ۲۶۵۷)

نذر کی قسمیں
- ۱۔ معین (جس طرح نذر کی ہو اسی طرح بجا لانا چاہیئے۔)
  - ۱۔ چاند کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھنا۔
  - ۲۔ چاند کی پہلی تاریخ کو صدقہ دینا۔
  - ۳۔ چاند کی پہلی تاریخ کو نماز پڑھنی (مسئلہ ۲۶۶۰)
  - ۴۔ کسی معین فقیر کو صدقہ دینا کہ پھر کسی دوسرے فقیر کو صدقہ نہیں دے سکتا۔ (مسئلہ ۲۶۶۸)
  - ۵۔ کسی ایک امام کی زیارت کرنا کہ اگر کسی دوسرے امام کی زیارت پر جائے تو کافی نہ ہوگا۔ (مسئلہ ۲۶۶۹)

۲۔ غیر معین مثلاً

۱۔ روزہ: لیکن اس کا وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو اگر ایک دن بھی روزہ رکھ لے تو کافی ہے۔

۲۔ نماز: لیکن اس کا وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو اگر ایک نماز دو رکعتوں والی پڑھ لے تو کافی ہے۔

۳۔ صدقہ: لیکن وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو جو کچھ بھی صدقہ کے عنوان سے دے دے کافی ہے۔

۴۔ کوئی کام خدا کے لئے: لیکن وقت اور مقدار معین نہ کرے۔ تو اگر ایک نماز پڑھ لے یا ایک روزہ رکھ لے یا کوئی چیز صدقہ میں دے دے کافی ہے۔

(مسئلہ ۲۶۶۱)

۵۔ نذر کی ہو کہ فلاں کام کو ترک کرے گا

۱۔ اس پہ کفارہ واجب نہیں ہے، اگر
- ۱۔ بھول کر
- ۲۔ مجبوری کی وجہ سے
- ۳۔ یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے انجام دیدے۔

۲۔ پہلی دفعہ پہ کفارہ دینا چاہیئے اگر اس کام کو اپنے ارادے و اختیار سے انجام دیا ہو۔

(مسئلہ ۲۶۶۵)

نذر توڑنے والے کا کفارہ

۱۔ اگر اختیاری طور پر اپنی نذر پہ عمل نہ کرے

۲۔ اگر اپنے عہد پہ عمل نہ کرے

کفارہ دینا واجب ہے یعنی

۱۔ ایک غلام آزاد کرے
۲۔ یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے
۳۔ یا پے در پے دو مہینے روزے رکھے

(مسئلہ ۲۶۶۳)

قسم کھانے کے احکام

قسم کھانے کی دو قسمیں ہیں۔
- ۱۔ قسم کھائے کہ فلاں کام کو انجام دے گا مثلاً روزہ رکھے گا۔
- ۲۔ قسم کھائے کہ فلاں کام کو انجام نہ دے گا بلکہ ترک کرے گا مثلاً سگریٹ یا حقہ نوشی نہیں کرے گا۔ (مسئلہ ۲۶۷۹)

قسم پوری نہ کرنا اور اس کا کفارہ
- ۱۔ بھول کر قسم پر عمل نہ کرے
- ۲۔ مجبوری کی وجہ سے قسم پر عمل نہ کرے
- ۳۔ اسے مجبور کریں کہ قسم پر عمل نہ کرے
- ۴۔ وسواسی آدمی کا قسم کھانا۔

اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۶۸۳)

- ۵۔ اگر جان بوجھ کر قسم کی مخالفت کرے تو اس پر کفارہ دینا واجب ہے۔
  - ۱۔ ایک غلام آزاد کرے یا
  - ۲۔ دس فقیروں کو سیر کرے یا
  - ۳۔ انہیں لباس خرید کر دے۔
  - ۴۔ اور اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو تین دن روزہ رکھے۔ (مسئلہ ۲۶۷۹)

قسم کی چند شرطیں ہیں۔
- ۱۔ جو شخص قسم کھائے اُسے چاہیئے کہ
  - ۱۔ بالغ و عاقل ہو۔
  - ۲۔ اگر اپنے مال کے بارے میں قسم کھا رہا ہو تو ضروری ہے کہ بالغ ہونے کی حالت میں سفیہ (بے وقوف) نہ ہو۔
  - ۳۔ حاکم شرع نے اسے اس کے اموال میں تصرف کرنے سے نہ روکا ہو۔
  - ۴۔ اپنے ارادے اور اختیار سے قسم کھائے۔
- ۲۔ جس کام کو انجام دینے کی قسم کھا رہا ہو وہ حرام اور مکروہ نہ ہو اور وہ کام جس کو ترک

کرنے کی قسم کھا رہا ہو وہ واجب اور مستحب نہ ہو۔

۳۔ خداوند عالم کے کسی ایک نام سے قسم کھائے مثلاً خدا، اللہ، کیونکہ اس کی مقدس ذات کے علاوہ قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔

۴۔ قسم کو زبان پہ لائے اور اگر صرف لکھ دے یا اپنے دل میں اس کا ارادہ کرے تو صحیح نہیں ہے لیکن اگر گونگا شخص اشارہ کرکے قسم کھائے تو صحیح ہے۔

۵۔ قسم پر عمل کرنا اس کے لئے ممکن ہو۔ (مسئلہ ۲۶۸۰)

★ جو شخص قسم کھا رہا ہے اگر اس کی قسم سچی بات پہ ہو تو اس کی قسم مکروہ ہے اور اگر جھوٹ پر ہو تو حرام ہے اور گناہانِ کبیرہ میں سے ہے لیکن اگر اس لئے قسم کھا رہا ہو کہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے مسلمان بھائی کو ظالم کے شر سے نجات دلائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اس صورت میں قسم کھانا واجب ہو جاتا ہے اور اس قسم کی قسم کھانا مذکورہ بالا مسائل سے قطع نظر ایک علیحدہ حکم کی حیثیت رکھتا ہے۔

(مسئلہ ۲۶۸۴)

وقف کے احکام

وقف کے آثار

۱۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو وقف کرے تو وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔
۲۔ وہ خود اور کوئی دوسرا اسے نہ تو ہبہ یعنی کسی کو بخش سکتا ہے۔
۳۔ اور نہ ہی اسے بیچ سکتا ہے۔
۴۔ اور کوئی اس سے میراث بھی نہیں لے سکتا (مسئلہ ۲۶۸۵)

★ ضروری نہیں ہے کہ وقف کا صیغہ عربی زبان میں پڑھا جائے بلکہ اگر یوں کہے کہ میں اپنا گھر وقف کرتا ہوں تو صحیح ہے۔ (مسئلہ ۲۶۸۶)

وہ مقامات جہاں وقف کے مال کو بیچنا جائز ہے۔

۱۔ اگر وقف کی جائداد اتنی خراب ہو جائے کہ اس سے وہ فائدہ حاصل نہ کیا جا سکتا ہو جس کے لئے اسے وقف کیا گیا ہے۔ مثلاً مسجد کی چٹائی اتنی خراب اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے کہ اس پر نماز نہ پڑھ سکتے ہوں تو اسے بیچ دیا جائے اور اگر ممکن ہو تو اس کی قیمت اسی مسجد کے اخراجات پر لگائی جائے اور اس رقم سے ایسا مصرف معین کیا جائے جو وقف کرنے کے مقصد سے زیادہ نزدیک ہو۔ (مسئلہ ۲۰۹۴)

۲۔ وہ لوگ جن کے لئے کوئی جائداد وقف کی گئی ہے اگر ان کے درمیان اس طرح اختلاف پڑ جائے کہ اگر اس جائداد کو نہ بیچیں تو اس کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ و گمان ہو تو اسے بیچا جا سکتا ہے۔

(مسئلہ ۲۰۹۵)

وقف کرنے والے کی شرائط

۱۔ مکلف (بالغ) اور عاقل ہو۔
۲۔ ارادے و اختیار سے وقف ہو۔
۳۔ شرعی طور پر اپنے اموال میں تصرف کر سکتا ہو۔ (مسئلہ ۲۶۹۱)

ناجائز اوقاف

۱۔ اگر کسی جگہ کو وقف کے لئے معین کریں اور صیغۂ وقف پڑھنے سے پہلے وقف کرنے والا پشیمان ہو جائے یا مر جائے۔ (مسئلہ ۲۶۸۷)
۲۔ اُن افراد کے لئے وقف کرنا جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے (مسئلہ ۲۶۹۱)
۳۔ کسی چیز کو خود اپنے لئے وقف کرے مثلاً کسی دکان کو وقف کرے کہ اس کے منافع کو اس کے مرنے کے بعد اس کے مقبرے پر خرچ کریں۔ (مسئلہ ۲۶۹۳)

★ وہ فرش جو امام بارگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہو اُسے نماز کے لئے مسجد میں نہیں لے جایا جا سکتا خواہ وہ مسجد اس امام بارگاہ سے نزدیک ہی کیوں نہ ہو۔ (مسئلہ ۲۷۰۰)

وہ اوقاف جن کا اختیار حاکم شرع کے ہاتھ میں ہے۔

۱۔ اگر کسی جائداد کو مثلاً فقراء یا سادات کے لئے وقف کریں کہ اس لئے وقف کریں کہ اس کے منافع کار خیر میں صرف ہوں تو اگر اس وقف کا کوئی متولی مقرر نہ کیا گیا ہو۔ (مسئلہ ۲۶۹۵)
۲۔ اگر وقف کرنے والا کسی کو متولی معین نہ کرے مثلاً کوئی جائداد چند مخصوص افراد پر وقف کرے تو ان چیزوں کے بارے میں جو وقف کی مصلحت میں دخیل ہیں۔ اور بعد میں آنے والے طبقات (نسلیں) اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۶۹۴)
۳۔ اگر کسی جائداد کو مسجد کی تعمیر کے لئے وقف کیا گیا ہو۔ (مسئلہ ۲۷۰۱)

وصیت کے احکام

وصیت اور وصی کی تعریف :
وصیت سے مراد یہ ہے کہ انسان سفارش اور تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے کچھ کام انجام دیئے جائیں یا یوں کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے اموال میں سے فلاں شے فلاں شخص کی ملکیت میں ہو گی یا اپنی اولاد کے لئے اور اُن افراد کے لئے جن کا یہ مختار ہے کہ کسی کو سرپرست و نگہبان معین کرے اور وہ شخص جسے وصیت کی جاتی ہے اُسے "وصی" کہتے ہیں۔ (مسئلہ ۲۷۰۳)

امام خمینی سے استفتار، آیا وصیت نامہ لکھنا واجب ہے یا مستحب؟
ج، بسمہ تعالیٰ، واجب نہیں ہے مگر صرف اس صورت میں جب کسی کا واجب حق کسی کے ذمے ہو اور وہ اسے ادا نہ کر سکتا ہو تو وصیت کرنا واجب ہو جائے گا۔

وصیت

احکام

۱۔ جس شخص کے بارے میں وصیت کریں کہ اسے فلاں چیز دی جائے وہ موجود ہونا چاہیئے۔ (مسئلہ ۲۷۲۱)

۲۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے مال کا تیسرا حصّہ بیچ کر اس کی رقم فلاں کام پر لگائی جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔
(اپنے مال کے ⅓ حصے میں وصیت جائز ہے۔ (وصیت ۲۷۱۹)

وصیت کرنے والا

وصیت کرنے والے کی شرائط

۱۔ عاقل اور بالغ ہونا چاہیئے لیکن وہ بچہ جس کی عمر دس سال ہو اور اچھائی و برائی میں تمیز کر سکتا ہو اگر کسی نیک کام

کے لئے وصیت کرے تو صحیح ہے۔

وصی ← وصی کی شرائط
۱۔ مسلمان
۲۔ بالغ
۳۔ عاقل
۴۔ قابلِ اطمینان ہو۔ (مسئلہ ۲۷۱۳)

(اگر کوئی شخص خودکشی کرے اگر وہ وصیت کرے تو اس کی وصیت اس کے اموال کے سلسلے میں صحیح نہیں ہے اور اس پر عمل نہیں کرنا چاہیئے) (مسئلہ ۲۷۰۷)

اس شخص کے فرائض جو اپنے اندر موت کے آثار پاتا ہو۔

۱۔ لوگوں کی امانتوں کو فوراً ان کے مالکوں کو واپس کرے۔

۲۔ اگر لوگوں کا مقروض ہے اور قرض ادا کرنے کا وقت آگیا ہو لیکن خود ادا نہ کر سکتا ہو ابھی قرضہ ادا کرنے کا وقت ہی نہ ہوا ہو تو اسے چاہیئے کہ وصیت کرے اور اپنی وصیت پہ گواہ مقرر کرے (مسئلہ ۲۷۰۹)

۳۔ اگر خمس و زکوٰۃ وغیرہ اس کے ذمے ہوں تو فوراً ادا کرے اور اگر ادا نہ کر سکتا ہو تو اگر اتنا سرمایہ اس کے پاس ہو یا احتمال دے کہ کوئی شخص اس کا قرضہ ادا کر دے گا تو اسے وصیت کرنی چاہیئے اور یہی حکم ہے جب اس پر حج واجب ہو۔ (مسئلہ ۲۷۰۱)

۴۔ اگر اس کے ذمے قضا نمازیں اور روزے ہوں تو وصیت کرنی چاہیئے (مسئلہ ۲۷۱۱)

۵۔ اگر اس کا مال کسی کے پاس امانت ہے یا کسی جگہ میں چھپا ہوا ہو جسے اس کے وارث نہ جانتے ہوں تو اگر ان کے نہ جاننے کی وجہ سے ان کا حق ضائع ہوتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وصیت کرے (مسئلہ ۲۷۱۲)

میراث کے احکام

پہلا طبقہ جو میراث پائیں گے ۔

مرنے والے کے باپ، ماں، اولاد، اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد، جتنے نیچے چلے جائیں تو جو بھی میت کا زیادہ قریبی ہوگا ۔

(مسئلہ ۲۷۲۸)

وارث | میراث کا حصہ

پہلے طبقے کے وارثوں کی قسمیں اور ان کی میراث

	وارث	میراث کا حصہ	
۱	اگر صرف ماں یا باپ یا ایک بیٹا یا ایک بیٹی ہو ۔	سارا ترکہ اسے ملے گا ۔	
۲	چند بیٹے یا چند بیٹیاں	سارا مال برابر تقسیم ہوگا ۔	۲۷۲۰
۳	ایک بیٹا اور ایک بیٹی ۔ مال کو تین حصوں میں تقسیم کریں گے ۔	دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے گا ۔	
۴	چند بیٹے اور چند بیٹیاں	مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بیٹا بیٹی کا دگنا لے گا ۔	
۵	باپ اور ماں ۔ مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ۔	دو حصے باپ اور ایک حصہ ماں	

نمبر	ورثاء	تقسیم	حوالہ
۶	باپ اور ماں ۔ دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں ۔	باپ اور ماں کے سوا اور کوئی وارث کچھ نہ لے گا البتہ ماں ⅙ حصہ لے گی ۔	مسئلہ ۱۲۲۴
۷	باپ اور ماں اور ایک بیٹی ۔ مال کو ۵ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ۔	باپ اور ماں میں سے ہر ایک ایک حصہ اور بیٹی تین حصے	
۸	باپ اور ماں اور ایک بیٹی (البتہ اگر دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں باپ کی طرف سے ہوں) تو مال کو ۶ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ۔	باپ اور ماں میں سے ہر ایک ایک حصہ بیٹی تین حصے اور بقیہ ایک حصے کو چار میں تقسیم کیا جائے گا ۔ ایک حصہ باپ کو ۔ تین حصے بیٹی کو	مسئلہ ۱۲۲۶
۹	صرف باپ اور ماں اور ایک بیٹا ۔ مال کو ۶ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ۔	باپ اور ماں ہر ایک ، ایک حصہ بیٹا چار حصے ۔	مسئلہ
۱۰	باپ اور ماں اور چند بیٹے یا چند بیٹیاں	باپ اور ماں ہر ایک ، ایک حصہ بقیہ چار حصوں کو دوسرے وارث برابر برابر تقسیم کریں گے ۔	۱۲۲۳
۱۱	باپ اور ماں اور بیٹی اور بیٹا ۔	باپ اور ماں ہر ایک ایک حصہ بقیہ چار حصوں کو اس طرح تقسیم کریں کہ لڑکا لڑکی کا دگنا لے	

نمبر	صورت	حصے	حوالہ
۱۲	اگر وارث صرف باپ اور ایک بیٹا یا ماں اور ایک بیٹا ہو تو مال کو ۶ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔	ایک حصہ باپ اور ماں اور پانچ حصے بیٹا لے گا۔	مسئلہ ۲۷۴۴
۱۳	باپ یا ماں اور بیٹا اور بیٹی۔ مال کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔	ایک حصہ باپ یا ماں بقیہ حصوں کو اس طرح تقسیم کریں کہ لڑکا لڑکی کا دگنا حصہ لے۔	مسئلہ ۲۷۴۵
۱۴	باپ اور ایک بیٹی یا ماں اور ایک بیٹی مال کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔	ایک حصہ باپ یا ماں باقی مال بیٹی لے گی	مسئلہ ۲۷۴۶
۱۵	باپ اور چند بیٹیاں یا ماں اور چند بیٹیاں۔ مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔	ایک حصہ باپ یا ماں اور چار حصے بیٹیاں برابر برابر لیں گی	مسئلہ ۲۷۴۷
۱۶	اگر مرنے والے کی کوئی اولاد موجود نہ ہو تو اس کا پوتا یا پوتی، میت کے بیٹے کا حصہ لے گی اور نواسہ ہو یا نواسی میت کی بیٹی کا حصہ لے گی۔ مثلاً اگر مرنے والے کا ایک نواسہ اور ایک پوتی ہو تو مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ نواسے کو اور دو حصے پوتی کو ملیں گے		مسئلہ ۲۷۴۸

(نوٹ: دوسرے اور تیسرے طبقوں کی میراث کا ذکر تفصیل و تطویل سے بچنے کے لئے نہیں کیا گیا۔)

میراث کے مختلف مسائل

۱۔ قرآن، انگوٹھی اور تلوار اور وہ لباس جو پہن چکا ہے یا پہننے کے لئے لے کر سلوا چکا تھا اگرچہ ابھی تک نہ پہنا ہو وہ سب میت کے بڑے بیٹے کو ملیں گے۔ (مسئلہ ۲۷۸۹)

۲۔ اگر مرنے والا مقروض ہو تو اگر اس کا قرضہ اس کے مال کی مقدار کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو چار چیزیں جو بڑے بیٹے کا حق ہیں وہ بھی اس کے قرضے میں دے دی جائیں اور اگر اس کا مال قرضے کی مقدار سے کم ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان چار چیزوں میں سے جو بڑے لڑکے کو ملنی ہیں متناسب طریقے سے قرضے میں دی جائیں۔ مثلاً اگر اس کا سارا مال ساٹھ روپے ہے اور ان میں سے وہ چار چیزیں جو بڑے لڑکے کو ملنی ہیں ۲۰ روپے کی ہیں اور ۳۰ روپے اس نے قرضہ دینا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بڑا بیٹا ۱۰ روپے کی مقدار میں ان چار چیزوں میں سے قرضے میں ادا کرے۔

(مسئلہ ۲۷۹۱)

۳۔ جب میراث تقسیم کرنے لگیں تو اگر میت کا بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اور اس کے طبقے میں اور وارث بھی موجود ہوں مثلاً اولاد اور ماں باپ تو اس بچے کے لئے جو ماں کے پیٹ میں ہے جو کہ اگر زندہ پیدا ہو تو میراث میں سے اپنا حصہ لے گا تو دو بیٹوں کے حصوں کے برابر مال کو الگ کر لیں گے۔

(مسئلہ ۲۷۹۴)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

امرونہی کے واجب ہونے کی شرائط

۱۔ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہتا ہے وہ معروف (نیکی) اور منکر (برائی) کو اچھی طرح جانتا ہو۔

۲۔ احتمال دے کہ اس کی بات اثر کرے گی۔

۳۔ اسے علم ہو کہ معصیت اور گناہ کرنے والے کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے گناہ کا تکرار کرے پس اگر اسے معلوم ہو یا گمان کرے یا صحیح احتمال دے کہ وہ شخص یہ کام دوبارہ نہیں کرے گا تو امرونہی واجب نہیں ہے۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں کوئی مفسدہ لازم نہ آئے۔

(مسئلہ ۲۸۰۰)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے درجات

۱۔ گناہ کرنے والے شخص سے ایسا برتاؤ کیا جائے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ گناہ کرنے کی وجہ سے اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ اس سے روگردانی کریں یا ترش روئی سے پیش آئیں یا اس سے بول چال چھوڑ دیں۔ (مسئلہ ۲۸۰۵)

* اگر اس درجے کے اور مراتب بھی ہوں تو ضروری ہے کہ خفیف درجے کے اثر انداز ہونے کے احتمال پہ اکتفا کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۸۰۶)

۲۔ زبان سے امرونہی کرنا۔ پہلے موعظہ اور نصیحت پھر الزامی طور پر امرونہی کرنا، اس کے بعد کلام میں سختی و شدت اور پھر مخالفت کرنے پر ڈرانا دھمکانا۔ لیکن امرونہی کے وقت جھوٹ اور دوسرے ہر گناہ سے پرہیز کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۸۱۰)

★ اگر گناہ کرنے والا اس وقت تک گناہ کو ترک نہ کرے جب تک انکار کے پہلے اور دوسرے دونوں درجوں کو اکٹھا نہ کیا جائے تو واجب ہے کہ دونوں کام کئے جائیں یعنی اس سے منہ بھی موڑ لیا جائے۔ اور میل جول بھی ترک کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ (مسئلہ ۲۸۱۲)

۳۔ جبر اور طاقت کے ذریعے۔ پس اگر معلوم ہو یا اطمینان حاصل ہو کہ وہ شخص منکر یعنی برائی کو نہیں چھوڑے گا یا واجب کام بجا نہیں لائے گا جب تک کہ طاقت کا استعمال نہ کیا جائے تو واجب ہے کہ طاقت کا استعمال کیا جائے البتہ ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔ (مسئلہ ۲۸۱۳)

دیگر مراتب

۱۔ اگر گناہ سے روکنا اس بات پر موقوف ہو کہ گناہ کرنے والے کا ہاتھ پکڑے یا اسے گناہ کرنے کی جگہ سے باہر نکال دے آلۂ گناہ میں تصرف کرے تو ایسا کرنا جائز بلکہ واجب ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔ (مسئلہ ۲۸۱۵)

۲۔ اگر گناہ سے روکنا اس بات پہ موقوف ہو کہ گناہ کرنے والے کو قید کیا جائے یا اُسے کسی جگہ جانے سے روکا جائے تو واجب ہے کہ ایسا ہی کیا جائے۔ لیکن ہر صورت میں ضرورت سے زیادہ تجاوز نہ کریں۔ (مسئلہ ۲۸۱۷)

۳۔ اگر گناہ سے روکنا، گناہ کرنے والے کو مارنے پیٹنے اور اس پر سختی کرنے اور اس پر عرصۂ حیات تنگ کر دینے پر موقوف ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ہر حال میں ضروری ہے کہ زیادہ روی سے پرہیز کیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں میں مجتہد جامع الشرائط سے اجازت حاصل کی جائے۔ (مسئلہ ۲۸۱۸)

۹۔ اگر گناہ سے روکنا گناہ کرنے والے کو زخمی کر دینے یا قتل کر دینے پر موقوف ہو تو جائز نہیں ہے مگر یہ کہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت اور ان امور کی شرائط پائے جانے کے بعد، (مسئلہ ۲۸۱۹)

مختلف مسائل۔ استفتائات

۱۔ س: آیا ان اداروں میں جو یہودیوں اور عیسائیوں کے ہیں کام کرنا اور اسی طرح بے دین اور گمراہ لوگوں کے لئے کام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

ج: بسمہ تعالےٰ: اُن یہودیوں کے اداروں میں کام کرنا جو فلسطینی یہودیوں کی حمایت کرتے ہیں اور بہائیوں کے اداروں میں کام کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح اگر غیر مسلم افراد کے اداروں میں کام کرنا ان کی عزت و اقبال اور تقویت و استحکام کا باعث بنتا ہو تو ضروری ہے کہ کام نہ کیا جائے۔

۲۔ س: لڑکیوں اور عورتوں کے کانوں میں گوشوارے ڈالنے کے لئے سوراخ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالےٰ۔ کوئی حرج نہیں۔

۳۔ س: نامحرم عورت سے گفتگو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: بسمہ تعالےٰ: اگر لذت اٹھانے کے ارادے سے نہ ہو اور کسی قسم کے غلط دنا جائز کام سے ارتکاب کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، اگرچہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گفتگو نہ کی جائے سوائے ضرورت کے وقت کے، بالاخص نوجوان لڑکیوں سے۔

۴۔ س: دفاتر اور اداروں میں لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک ساتھ مل کر کام کرنا جبکہ ضروری کاموں کے لئے آپس میں اکٹھے بیٹھنا پڑتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

ج : بسمہ تعالیٰ، شرعی امور کی مراعات کرتے ہوئے کوئی حرج نہیں البتہ نامحرم کے ساتھ زیادہ مل جل کر بیٹھنے سے اجتناب کیا جائے۔

س : جو شخص عالم دین نہیں البتہ عادل ہے تو کن شرائط اور حالات میں اس کے پیچھے نماز جماعت پڑھی جا سکتی ہے۔؟

ج : بسمہ تعالیٰ۔ اس صورت میں جائز ہے جب کوئی عالم دین نہ مل سکے اور علماء کی توہین بھی نہ ہوتی ہو۔

س : بلیڈ سے داڑھی مونڈنا یا اس مشین کے ساتھ مونڈنا جو بلیڈ کی طرح جلد تک مونڈتی ہے کیا حکم رکھتا ہے؟

ج : بسمہ تعالیٰ : احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔

س : وہ نوجوان جو یہ جانتا ہے کہ ۵ سال کے بعد شادی کرے گا اور اُسے مکان کی ضرورت ہو گی تو اگر اس پانچ سال کے عرصے میں اپنی آمدنی سے مکان خریدے تو کیا اس پر خمس واجب ہے یا نہیں ؟

ج : بسمہ تعالیٰ : اگر عین ضرورت کے وقت مکان نہ خرید سکتا ہو اور تدریجاً اس کا سرمایہ اکٹھا کرے تو اس پر کوئی خمس نہیں لیکن اگر پیسے جمع کرتا ہے تو سارے سرمایے کا خمس گزشتہ سالوں کی بابت بھی دینا پڑے گا۔
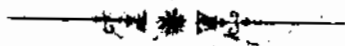
مطبوعاتِ امامیہ پبلیکیشنز

آیت اللہ خمینی قم سے قم تک
مفاتیح الجنان
صحیفہ کاملہ کلاں
تذکرۃ الاطہار
توضیح المسائل کلاں
تاریخ حسن مجتبیٰؑ
تعلیم دین (۱)
خمس (پمفلٹ)
لقمان حکیم
اقوال رہبر
مبادیات حکومت اسلامی
دین عقل کی روشنی میں
چہل حدیث
جان سخن
ہدایا و تحف
ہدایت النساء
کردار کی روشنی
معدن الجواہر
فلسفۂ نماز
لبنان
دستور آئی۔ ایس۔ او
سعادت ابدیہ
احسن المقال جلد اول
آئینِ زندگی

نہج البلاغہ اردو
نہج البلاغہ خورد
صحیفہ کاملہ خورد
انتخاب طبری
توضیح المسائل خورد
یوم الحسینؑ
تعلیم دین (۲)
ضرورت امام
دستور ایران
انقلاب اسلامی ایران
اثنا عشریہ
نظام زندگی
درس ہائے نہج البلاغہ
سرو چمن
معراج مومن
جہاد اکبر
حقوق اور اسلام
ارشاد القلوب
مناسک حج
اسلامی حدود و تعزیرات
دستور آئی۔ او
اقتصادی نظاموں کا تقابلی جائزہ
احسن المقال جلد دوم
خاشعین کی نماز